اہمیّت نماز

www.KitaboSunnat.com

تصنیف

مولانا محمد علی جانبازؔ

ناشر

ظہور الٰہی سٹیلائٹ ٹاؤن ۳۳۶/سی گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، رکوع اور سجدہ کرو، اپنے رب کی بندگی کرو،
اور نیک کام کرو، شاید کہ تم کو فلاح نصیب ہو،

اہمیّتِ نماز

(۱) اس کتاب میں قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمان وہ ہے
جو خدا کی توحید اور حضورؐ کی رسالت کا سچے دل سے اقرار کرتا ہے۔
(۲) پھر اس کا عملی ثبوت باقاعدہ پانچ وقتہ نماز کے ذریعہ پیش کرتا ہے،
اور صرف ایسے باعمل انسان کی نجات ہوگی۔
(۳) نیز بتایا گیا ہے، کہ ہماری ذلت ورسوائی کا سبب کون سے بداعمال ہیں،

(مصنّف)
حضرت مولانا محمد علی صاحب جانباز
صدر مدرس جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ

(ناشر)
خادم دین ظہور الٰہی سٹلائیٹ ٹاؤن ۳۳۶ سی گوجرانوالہ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامِ کتاب :-	اہمیتِ نماز
مصنف :-	محمد علی جانباز
ناشر :-	خادمِ دین ظہور الٰہی
تعدادِ طبع :-	۱۰۰۰
تاریخِ اشاعت :-	یکم جولائی سنہ ۱۹۷۳ء
مطبوعہ :-	دین محمد و پریس لاہور
کل صفحات :-	۳۰۴

ملنے کا پتہ :-

خادمِ دین ظہور الٰہی، سیٹلائٹ ٹاؤن ۳۳۶/سی گوجرانوالہ

المکتبۃ ابن حمامیہ

۵۹۰۰ ج ماڈل ٹاؤن لاہور

نمبر 17403

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	خطبہ مسنونہ	۸
۲	ناشر کی چند ہمدردانہ گذارشات	۱۰
۳	توحید	۱۳
۴	شرک	۱۴
۵	بدعت کی مذمت	۱۸
۶	بدعت کی تعریف	۱۹
۷	بے بردگی	۲۰
۸	آپس کی بے اتفاقی	۲۳
۹	ترکِ نماز	۲۷
۱۰	بے نماز منافق سے بھی برا ہے	۳۰
۱۱	تنبیہ	۳۵
۱۲	حکومتِ وقت کی ذمہ داری	۴۰
۱۳	نمازی ملازم سے حسنِ سلوک	۴۱
۱۴	علمائے کرام و لیڈرانِ قوم	۴۲
۱۵	وجہ تالیف	۴۳
۱۶	نماز مترجم	۴۸
۱۷	نماز کے متعلق تین ضروری مسائل	۵۴
۱۸	سورہ فاتحہ	〃
۱۹	آمین بالجہر	۵۵
۲۰	رفع الیدین	۵۶
۲۱	خلقِ کائنات اور خلق انسان کا مقصد	۵۷
۲۲	نماز ہر ایک امت میں فرض رہی ہے	۶۱
۲۳	حضرت آدم و شعیب علیہما السلام	۶۲
۲۴	حضرت نوح علیہ السلام	〃
۲۵	حضرت ہود حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہم السلام	۶۳
۲۶	حضرت ابراہیم علیہ السلام	〃
۲۷	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۶۴
۲۸	حضرت لوط، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام	〃
۲۹	حضرت شعیب علیہ السلام	۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام	۶۵
۳۱	حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام	〃
۳۲	امت موسیٰؑ میں نمازِ خوف	۶۶
۳۳	نقباؤ بنی اسرائیل	۶۷
۳۴	حضرت داؤد علیہ السلام	〃
۳۵	حضرت داؤدؑ کی نمازِ تہجد	۶۸
۳۶	تنبیہ	۶۹
۳۷	حضرت سلیمان علیہ السلام	۷۰
۳۸	حضرت لقمان علیہ السلام	〃
۳۹	حضرت زکریا علیہ السلام	۷۱
۴۰	حضرت مریم علیہا السلام	〃
۴۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۷۲
۴۲	تنبیہ	〃
۴۳	زمانۂ نبوت تک اہلِ کتاب کی نمازوں کا ثبوت	۷۳
۴۴	یہود و نصاریٰ کی نماز سے لاپرواہی	۷۶
۴۵	زمانۂ جاہلیت میں عربوں کی نماز	۷۸
۴۶	غیر مسلم کی نماز	۸۱
۴۷	مسلمان کی نماز	۸۲
۴۸	اسلام میں نماز کا مرتبہ	۸۳
۴۹	دینِ الٰہی کا پہلا سبق ایمان کے بعد نماز ہے	۸۶
۵۰	اصولِ اسلام	۹۰
۵۱	ترکِ نماز پر وعید کی آیات	۹۳
۵۲	ترکِ نماز پر وعید کی احادیث	۹۸
۵۳	اولاد کو نماز کی تعلیم	۱۱۳
۵۴	نماز کے فضائل کا بیان	۱۱۵
۵۵	اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ نماز ہے	۱۱۶
۵۶	آخرت میں نمازیوں کے درجاتِ عالیہ	۱۱۷
۵۷	نمازیوں سے وعدۂ فلاح	۱۱۸
۵۸	نماز ایک تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں	۱۱۹
۵۹	نماز مشکلات کا حل ہے	۱۲۰
۶۰	خطا نمازیوں کا مولیٰ اور انکے ساتھ ہے	۱۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۱	نماز گناہوں کا کفارہ ہے	۱۳۱
۶۲	(تنبیہ) نماز سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں یا کبیرہ بھی؟	۱۳۶
۶۳	نماز برے کاموں سے روکتی ہے	۱۳۸
۶۴	نماز جامع عبادات ہے	۱۴۳
۶۵	اللہ نے نمازیوں کو ہی سچا مومن کہا ہے	۱۴۷
۶۶	یادِ الٰہی کا بہترین طریقہ نماز ہے	۱۵۱
۶۷	نماز کی فرضیت کا نوکھا طریقہ	۱۵۳
۶۸	نمازی ہی اصلاح یافتہ ہوتے ہیں	۱۵۴
۶۹	قرآن مجید نے نمازیوں اور زکوٰۃ دینے والوں ہی کو بشارت دی ہے	〃
۷۰	نماز کی خاصیتیں	۱۵۶
۷۱	فضائلِ نماز احادیث کی روشنی میں	〃
۷۲	آنحضرتؐ کا نماز سے والہانہ تعلق اور اس کے لئے اہتمام	۱۶۹
۷۳	صحابہ کرامؓ کا نماز سے بے پناہ شغف اور اس کے لئے تیاری	۱۷۴
۷۴	قرن اول میں نماز کی اہمیت	۱۸۰
۷۵	دین اور دنیا میں ترقی کا ذریعہ صرف نماز ہی ہے	۱۸۱
۷۶	اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت	۱۸۴
۷۷	نماز باجماعت کے فضائل	۱۸۸
۷۸	مسجد میں نماز ادا کرنا شعارِ اسلام ہے	۱۹۷
۷۹	حافظ ابن قیمؒ کا ارشاد	〃
۸۰	شاہ عبدالعزیزؒ کا ارشاد	۱۹۸
۸۱	حافظ ابن کثیرؒ کا ارشاد	〃
۸۲	نماز باجماعت ادا کرنے کی تاکید اور ترکِ جماعت کیلئے وعیدِ شدید	۱۹۹
۸۳	نماز کے لئے مسجد کی طرف جانے کی فضیلت	۲۰۵
۸۴	مسجد کی عظمت	۲۱۱
۸۵	نماز میں خشوع و خضوع	۲۱۶
۸۶	خشوع	〃
۸۷	قبلہ	۲۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۸	تضرع	۲۱۸
۸۹	اخلاص	〃
۹۰	ذکر	۲۱۹
۹۱	فہم وتدبر	〃
۹۲	نماز میں خشوع وخضوع کیسے حاصل ہو	۲۲۸
۹۳	تارکِ نماز کے کفر واسلام کا مسئلہ	۲۳۵
۹۴	تارکِ نماز کے بارے میں اقوالِ صحابہؓ	〃
۹۵	تارکِ نماز کے بارے میں اقوالِ تابعینؒ وتبع تابعینؒ	۲۳۹
۹۶	نماز کے بعد کے اذکار	۲۴۳
۹۷	انگلیوں پر شمار کرنے کا بیان اور فضیلت	۲۵۱
۹۸	خدا کے نزدیک محبوب ترین کلمات	۲۵۲
۹۹	ان کلمات کی فضیلت	۲۵۳
۱۰۰	صبح وشام کے دفتر کے اذکار	۲۵۵
۱۰۱	سید الاستغفار	۲۵۵
۱۰۲	تلاوتِ قرآن شریف کی فضیلت واہمیت	۲۶۲
۱۰۳	تلاوتِ قرآن سے دل کا زنگ دور ہوتا ہے	۲۶۳
۱۰۴	تلاوتِ قرآن سے نورِ الٰہی حاصل ہوتا ہے	۲۶۴
۱۰۵	تلاوت کرنے والے کے لئے قرآن کی سفارش	〃
۱۰۶	تلاوتِ قرآن نزولِ رحمت کا باعث ہے	۲۶۵
۱۰۷	تلاوت کرنے والے کے والدین کی تاج پوشی	〃
۱۰۸	تلاوتِ قرآن کا ثواب	۲۶۷
۱۰۹	درود شریف	۲۶۹
۱۱۰	درود شریف نزولِ رحمت اور مغفرت کا باعث ہے	۲۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۱۱	درود شریف سے دنیا و آخرت میں بھلائی حاصل ہوتی ہے	۲۷۲
۱۱۲	درود شریف شفاعتِ نبوی کے حصول کا ذریعہ ہے	۲۷۳
۱۱۳	ترکِ درود شریف قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا	۲۷۴
۱۱۴	قبولیت دعا کے لئے درود شریف شرط ہے	〃
۱۱۵	تارکِ درود شریف بخیل ہے	۲۷۵
۱۱۶	درود شریف کے مختلف الفاظ	〃
۱۱۷	دعا کی حقیقت و اہمیت	۲۷۶
۱۱۸	دعا کی فضیلت	۲۷۸
۱۱۹	دعا جزم و یقین کے ساتھ مانگنی چاہیئے	۲۸۱
۱۲۰	قبولیت کے بغیر بھی دعا فائدے سے خالی نہیں	۲۸۳
۱۲۱	اٹھے ہوئے ہاتھ کبھی خالی واپس نہیں آتے	۲۸۵
۱۲۲	قبولیتِ دعا کے لئے حلال کھانا اور سچ بولنا ضروری ہے	۲۸۶
۱۲۳	فرض نماز کے بعد دعا	۲۸۷
۱۲۴	دعا کا آغاز حمد و ثنا اور درود شریف سے کرنا چاہیئے	〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ مسنونہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

(ترجمہ) سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں (اس لئے) ہم اس کی تعریفیں کرتے ہیں، اور (اپنے ہر کام میں) اسی سے مدد مانگتے ہیں، ہم اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں، اور اس پر ایمان لاتے ہیں، اور اسی (پاک ذات) پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، اور اپنے نفس کی برائیوں سے بھی اس کی پناہ میں آتے ہیں (یقین مانو) کہ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے، اس کے لئے کوئی راہبر نہیں ہو سکتا، اور ہم (تہ دل سے) گواہی دیتے ہیں، کہ معبود برحق (صرف) اللہ ہی ہے، اور وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور (اسی طرح سچے دل سے) ہم اس بات کے بھی گواہ ہیں، کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور آخری رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) حمد و صلوٰۃ کے بعد (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں، جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں (یاد رکھو) دین میں جو کام نیا نکالا جائے، وہ بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً کے تحت

ناشر کی چند ہمدردانہ گذارشات

میں بہت عرصہ سے دیکھ رہا تھا۔ کہ اس پرفتن دور میں شیطانی یلغار نے بے دینی اور الحاد کا جال بچھا کر جہاں مسلمانوں کو اسلام کی بہت سی باتوں سے برگشتہ کر کے ملحد اور بے دین بنا دیا ہے، وہاں اس نے نماز جیسے اہم فریضہ اور اسلام کے بہت بڑے رکن سے ہٹا کر اکثر کو بے نماز بنا دیا ہے اور اس پر مزید حیرت یہ ہے۔ کہ بے نماز اور بے دین ہونے کے باوجود دعویٰ بدستور مسلمانی کا ہے، مسجدیں بے رونق ہیں، اور بے حیائی، فحاشی، بدمعاشی اور شیطانی مراکز (سینما گھر، کلب وغیرہ) ان نام کے مسلمانوں سے بھرے ہوئے ہیں، اسلام سے اس بے گانگی و بے وفائی کی وجہ سے آج مسلمان ہر جگہ ذلیل و خوار ہو رہا ہے، اور کافر طاقتیں اسلام کی بیخ کنی کے لئے ہزاروں نہیں، بلکہ لاکھوں، زیر زمین اور بالائے زمین سرگرم عمل ہیں، اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے طرح طرح کے منصوبے بنا رہی ہیں۔

جون ۱۹۶۷ء میں مشرق وسطیٰ میں عرب، اسرائیل کے مقابلہ میں شکست فاش کھا کر بہت سا علاقہ جس میں مسلمانوں کا قبلۂ اول بیت المقدس بھی شامل ہے یہودیوں کے ہاتھوں کھو بیٹھے، اور آج تک اس علاقہ کو آزاد نہیں کرا سکے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اسرائیل صرف ستائیس ۲۷ لاکھ ہیں، اور مسلمان کروڑوں کی تعداد میں ہیں اور جنگی ساز و سامان میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں ہے، مگر اسلام سے دور ہو جانے کی وجہ سے یہ ذلت و رسوائی دیکھنی پڑی ہے، کل تک تو ہم اس کا صدمہ ہی نہیں بھولے تھے، کہ آج دسمبر ۱۹۷۱ء میں خود پاکستان کو حالیہ پاک بھارت جنگ میں ہندوستان کے مقابلہ میں ایسی ذلت آمیز شکست ہوئی ہے جس کے تصور ہی سے روح کانپ جاتی ہے، اور جس کی وجہ سے نہ صرف پاکستان کے مسلمان بلکہ پوری امت مسلمہ خون کے آنسو بہا رہی ہے، اس خیال سے دل کانپ جاتا ہے، کہ سب سے بڑے مسلم ملک کی سات کروڑ کی آبادی (مشرقی پاکستان) کو ہندو جارحیت ہڑپ کر گئی ہے، اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے، بہو اور بیٹیوں کی عصمت لٹی جا رہی ہے، اور بچوں کو ذبح کیا جا رہا ہے، چشم فلک نے ظلم و استبداد کے بہت کم ایسے بھیانک مناظر دیکھے ہوں گے جنہیں وہ آج دیکھ رہی ہے

بلاشبہ یہ المیہ عالم اسلام کا بہت بڑا المیہ ہے، جو نہ صرف مدتوں پوری قوم کو رلاتا رہے گا، بلکہ آنے والی نسلیں بھی اس اندوہناک سانحہ کو پڑھ کر خون کے آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکیں گی، کیونکہ ہمیں جو ذلت آمیز شکست ہوئی ہے اس کی تاریخ اسلام میں مثال نہیں ملتی، کہ قریباً ایک لاکھ مسلمان فوج نے کفار کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہوں، بلکہ بنی نوع انسان کی تاریخ میں یہ پہلا اور آخری واقعہ ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا ایمان ہے، کہ اس دنیا میں کوئی واقعہ بلاوجہ نہیں ہوتا، ہر حادثہ کے پیچھے ظاہری اسباب وعوامل ہوتے ہیں، جیسا کہ قرآن پاک میں آتا ہے

وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ	تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے، تمہارے
فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا	ہاتھوں کی کمائی سے آتی ہے، اور بہت
عَنْ كَثِيْرٍ (شوریٰ)	قصوروں سے وہ ویسے ہی درگذر کرجاتا ہے

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے، کہ خدا کی طرف سے جو بھی عذاب آتا ہے اس میں انسان کا خود اپنا قصور ہوتا ہے، اس موجودہ شکست میں بھی خود اپنا ہی قصور ہے، کیونکہ خدا سے تعلق توڑ لیا ہے، اور اسلام کو چھوڑ کر کافروں کی سی زندگی ہم بسر کر رہے ہیں

جہاں تک میں نے قرآنی آیات اور احادیث کا مطالعہ کیا ہے، ہماری تباہی اور بربادی کے مندرجہ ذیل اسباب سامنے آتے ہیں۔

(۱) شرک (۲) بدعت (۳) بے پردگی (۴) آپس کی بے اتفاقی، اور (۵) ترکِ نماز۔

جب تک امتِ مسلمہ ان پانچ گناہوں میں مبتلا نہیں ہوئی، اس وقت تک مسلمان ترقی کرتے رہے، اور دنیا کی ہر قوم پر انہوں نے حکمرانی کی، اور کافر دنیا ان کی ہیبت اور طاقت کا لوہا مانتی رہی اور ہمیشہ خوفزدہ رہی لیکن جب سے مسلمانوں میں توحید کی جگہ شرک اور سنت کی جگہ بدعت، حیا اور پردہ کی جگہ بے پردگی و بے حیائی نے لے لی، اور اتفاق واتحاد کے بجائے باہمی انتشار و اختلاف کا شکار ہو گئے، اور نمازی معاشرے کے بجائے بے نمازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرے نے جنم لیا، اور نماز جیسی اہم عبادت کو چھوڑ کر جب خدا سے تعلق توڑا تو اس وقت سے اسلام کا دور تنزل شروع ہو گیا، اور مسلمان دن بدن تباہی و بربادی کا شکار ہو کر ذلیل ہو گئے، یہاں تک کہ آج ہم ذلت و رسوائی کے اس گڑھے میں پہنچ چکے ہیں جس کو آج سے پہلے ہم تصور میں بھی نہیں لا سکتے تھے، لہٰذا ذیل میں مذکورہ اسباب پر نمبر وار کچھ روشنی ڈالی جاتی ہے۔

توحید شرک چونکہ توحید کی ضد ہے، اس لئے اولاً مختصر طور پر توحید کی حقیقت ملاحظہ فرمائیے:۔

توحید کا مطلب یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو عبادت اور بندگی کے لائق ہو، بس خدا ہی ایک ایسی ہستی ہے جو عبادت اور بندگی کے لائق ہے، کیونکہ وہی سب کا خالق و مالک، پالنے والا، روزی دینے والا، مارنے اور جلانے والا ہے، بیماری، تندرستی، امیری، غریبی اور نفع و نقصان صرف اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے، اس کے سوا زمین و آسمان میں جو ہستیاں ہیں، خواہ انسان ہوں یا فرشتے، سب اس کے بندے اور اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں، اس کی خدائی میں کوئی اس کا شریک اور ساجھی نہیں ہے، نہ اس کے احکامات میں کسی کو الٹ پلٹ، اور ہیر پھیری کا اختیار ہے، اور نہ اس کے کاموں میں کسی کو دخل دینے کی مجال ہے

لہٰذا وہی صرف اس لائق ہے، کہ اس کی عبادت کی جائے، اور اسی سے لو لگائی جائے، مشکلات، مصائب اور تمام حاجات کے وقت گڑگڑا کر اسی سے دعا اور التجا کی جائے، وہی حقیقی مالک الملک اور احکم الحاکمین ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ساری دنیا کا بادشاہ اور سب حاکموں سے بالاتر اور بڑا حاکم ہے، اس لئے ضروری ہے، کہ اس کے ہر حکم کو مانا جائے، اور پوری وفاداری کے ساتھ اس کے احکامات کی تعمیل کی جائے، اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی دوسرے کا کوئی حکم ہرگز نہ مانا جائے خواہ باپ ہو حاکم وقت ہو، یا برادری کا چودھری یا کوئی پیارا دوست ہو، یا خود اپنے دل کی خواہش اور جی کی چاہت ہو،

الغرض جب ہم نے جان لیا کہ بس ایک اللہ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے، اور ہم صرف اسی کے بندے ہیں، تو چاہیے کہ ہمارا عمل بھی اسی کے مطابق ہو، اور دنیا کے لوگ ہمیں دیکھ کر سمجھ لیا کریں، کہ یہی صحیح مسلمان ہیں، یہ صرف اللہ کے بندے ہیں، جو اللہ کے حکموں پر چلتے ہیں اور اللہ ہی کے لئے جیتے اور مرتے ہیں۔

الغرض لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہمارا اقرار اور اعلان ہو،

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہمارا اعتقاد اور ایمان ہو،

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہمارا عمل اور ہماری شان ہو

بھائیو! یہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دین کی بنیاد کی پہلی اینٹ، اور سارے نبیوں کا سب سے اہم اور اول سبق ہے، اور دین کی تمام باتوں میں توحید کا درجہ سب سے اونچا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے، کہ آپ نے فرمایا، ایمان کے ستر سے بھی اوپر شعبے ہیں، اور ان میں سب سے افضل اور اعلیٰ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا قائل ہونا ہے (بخاری، مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری حدیث میں ہے۔

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (ابن ماجہ، نسائی)	تمام ذکروں میں افضل اور اعلیٰ لا الہ الا اللہ ہے

یہی توحید دینِ حق کا اصل اصول اور نجات اخروی اور رضائے الٰہی کا مدار ہے، اس کے بغیر تمام نیکیاں اور جملہ عبادتیں بالکل ضائع اور اکارت جاتی ہیں، اور عاقبت میں خسارہ اور نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

شرک

توحید کی حقیقت معلوم کرنے کے بعد اب شرک کی تردید کتاب وسنت کی روشنی میں ملاحظہ فرمایئے:۔

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے، کہ تمام گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ شرک ہے، جو کہ ناقابل معافی جرم اور ظلم عظیم ہے، عقیدۂ شرک کے ساتھ انسان کا کوئی بھی عمل مقبول نہیں ہوتا، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (لقمان)	بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے

شرک چونکہ خدائے واحد کی حاکمیت کے خلاف کھلی کھلی بغاوت اور سرکشی ہے، باقی گناہ اور جرم تو معاف ہو سکتے ہیں لیکن بغاوت قطعاً ناقابل برداشت جرم ہے، لہٰذا باوجود اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم اور بخشش و مغفرت کے یہ گناہ معاف نہیں ہوگا، جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ	بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کرے گا، کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِمَنْ يَّشَآءُ	اور اس کے علاوہ (دوسرے گناہ) جس
(سورۃ النساء)	کے چاہے گا معاف کر دے گا

اس کے بعد فرمایا۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (پ ۵ ع ۱۴)	جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا

دوسرے مقام پر یوں فرمایا ہے۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا	اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھہرایا، اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ جوڑا اور بڑے گناہ کی بات کی۔
(سورۃ النساء پ ۵)	

معلوم ہوا کہ شرک بہت بڑا ظلم، سخت گمراہی، اور بڑا گناہ ہے، اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے مشرک پر جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا جہنم قرار دیا ہے، جیسے فرمایا:۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ (پ ۶ ع ۱۰)	جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے، کہ ایک آدمی نے حضورؐ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ

اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ	اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے۔

تو آپؐ نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ (بخاری و مسلم)

یہ کہ تو کسی کو پکارے اللہ کی طرح سمجھ کر حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے، کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرتا ہے، تو کوئی دوسرا اس کا معاون و مددگار نہیں ہوتا، لہٰذا حق تو یہ ہے، کہ مخلوق صرف اپنے خالق کو پکارے اور اسی کی عبادت کرے، لیکن جب وہ اپنے تئیں خالق اور مالک کو چھوڑ کر کسی اور کو پکارنے اور پوجنے لگتا ہے، اور اسے خدا کا ہمسر سمجھنے لگتا ہے، تو وہ کبیرہ گناہ بلکہ اکبر الکبائر کا مرتکب ہوتا ہے حضورؐ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو وصیت فرمائی۔ کہ

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ وَاِنْ قُتِلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ (مشکوٰۃ)

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

غور فرمائیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی سخت تنبیہ فرمائی ہے آج ہماری تباہی و بربادی کا اصل سبب بھی شرک ہی ہے، مسلمانوں کی عظیم اکثریت اس وقت شرک میں گرفتار ہو چکی ہے، جگہ جگہ قبروں اور خانقاہوں پر سجدے ہو رہے ہیں اور غیر اللہ کو مشکل کشائی کے لئے پکارا جا رہا ہے، ہماری حالت تو اس وقت مشرکین سے بھی بدتر ہے، کیونکہ قرآن مجید کے بیان کے مطابق مشکل اور مصیبت کے وقت مشرکین بھی تمام سہارے چھوڑ کر صرف ایک اللہ کو پکارنے لگتے ہیں۔ مگر ہمارے شرک کا یہ عالم ہے، کہ عین دوران جنگ ریڈیو پر کبھی "یا علی یا علی" اور کبھی "دم دم یا عباس کا سایہ" کے نعرے لگائے گئے، حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیارے فرزندوں نے معرکۂ کربلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جب کہ ان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے تو اس وقت انہوں نے نہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکارا اور نہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی مدد کو پہنچے، وہ تو صرف اللہ ہی کو پکارتے رہے، لیکن آج پاکستان کے مسلمان دن رات ریڈیو پر غیر اللہ کو پکارتے رہتے ہیں، حالانکہ فتح و نصرت اللہ کے ہاتھ میں ہے، لہٰذا اسی کو پکارنا چاہیے تھا اور نعرہ بھی اسی اللہ کا لگانا چاہیے جیسا کہ خندق کھودتے وقت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ اکبر کا نعرہ لگایا تو ہماری پتھر ٹوٹ گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی "سائے" کو نہیں پکارا بلکہ آپ نے تو فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ جب سرزمین عرب کو فتح کر لیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا، کہ محمدؐ نے فتح کیا ہے، بلکہ فرمایا میرے اکیلے رب نے فتح کیا ہے، اگر ہم بھی آج اپنے اکیلے رب کو پکارتے تو ہمیں یہ ذلت و رسوائی نہ دیکھنی پڑتی۔

بدعت کی مذمت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کے بعد جس طرح بدعت اور اہل بدعت کی تردید فرمائی ہے، شاید ہی اس طرح کسی اور چیز کی تردید فرمائی ہو، اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ بدعت سے دین کا اصلی حلیہ اور صحیح نقشہ بدل جاتا ہے، اور اصل و نقل میں اور حق و باطل میں کوئی تمیز باقی نہیں رہتی، اور دین کا چشمہ صافی مکدر ہو کر رہ جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعت کی تعریف

بدعت ہر اس کام کو کہتے ہیں جو دین میں نیا نکالا جائے، اور کارِ ثواب سمجھ کر کیا جائے اور آنحضرت کے زمانہ میں اس کا مقتضی پایا جانے کے باوجود اس پر عمل نہ کیا گیا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے، کیونکہ پچھلی امتیں اسی سبب سے گمراہ ہوئیں، کہ انہوں نے اپنے نبیؑ کی تعلیم کو بھلا دیا، اور اس کے طریقے اور سنت کو چھوڑ دیا، اور اس کی بجائے نئی نئی باتیں از خود گھڑ لیں، اور رسم کو رواج پر عمل کرنا شروع کر دیا

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر خطبہ میں فرمایا کرتے کہ سب کلاموں سے بہتر اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب عادتوں اور طریقوں سے بہتر طریقہ اور عادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور سب کاموں سے برے کام وہ ہیں، جو دین میں نئے نکالے جائیں، اور ہر نیا کام (بدعت) گمراہی ہے (مسلم شریف)

اسی طرح دوسری حدیث میں فرمایا ہے، کہ آخری زمانے میں کئی فریبی اور جھوٹے ہوں گے، جو تم کو نئی نئی باتیں سنائیں گے، ان سے پرہیز کرو۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے، کہ جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی نئی بات نکالی، وہ مردود ہے (مشکوٰۃ)

اس کی وجہ یہ ہے، کہ دینِ اسلام کامل و مکمل ہو چکا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ — آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس کامل و مکمل دین میں اب کسی نئے امر کے نکالنے کی گنجائش نہیں ہے، آج ہماری تباہی و بربادی اور ذلت و رسوائی کا دوسرا سبب یہی ہے کہ ہم نے دین میں از خود کئی قسم کی بدعات نکال لی ہیں، اور اصل دین کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

بے پردگی تیسرا بڑا سبب جو اس وقت ہماری قومی دلی بربادی اور تباہی کا سبب بن رہا ہے، وہ معاشرے میں بے پردگی اور عریانی کا فتنہ ہے جس نے ہمارے معاشرے میں بے حیائی اور برائی کو فروغ دیا ہے، اگر شریعت کے مطابق معاشرے میں پردے کا اہتمام کیا جاتا، تو وہ مسائل پیدا نہ ہوتے جو اس وقت قوم میں پیدا ہو چکے ہیں

پردے کے احکام قرآن پاک میں دو سورتوں میں بیان کئے گئے ہیں پہلی سورہ نور ہے، اور دوسری سورہ احزاب ہے جن میں پردے کی سخت تاکید کی گئی ہے، اور بے پردگی کو سختی سے رد کا گیا ہے

اسلام نے انسانی شرم و حیا کی جس قدر صحیح اور مکمل نفسیاتی تعبیر کی ہے اس کی مثال دنیا کی کسی تہذیب میں نہیں پائی جاتی آج دنیا کی جو قومیں اپنے آپ کو مہذب ترین تصور کرتی ہیں ان کا بھی یہ حال ہے، کہ ان کے مرد اور عورتوں کو اپنے جسم کا کوئی حصہ کھول دینے میں شرم محسوس نہیں ہوتی ان کے ہاں لباس محض زینت کے لئے ہے، ستر کے لئے نہیں ہے، مگر اسلام میں زینت سے زیادہ ستر کی اہمیت ہے، اسلام کی نگاہ میں وہ لباس حقیقت میں لباس ہی نہیں ہے جس میں سے بدن جھلکے، اور ستر نمایاں ہو احدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آتا ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی ہی رہیں، اور دوسروں کو اپنے اوپر فریفتہ کریں، اور خود دوسروں پر فریفتہ ہوں اور بختی اونٹ کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں، وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی بو پائیں گی (مسلم)

اس وقت بازاروں اور گلیوں میں بہت سی عورتیں نمائش حسن کے طور پر بالوں کی آرائش کر کے، باریک اور شوخ کپڑے پہن کر گھومتی پھرتی ہیں اسلامی غیرت کا دیوالیہ نکل چکا ہے، مسلمان عورتوں کا اس طرح گھومنا پھرنا قوم کی تباہی و بربادی کا بہت بڑا سبب ہے

ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے، حضورؐ فرماتے ہیں، کہ عورتوں سے دنیا سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ جو رونما ہوا، وہ عورتوں ہی کا تھا، اکبر الہ آبادی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں — اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا — کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

اکبر الہ آبادی نے جس وقت یہ شعر کہے تھے اس وقت تو مسلمان مردوں اور عورتوں میں کافی حد تک شرم و حیا موجود تھی، لیکن اس وقت قوم میں غیرت اور شرم و حیا تو بالکل ہی ختم ہو چکی ہے، فحش اور بے حیائی کی جن باتوں کے خیال سے بھی چند سال پہلے تک آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے، وہ اب اس قدر عام ہو چکی ہیں، کہ اس وقت انہیں روزمرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے معمولات سمجھا جا رہا ہے، آپ کے بچے تک اخباروں اور رسالوں اور اشتہاروں میں فحش تصویریں روز دیکھتے ہیں، اور بے حیائی کے عادی ہوتے جاتے ہیں آپ کے بوڑھے، جوان اور بچے تقریباً سب کے سب سینما اور ٹیلی ویژن دیکھ رہے ہیں، جہاں عریانی اور بے حیائی اور شہوانی محبت سے زیادہ دلچسپ اور کوئی چیز نہیں، باپ، اور بیٹے، بھائی اور بہنیں، مائیں اور بیٹیاں سب ایک دوسرے کے پہلو میں بیٹھ کر علانیہ بوس و کنار اور اختلاط و ملاعبت کے مناظر دیکھتے ہیں، اور کوئی شرم و حیا محسوس نہیں کرتے، انتہا درجے کے گندے اور ہیجان خیز گیت گھر گھر اور دوکان دوکان سے جا رہے ہیں اور کسی کے کان ان آوازوں سے محفوظ نہیں ہیں، اور عورتیں نیم عریاں لباس کے ساتھ بازاروں میں پھر رہی ہیں اور نگاہیں اس لباس کی اس قدر خوگر ہو چکی ہیں، کہ کوئی شخص اس میں کسی قسم کی بے حیائی محسوس نہیں کرتا، ان حالات میں آپ خود ہی بتائیے، کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ہم مستحق ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں، کیونکہ ہم صرف نام کے مسلمان ہیں، ہمارا کوئی کام اسلام کے مطابق نہیں ہے

اپنے معاشرے کی بے غیرتی اور شرم و حیا کے متعلق تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، اب حضور پاک اور صحابہ کرام کے دور کو بھی ملاحظہ فرمائیں، جو نہایت پاکیزہ ترین دور کا زمانہ تھا، اور جہاں شرم و حیا کے تمام تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کی جاتی تھی، اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ صحیح تعلق قائم تھا اسی وجہ سے باوجود قلیل تعداد کے تھوڑے سے عرصہ میں غالب آ گئے اور ساری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا پر حکمرانی کرنے لگے آج ہم نے اللہ اور اس کے رسول ؐ سے تعلق توڑ لیا ہے اور شرم وحیا کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر کافروں کی سی زندگی گذار رہے ہیں اسی لئے آج ہم پر تباہی و بربادی کے بادل چھا گئے ہیں

حدیث میں آتا ہے کہ ایک باپردہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی یہ عورت اپنے ایک بیٹے کے متعلق پوچھنے آئی تھی جو جنگ میں شہید ہو چکا تھا تو بعض صحابہ رضی نے اس بہت بڑے غم اور مصیبت میں مبتلا ہونے کے باوجود اس کو باپردہ دیکھ کر کہا کہ آپ کو اس صدمۂ غم میں بھی پردہ کا خیال ہے، تو وہ بولی کہ میں نے اپنے بیٹے کو گم کیا ہے، اپنی شرم وحیا کو گم نہیں کیا (ابوداؤد)

واقعی جو صحیح معنی میں مسلمان عورتیں ہوتی ہیں وہ غیروں کے سامنے کبھی بے پردہ نہیں ہوتیں۔

آپس کی بے اتفاقی

مسلمانوں کی ذلت و رسوائی اور ناکامی کے اسباب میں سے آپس کی بے اتفاقی اور ناچاقی بھی بہت بڑا سبب ہے۔ اسلام نے اتحاد و اتفاق کا سبق دیا ہے اور اسی میں کامیابی اور خیر و برکت رکھی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا	اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے
وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ	پکڑ لو، اور پھوٹ نہ ڈالو، اور خدا کی اس
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً	نعمت کو یاد کرو، کہ جب تم ایک دوسرے
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ	کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا (سورۂ آلِ عمران) — دلوں میں الفت ڈال کر اپنی مہربانی سے تم کو بھائی بھائی بنا دیا۔

اس آیت میں اشارہ ہے اس حالت کی طرف جس میں اسلام سے پہلے عرب مبتلا تھے، قبائل کی باہمی عداوتیں، بات بات پر ان کی لڑائیاں اور شب و روز کے کشت و خون جن کی بدولت قریب تھا کہ پوری عرب قوم نیست و نابود ہو جاتی، اس آگ میں جل مرنے سے اگر کسی چیز نے انہیں بچایا تو وہ یہی نعمتِ اسلام تھی

یہ آیت جس وقت نازل ہوئی ہے اس سے تین چار سال پہلے ہی مدینہ کے لوگ مسلمان ہوئے تھے، اور اسلام کی یہ جیتی جاگتی نعمت سب دیکھ رہے تھے، کہ اوس اور خزرج کے وہ قبیلے جو سالہا سال سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، باہم مل کر شیر و شکر ہو چکے تھے، اور یہ دونوں قبیلے مکہ سے آنے والے مہاجرین کے ساتھ ایسے بے نظیر ایثار و محبت کا برتاؤ کر رہے تھے، جو ایک خاندان کے لوگ بھی آپس میں نہیں کرتے، مگر افسوس ہے کہ ہم اس اتفاق و اتحاد کی نعمت سے محروم ہو چکے ہیں، اور آپس میں حسد، بغض اور ناچاقی و بے اتفاقی پیدا ہو چکی ہے، مسلمان کافروں کا مقابلہ کرنے کے بجائے آپس میں ایک دوسرے کا قتلِ عام کر رہے ہیں، سقوطِ مشرقی پاکستان کا جگر پاش المیہ بھی ہماری باہمی نفرت و بے اتفاقی کا ہی نتیجہ ہے، آج مشرقی پاکستان میں مسلمان، مسلمانوں پر جو ظلم ڈھا رہے ہیں، انہوں نے چنگیز اور ہلاکو خاں کی داستانوں کو بھی مات کر دیا ہے، وہاں پر لاقانونیت کا دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورہ ہے کسی مسلمان کی عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے، مشرقی پاکستان کے بے دین نام نہاد مسلمان راہنماؤں نے اپنے مغربی پاکستان کے مسلمان بھائیوں سے تعلق توڑ کر ہندو سامراج سے اتفاق و اتحاد کا رشتہ استوار کر لیا ہے، حالانکہ خود ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان ہندو سامراج کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، آئے دن بلاوجہ ہنگامے برپا کر کے ہندو غنڈے مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں، عصمتیں لوٹتے ہیں یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کے باوجود بنگالی راہنماؤں نے عقل و ہوش سے کچھ کام نہیں لیا اور ہمارے آپس کے معمولی اختلافات سے فائدہ اٹھا کر کافر طاقت نے ہمارے پورے ملک پر قبضہ کر لیا۔

ادھر مشرق وسطیٰ میں عربوں کے آپس کے ذاتی اختلافات و انتشار نے یہ نقصان پہنچایا ہے، کہ یہودیوں نے عربوں کے بہت بڑے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے، جس میں مسلمانوں کا قبلۂ اول بھی شامل ہے، یہودی آبادی صرف ستائیس ۲۷ لاکھ ہے اور اس کے مقابلے میں عربوں کی (مصر، شام اردن) آبادی گیارہ کروڑ ہے، گولہ بارود اور اسلحہ کی بھی کمی نہیں ہے، اگر کمی ہے، تو صرف ایمان باللہ اور اتفاق و اتحاد کی ہے، جس کی وجہ سے عربوں نے نقصان اٹھایا ہے، اور ادھر پاکستانی مسلمان ذلت و رسوائی سے دوچار ہوئے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین باتوں سے خدا خوش ہوتا ہے، اور تین باتوں سے وہ ناخوش ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن باتوں سے خوش ہوتا ہے وہ یہ ہیں، ایک تو یہ کہ اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، دوسرے اللہ کی رسی کو اتفاق سے پکڑو اور تفرقہ نہ ڈالو، تیسرے مسلمان بادشاہوں کی خیر خواہی کرو، اور جن تین باتوں سے اللہ ناخوش ہوتا ہے، وہ یہ ہیں (۱) فضول بکواس (۲) کثرتِ سوال، (۳) بربادیِ مال (اضاعتِ کثیر)

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے، الفاظ یہ ہیں

"میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کو قتل نہ کرنے لگ جانا"

مگر افسوس ہم نے اس حدیث کے الٹ کیا، آج ہم آپس میں ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں، قومی اتحاد و اتفاق کا شیرازہ بکھر چکا ہے، قرآن پاک نے صحابہ رضی کے اتحاد و اتفاق کی تصویر ان الفاظ میں کھینچی ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول
مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ	ہیں اور اس کے ساتھی آپس میں بڑے
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (سورہ فتح)	رحم دل ہیں اور کافروں پر بڑے سخت ہیں

مگر آج مشرقی پاکستان میں جو مسلمان، بہاری اور غیر بنگالی مسلمانوں کے قتلِ عام کا مظاہرہ کر رہے ہیں، اور جس بربریت کا ثبوت دے رہے ہیں یہ کسی کافر سے بھی توقع نہ تھی، اس سے بڑھ کر ہماری بدبختی کی اور کیا انتہا ہو سکتی ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

حدیث پاک میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بغض، حسد اور قطع رحمی کا مظاہرہ نہ کرو، اور اللہ کے بندے بن کر بھائیوں کی طرح زندگی گذارو (مشکوۃ)

دعا ہے، کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق سے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ترکِ نماز ہماری تباہی و بربادی اور ذلت و رسوائی کا پانچواں بڑا سبب ترکِ نماز ہے، اس وقت ہمارے معاشرے میں بے نمازوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، اور نمازی بہت کم ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے اور توحید و رسالت کی گواہی دینے کے بعد سب سے پہلا اور سب سے بڑا فرض اسلام میں نماز ہے نماز اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت ہے، جو دن رات میں پانچ دفعہ فرض کی گئی ہے، قرآن پاک کی بے شمار آیتوں میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں حدیثوں میں نماز کی بڑی سخت تاکید فرمائی گئی ہے اور اس کو دین کا ستون اور دین کی بنیاد کہا گیا ہے۔

تاثیر نماز میں یہ خاص تاثیر ہے، کہ اگر اس کو صحیح طریقہ سے خشوع اور خضوع کے ساتھ پڑھا جائے، تو اس سے آدمی کا دل پاک ہو جاتا ہے، اور اس کی زندگی درست ہو جاتی ہے، اور برائیاں اس سے ترک ہو جاتی ہیں نیکی اور سچائی کی محبت اور خدا کا خوف اس کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے، اسی لئے اسلام میں دوسرے تمام فرضوں سے زیادہ تاکید اسی کی آئی ہے، اور اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ جب کوئی شخص آپؐ کے پاس آکر اسلام قبول کرتا، تو آپ توحید کی تعلیم کے بعد پہلا عہد اس سے نماز ہی کا لیا کرتے

الغرض کلمۂ توحید کے بعد نماز ہی اسلام کی بنیاد ہے، جس کے بغیر اللہ اور رسولؐ کی گواہی دینا بھی نجات کا ذریعہ نہیں بن سکتا، کیونکہ توحید تو عقیدہ کا نام ہے، اور نماز اس عقیدے کا اظہار و اعلان ہے، تو گویا نماز ہی درحقیقت عقیدۂ توحید کا اصلی ثبوت ہے، لہٰذا عقیدۂ توحید کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص بے نماز ہے، تو وہ یقیناً جہنمی ہے، اس کی نجات نہیں ہوگی، کیونکہ اس نے نماز کے ذریعہ اپنے عقیدۂ توحید کا ثبوت ہی نہیں دیا، حدیث میں آتا ہے، حضورؐ فرماتے ہیں، ہمارے اور منافقوں کے درمیان عہد نماز کا ہے، پھر جس نے نماز چھوڑ دی، وہ بے شک کافر ہوا

دوسری حدیث میں اس طرح ہے، کہ بندے کے اسلام اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے، اور ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا، جس کی نماز ٹھیک نہ ہوئی، اس کا کوئی عمل ٹھیک نہ ہوگا۔

نماز پڑھنا کتنی بڑی دولت اور کیسی نیک بختی ہے اور نماز کا ترک کرنا کتنی بڑی ہلاکت اور کیسی بدبختی ہے، اس کا اندازہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

حضورؐ نے فرمایا، جو کوئی نماز کو اچھی طرح اور پابندی سے ادا کرے گا تو اس کے لئے قیامت کے دن وہ نور ہوگی، اور اس کے ایمان و اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دلیل ہوگی، اور نجات دلانے کا باعث بنے گی، اور جو کوئی اس کو توجہ سے پابندی سے ادا نہیں کرے گا، تو وہ اس کے لئے نہ نور ہوگی، اور نہ دلیل بنے گی، اور نہ اس کو عذاب سے نجات دلائے گی، اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (مسند احمد)

ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت بیماری کی حالت میں بھی دو آدمیوں کے سہارے پاؤں مبارک کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں جاکر نماز ادا کی، اور مرض الموت میں بھی نماز کے متعلق بار بار گھر والوں سے پوچھتے رہے نیز آخری وقت میں بھی غلاموں سے اچھا سلوک کرنے اور نماز پڑھنے کی وصیت فرمائی۔

اس سے آپ خود بخود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں نماز کس قدر ضروری اور اہم عبادت ہے جس کے لئے آپؐ نے اس قدر اہتمام فرمایا ہے، اب آپ صحابہ کرامؓ کا اس بارے میں اہتمام ملاحظہ فرمائیں۔

صحابہ کرامؓ حضرت عمر فاروقؓ کو آخری ایام میں خنجر کا زخم تھا، مگر نماز کا وقت آتا تو فرماتے اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جو نماز چھوڑ دے، چنانچہ اسی حالت میں نماز ادا فرماتے، غور فرمائیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ تو سخت بیماری، اور زخمی حالت میں بھی نماز نہیں چھوڑتے تھے، اور ہم باوجود دعوئ اسلام کے صحت، و تندرستی کی حالت میں بھی نماز نہیں پڑھتے، افسوس! ایسے دعوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانی پر، حضرت عمر فاروق رضؓ نے یہ بھی فرمایا ہے، کہ:۔
"تمام دین کی بقا نماز کی بقا میں ہے، اور تمام دین کا خاتمہ نماز ترک کر دینے میں ہے"

اور خلوتی حکم کے ساتھ اعلان فرمایا "تمہارے کاموں میں سب سے زیادہ قابلِ اہتمام میرے نزدیک نماز ہے، جس نے اس کو ضائع کر دیا وہ اور چیزوں کو بدرجۂ اولےٰ ضائع کر دے گا (مشکوٰۃ)

نیز آپؓ کا یہ بھی فرمان ہے، کہ جو نماز باقاعدہ ادا نہیں کرتا، اس کا کسی جگہ پر بھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا، وہ آدمی ہر جگہ ناقابلِ اعتماد ہے

غور فرمائیں، کہ نماز ترک کرنا انسان کو معاشرے میں کس قدر ذلیل و رسوا کر دیتا ہے کہ معاشرہ میں اس کا اعتبار ہی ختم ہو جاتا ہے، بے نماز کو اس سے عبرت حاصل کرنا چاہیئے، اور آج ہی سے نمازی بن جانا چاہیئے

بے نماز منافق سے بھی برا ہے

آج کل کے بے نماز جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے رہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافقین سے بھی بدتر ہیں، کیونکہ منافق لوگ بھی اذان سن کر مسجد میں چلے جایا کرتے تھے، اگرچہ ان کی نماز خدا کے لئے نہ ہوتی تھی، مگر لوگوں کو دکھانے کے لئے ضرور پڑھا کرتے تھے، حالانکہ نماز منافقوں پر بہت گراں بار چیز ہے، مگر آج عام مسلمانوں کی حالت یہ ہے، کہ اپنی تجارت سوداگری، کھیتی باڑی اور کاروبار میں لگے رہتے ہیں، اذان سن کر بھی مسجد میں نہیں آتے نہ خدا کے لئے نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں، اور نہ ہی دنیا کے لئے، حالانکہ نماز ہی ایک ایسی چیز ہے، جس سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے، اور نماز ہی سے خالق و مخلوق کے درمیان تعلق قائم ہوتا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ حالت یہ ہے، کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھے کہ پیشانی زمین پر رگڑ رہا ہے (مشکوٰۃ)

نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے، جس میں شان عبدیت کا ظہور ہوتا ہے، انسان اپنے دل و زبان اور ہاتھ پاؤں سے اپنے خالق کے سامنے بندگی اور عبدیت کا اظہار کرتا ہے، اور اس کی کبریائی اور بڑائی کا اقرار کرتا ہے، اپنی ظاہری اور باطنی حیثیت سے عرض و التجا اور تذلل و عاجزی کی تصویر بن جاتا ہے، انسان کا اللہ اکبر کہہ کر جھکنا، اور پھر زمین پر سر رکھ دینا اپنی عزت اور بڑائی کو خدا کے سامنے فنا کر دینا ہے، حقیقت میں رکوع اور سجدہ ہی عبادت کا اصل مغز ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا	اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، رکوع
وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ	اور سجدہ کرو، اور اپنے رب کی بندگی
وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ	کرو، اور نیک کام کرو، شائد کہ تم
(سورۃ الحج)	کو فلاح نصیب ہو۔

اس آیت میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے تین چیزیں بیان کی گئی ہیں (۱) رکوع اور سجدہ (۲) رب کی عبادت (۳) افعال خیر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تین میں سے رکوع، سجدے کو پہلے ذکر کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ عبادات میں سے اول نمبر کی عبادت رکوع وسجدہ ہے، اور افعالِ خیر میں سے اول نمبر کا فعل خیر رکوع وسجدہ ہے، اور کامیابی کی امید بھی اسی رکوع وسجدہ یعنی نماز پر ہی موقوف ہے، اگر نماز ہے تو باقی عبادات اور امورِ خیر بھی قابلِ قبول ہیں، اگر نماز نہیں ہے، تو پھر عنداللہ کسی قسم کی عبادت اور کسی قسم کا فعلِ خیر قابلِ اعتبار نہیں ہے، اور نہ ہی پھر کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے یا یوں سمجھئے، کہ نماز تمام قسم کی عبادات اور تمام اچھائیوں اور بھلائیوں کا دروازہ ہے، اگر نماز نہیں ہے، تو گویا تمام عبادات اور تمام بھلائیوں کے لئے دروازہ مسدود ہوگیا ہے، لہٰذا بے نماز کو سمجھ لینا چاہیئے، کہ خواہ وہ کتنے ہی نیکی اور بھلائی کے کام کرے، مگر اللہ کے نزدیک ان کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہے، کیونکہ نماز کے بغیر انسان عبادات واطاعت کی حدود میں داخل ہی نہیں ہوسکتا، مگر افسوس ہے، کہ آج ہماری اکثریت نماز جیسی اہم اور افضل عبادت سے غافل ہوچکی ہے۔

مسلمانوں کی نماز سے غفلت اور لاپرواہی کو دیکھ کر میں بہت عرصہ سے پریشان تھا اور اندر ہی اندر جل رہا تھا، لیکن اپنی بعض کمزوریوں اور گھریلو مصروفیات کی وجہ سے اپنے مخلصانہ جذبات امتِ محمدیہ تک نہ پہنچا سکا، دیسے اپنے ہر عالم دوست سے اس بات کا اپنے الفاظ میں بھرپور تذکرہ کرتا رہا، تمام علماء دوستوں نے ناچیز کی یاد آوری پر اس کی کوشش سے محسوس کیا، اور اکثر نے اپنی تقریروں اور جمعہ کے خطبوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس مقدس موضوع نماز کی اہمیت پر قلم اٹھایا، کئی علماء نے بندہ سے مستقل اس مضمون کو بیان کرنے کا وعدہ فرمایا لیکن وقت کے بدلتے کے ساتھ ساتھ اکثر حضرات کو شیطان نے اس اہم موضوع سے ہٹا دیا، اس دوران میں میرے پرانے دوست حضرت مولانا محمد علی صاحب جانباز، صدر مدرس جامعہ ابراہیمیہ لاہوری شاہ، سیالکوٹ سے بھی اسلام کے اس سب سے بڑے موضوع پر گفتگو ہوئی، انہوں نے بڑی دل چسپی سے میری گذارشات کو سنا، حتی کہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اتنے اہم مضمون پر ایک مختصر سی کتاب لکھی جائے، مولانا نے اپنے دینی احساسات کے تحت عاجز کی اس خواہش پر کتاب کو لکھنا منظور فرمالیا، اور خدا کا شکر ہے، کہ اس کی توفیق سے میرا ارادہ پورا ہوا، اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر محنت کو قبول فرمائے، اور مؤلف ناشر اور ان کے والدین کو اپنی خاص رحمت سے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔

اس کتاب کی تالیف و اشاعت کے تین مقاصد ہیں:۔

(۱) حصول رضائے الٰہی (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت و تبلیغ (۳) عوام الناس کی خیر خواہی و بھلائی

ان ہی مقاصد جلیلہ کے تحت گھریلو مصارف و اخراجات سے یہ کتاب شائع کی گئی ہے اور اسلامی بہن بھائیوں تک مفت بہم پہنچانے کا اہتمام کیا گیا ہے، اس لئے اس کتاب کے تمام پڑھنے والے بھائی بہنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گذارش ہے، کہ جس کے پاس یہ کتاب پہنچے، وہ پندرہ دن یا زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک کتاب اپنے پاس رکھ کر دو تین دفعہ پڑھے، اتنے عرصہ میں کتاب آسانی سے پڑھی جا سکتی ہے، بعد ازاں کسی دوسرے سمجھ دار بھائی بہن کے حوالے کر دے، تاکہ وہ بھی مستفید ہو سکے، اس طرح اس تبلیغی کتاب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، تمام بھائی بہنوں سے اس عاجز کی دردمندانہ اپیل ہے، کہ آج ہی سے یہ پختہ عہد کریں، کہ ہم خود نمازی بنیں گے، اور اپنی اولاد، عزیز و اقارب اور دوسروں کو نمازی بنائیں گے، اور ہم اپنی مقدور بھر کوشش کریں گے، کہ معاشرہ میں کوئی بے نماز نہ رہے، جہاں تک میں نے قرآن مجید کی آیاتِ کریمہ میں غور و فکر کیا ہے، مجھے یہی سمجھ آئی ہے کہ مسلمان دنیا میں جو اس قدر ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں، اور دشمن طاقتیں ان کو ہر طرف سے ختم کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں، تو اس کا مذکورہ بالا اسباب کے علاوہ یہ بھی ایک بہت بڑا سبب نظر آتا ہے، کہ ہم نے اپنے خالق کے نزدیک کرنے والی محبوب ترین عبادت نماز کو چھوڑ دیا ہے، اسی وجہ سے ہم ہر قسم کی مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہو گئے ہیں، ان مشکلات و مصائب کو دور کرنے کے لئے نماز ایک بہترین علاج ہے، لہٰذا ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ نماز کی پابندی کریں، تب ہی ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی سرخ رو ہو سکتے ہیں، اور دنیا کی پریشانیاں اور مصیبتیں بھی ہم سے تب ہی دور ہو سکتی ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

عاجز بندہ **ظہور الٰہی**۔ گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

نماز افضل ترین عبادت ہے، اور اسلام کا ایک اہم رکن ہے، اور ایمان کے بعد اسلام کی سنگ بنیاد ہے، نماز روح کی غذا، تمام دکھوں کا علاج، ہر درد کی دوا، اور ہر زخم کا مرہم ہے، نماز سے زیادہ مؤثر اور جامع و اکمل کوئی عبادت نہیں ہے، نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے، قرآن پاک اور احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جس قدر تاکید نماز کے لئے آئی ہے اور کسی عبادت کے لئے نہیں آئی، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا:۔

"جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کر دی، وہ کافر ہو گیا"۔

ایک اور حدیث میں یوں فرمایا:۔

"بندے اور کفر کے درمیان نماز ہی حد فاصل ہے" (مسلم شریف)

یعنی نماز ہی ایک ایسی چیز ہے، جو بندے کو کفر سے بچاتی ہے، اگر کسی نے نماز چھوڑ دی، تو پھر اس کا کفر سے بچنا محال ہے، اگر آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں کافر ہوا، کافر اور مومن کے درمیان امتیاز اسی سے ہوتا ہے، اور یہی مومن کا امتیازی نشان ہے، جس طرح ایک پولیس مین اور فوجی کو اس کی وردی دوسروں سے ممتاز کرتی ہے، اور بتاتی ہے کہ یہ ایک سپاہی اور فوجی ہے، اگر وہ وردی اتار دے، تو پھر اس میں اور دوسرے لوگوں میں کوئی فرق نہیں رہتا، یعنی نماز مومن کو کافر سے ممتاز کرتی ہے، اگر مومن اس امتیازی نشان کو ترک کر دے تو مومن اور کافر میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع ترمذی میں اسی مضمون کو یوں بیان کیا گیا ہے، کہ نماز ایک عہد نامہ ہے جو بندے اور خدا کے درمیان ہوتا ہے، بندہ اقرار کرتا ہے، کہ میں بندگی کروں گا، نماز پڑھوں گا، اور اپنے بندہ ہونے کا ثبوت دیتا رہوں گا، اور کافر یہ اقرار نہیں کرتا، پس اگر کوئی بندہ اقرار کر کے یعنی مومن اور مسلم ہو کر اسے ترک کر دیتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ فمن ترکھا فقد کفر۔ ایک حدیث کے الفاظ یوں بھی آئے ہیں۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ	جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بھی فرمایا ہے۔

لَا حَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَّا صَلٰوةَ لَهٗ (ترغیب)	جو نماز نہیں پڑھتا، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں

دیلمی میں ہے، کہ جو نماز ترک کر دیتا ہے، وہ مشرک ہو جاتا ہے تَرْكُ الصَّلٰوةِ شِرْكٌ۔

پس ان روایات سے نماز کی اہمیت کا اندازہ لگائیے۔ اور پھر اپنے عمل کو دیکھ کر غور فرمائیے، کہ کیا بے نماز مسلمان کہلانے کا حق دار بھی ہے یا نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بے نماز ہونا تو درکنار اگر کوئی بلا جماعت نماز پڑھتا، تو وہ بھی نادم اور شرمندہ ہوتا، اور اپنے اسلام میں ایک بڑی کمی محسوس کرتا، اور اس کے ازالہ کی پوری پوری کوشش کرتا، مگر آج تارک صلوٰۃ کا شرمندہ ہونا تو درکنار دندناتا پھرتا ہے، الٹا نمازیوں پر اعتراض کرتا ہے نماز کا تمسخر اڑاتا ہے، استہزار کرتا ہے، اور پھر مزید برآں یہ کہ مسلمان ہونے کا بھی دعویٰ رکھتا ہے، اسلام کا بھی دم بھرتا ہے ؏

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیس نقاوت راہ از کجاست تا بکجا

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اعمال میں سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہوگا، وہ نماز ہی ہوگی، اگر نماز ٹھیک ہوئی تو نجات مل جائے گی، اور اگر نماز خراب ہوئی تو مارا جائے گا، اور نقصان اٹھائے گا، چنانچہ یہی مضمون آپ نے اکثر مساجد کی پیشانی پر اس شعر کی شکل میں لکھا ہوا دیکھا ہوگا ؎

روز محشر کہ جاں گداز بود　　اولیں پرسش نماز بود

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص سے مروی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بے نماز ہوگا، وہ جہنم کے اس طبقہ میں جھونکا جائے گا جس طبقہ میں قارون، فرعون، ہامان، شداد اور ابی بن خلف ہوں گے، یعنی اسے سخت ترین سزا ہوگی، اور خدا تعالیٰ کے اشد ترین دشمنوں میں اس کا شمار ہوگا (دارمی، بیہقی، احمد)

قرآن مجید کی سورت مدثر میں ہے، کہ جنتی لوگ جہنم میں داخل ہونے والے لوگوں سے پوچھیں گے کہ تم کن اعمال کی بنا پر دوزخ میں ڈالے گئے ہو تو وہ اپنے جرائم کی فہرست میں اس چیز کو نمایاں طور پر بیان کریں گے کہ

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝　　ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے

اس سے ثابت ہوا، کہ بے نماز ضرور جہنم میں جائیں گے۔

نماز کا مقصد بندے کا دل، زبان اور ہاتھ پاؤں سے اپنے خالق اور معبود کے سامنے بندگی کا اظہار، اور اپنے قوائے بہیمیہ کے مقابلہ میں قوائے ملکیہ کو ترقی دینے کا نام ہے، مخلوق پر خالق کے جو ان گنت احسانات ہیں نماز ان کے شکریہ ادا کرنے کا ایک قانونی طریقہ ہے۔ اس میں اپنے مالک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حمد و ثنا، اس کی یکتائی اور بڑائی کا اقرار، اور اپنی بے چارگی اور نیازمندی کا اعتراف ہوتا ہے، یہ وہ مقام ہے، کہ جہاں خالق و مخلوق کے درمیان حائل شدہ پردے اٹھ جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسے مؤمن کی معراج فرمایا گیا ہے۔

اور حقیقت یہ ہے، کہ دنیا کا کوئی آسمانی مذہب ایسا نہیں ہے، جس میں یادِ خدا کا حکم اور اس کے کچھ مراسم بیان نہ ہوئے ہوں، بلکہ قرآن حکیم کی تعلیم کے مطابق تو دنیا میں کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا، جس نے اپنی امت کو نماز کی تلقین نہ کی ہو، خصوصاً حنیفی ادیان (یہودیت، عیسائیت اور اسلام) میں سخت تاکیدی احکام موجود ہیں، اور ہماری غرض صرف اسلام سے ہے۔ اسلام میں نماز کی اہمیت کا اندازہ آپ اس بات سے لگائیں، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شب و روز کے بہترین اوقات نماز میں صرف ہوتے تھے، کیونکہ وہ نماز میں راحت محسوس کرتے تھے، اور اسے طمانیت قلب کا ذریعہ سمجھتے تھے، اور کیوں نہ سمجھتے، وہ نماز کی حقیقت سے واقف تھے، آج ہم نماز کو ایک بے کار سمجھتے ہیں، یا محض بطور رسم ادا کرتے ہیں، اور بعض آپ ٹوڈیٹ نادان تو اسے تضییع اوقات کے نام سے تعبیر کرتے ہیں، اور بعض اسے پریڈ اور قواعد کہتے ہیں، وہ چونکہ اس لذت سے آشنا نہیں ہیں، جو عابد کو معبود کے ساتھ گفتگو کرنے سے حاصل ہوتی ہے، یا ایک محب کو محبوب کے وصل سے حاصل ہوتی ہے اس لئے وہ اس کی قدر و قیمت نہیں جانتے، نماز کی لذت اور چاشنی تو وہ سمجھے جو اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ کی حقیقت سے شناسا ہو، جو یہ جانتا ہو، کہ مسلمان کو نماز ہی کے ذریعہ سے معراج حاصل ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نماز ہی مسلمان کے لئے باعث عروج ہے۔ نماز ہی وہ چیز ہے جو معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تھی اور معراج کی رات نماز دینے میں یہ اشارہ تھا کہ اس سے امت عروج پائے گی، دوسروں پر فوقیت اور برتری حاصل کرے گی، دین میں بھی اور دنیا میں بھی اس کی حکومت ہوگی، چنانچہ ہوئی، تاریخ شاہد ہے، کہ صحابہ کرام رضی نے ظاہری اسباب وعلل کے بغیر، مادی سامان اور اسلحہ کے سوا بڑی بڑی فوجوں پر فتح پائی بڑے بڑے قلعہ سر کئے، اور بڑی بڑی حکومتوں کے تختے الٹ دیئے۔

ایک عیسائی حکومت کی سی آئی ڈی نے اپنی حکومت سے فہمائش کی تھی، کہ قلعہ کی چابیاں مسلمانوں کو دے دی جائیں، کیونکہ ہم نے دیکھا ہے، کہ وہ رات کو خدا سے باتیں کرتے ہیں

هُمْ بِالنَّهَارِ فُرْسَانٌ وَبِاللَّيْلِ رُهْبَانٌ — دن کو تو فوجی سپہ سالار ہوتے ہیں، مگر رات کو عابد اور زاہد بن جاتے ہیں۔

پس ان حالات میں ہماری فوج کا ان پر غالب آنا یا ان کی زد سے بچ جانا، ناممکن ہے، چنانچہ اس رپورٹ کی بنا پر قلعہ کی چابیاں مسلمانوں کے حوالے کر دی گئیں۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کی تلقین کرو، اور جب دس سال کا ہو جائے تو اسے مار کر نماز پڑھاؤ، یعنی پھر بھی نہ پڑھے تو اسے سزا دو۔ (ابوداؤد)

پس ہر باپ کا فرض ہے، کہ اپنی اولاد کو نماز کی تلقین کرے، ہر خاوند کا فرض ہے، کہ اپنی بیوی کو نماز کی تاکید کرے، ہر پیر کا فرض ہے، کہ اپنے مرید

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نمازی بنانے سر استاذ کا فرض ہے کہ اپنے شاگردوں کو اس کی تلقین کرتا رہے اور ہر بھائی اپنے بھائی کو نماز کی دعوت دیتا رہے تاکہ کوئی مسلمان بھی کفر کے قریب نہ جانے پائے۔

حکومتِ وقت کی ذمہ داری

حکومت کے ذمہ جس طرح لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنا ضروری ہے اسی طرح لوگوں کے دین کی حفاظت کرنا بھی حکومت کا فرض ہے، ملک میں بے دینی، باطل عقائد اور کتاب و سنت کے خلاف جو چیز بھی رونما ہو اور لوگوں کے دین و عقائد کو خراب کرے، تو حکومتِ وقت کا فرض ہے کہ اس کی روک تھام کرے اور لوگوں کے دین کی حفاظت کرے، سب سے مقدم اور بڑی ذمہ داری جو حکومت پر عائد ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ بے نمازوں کو نمازی بنائے، اور اس سلسلہ میں سستی اور لاپرواہی کرنے والوں کو سخت سزا دے کیونکہ نماز ہی کے ذریعہ باقی امور کی حفاظت ہوتی ہے، چنانچہ اسی سلسلہ میں خلیفۂ ثانی حضرت فاروقؓ کا وہ آئینی اور قانونی اعلان بھی ملاحظہ فرما لیجیے، جو انہوں نے خلیفہ مقرر ہونے کے بعد ارشاد فرمایا تھا۔

اِنَّ عُمَرَ رضی کَتَبَ اِلٰی عُمَّالِہٖ اَنَّ	حضرت عمرؓ نے اپنے عہدِ حکومت میں
اَھَمَّ اُمُوْرِکُمْ عِنْدِیْ الصَّلٰوۃُ	تمام حکام کو تحریری حکم نامہ روانہ فرمایا،
فَمَنْ حَفِظَھَا وَحَافَظَ عَلَیْھَا	کہ میرے نزدیک تمہارے کاموں میں
حَفِظَ دِیْنَہٗ وَمَنْ ضَیَّعَھَا فَھُوَ	سب سے ضروری نماز ہے، جو شخص اس
لِمَا سِوَاھَا اَضْیَعُ (مشکوٰۃ ص ۵۹)	کی پابندی کرے گا، وہ دین کا پابند ہوگا اور

جو شخص اس کو ضائع کرے گا، وہ دوسرے امور کو زیادہ ضائع کرنے والا سمجھا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے اس اعلان میں حضرت عمرؓ نے سب سے مقدم نماز ہی کو رکھا ہے، اس کی پابندی پر باقی تمام امور کی حفاظت کو موقوف ٹھہرایا ہے، اور حکام کو طاقت کے ذریعہ لوگوں کو نمازی بنانے کا حکم دیا ہے، مگر آج بدقسمتی سے ہمارے حکمران لوگوں کو نمازی بنانا تو کجا، خود بے نماز ہیں، اور دین کے چور ہیں، بدیں وجہ حکمران ہونے کے باوجود لوگوں کی جان و مال کی حفاظت نہیں کر سکتے، دن دہاڑے لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے، اور عزت و آبرو لوٹی جاتی ہے لوگوں کے مالوں پر ناجائز قبضہ کیا جاتا ہے، مگر ہماری حکومت اس کا انتظام کرنے میں ناکام ہے، وجہ اس کی یہی ہے، کہ ہمارے حکمران خود بے نماز ہیں، اور لوگوں کو نماز کا حکم نہیں دیتے، اسی لئے وہ لوگوں کے مال و جان کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اگر وہ خود نماز کے پابند ہو جائیں، اور لوگوں سے بھی اس کی پابندی کرائیں، تو حضرت عمرؓ کے ارشاد کے مطابق باقی امور کی انجام دہی میں کامیاب ہو سکتے ہیں، ورنہ یہ ناممکن ہے، کہ نماز کو ضائع کر دیں، اور باقی امور کی حفاظت کر سکیں۔

نمازی ملازم سے حسن سلوک

حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ ایک خادم مانگا جو کاروبار میں ان کی مدد کرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تین غلام ہیں، جو پسند ہو لے لو، انہوں نے عرض کیا، کہ آپ ہی پسند فرما دیجئے حضورؐ نے ایک غلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، اس کو لے لو، یہ نمازی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اس کو مارنا نہیں، ہم کو نمازیوں کے مارنے کی ممانعت ہے (مشکوٰۃ)

اس قسم کا واقعہ ایک اور صحابیؓ ابوالہیثم کے ساتھ بھی ہوا، انہوں نے حضور سے غلام مانگا تھا، تو آپؐ نے ایک نمازی غلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، اسے لے لو کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

اس کے برعکس ہمارا ملازم اگر نمازی بن جائے، تو ہم اس پر طعن کرتے ہیں اور حماقت سے اس کی نماز میں اپنا خرچ سمجھتے ہیں، اور کتنی ایسے احمق اور بے ہودہ لوگ بھی ہیں، جو اپنے کارخانوں، فیکٹریوں میں ایسے ملازموں کو رکھنے کے لئے ہی تیار نہیں ہوتے، جو نماز کے وقت کام چھوڑ کر نماز پڑھنے چلے جائیں، اگر کسی مجبوری کی وجہ سے رکھ بھی لیں، تو دل میں کڑھتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو حقیقت میں شیطان ہی سمجھنا چاہیئے، جو نماز جیسی عبادت کو اپنے کام میں نقصان کا سبب سمجھتے ہیں، حالانکہ نماز سے کاروبار میں برکت ہوتی ہے، نماز خدا نے اس لئے فرض نہیں کی، کہ اس کی وجہ سے لوگوں کے کاروبار تباہ ہو جائیں، ہم لوگوں کو چونکہ دین کی پرواہ نہیں، اس لئے اس کا نفع ہماری نگاہ میں نفع نہیں لیکن دنیا کی تجارت جس میں ایک آنہ یا دو آنہ فی روپیہ نفع ملتا ہو، اس کے لئے دن رات خاک چھانتے پھرتے ہیں۔

علمائے کرام و لیڈرانِ قوم

نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے، کہ ہمارے بعض بے عمل علماء و اکثر لیڈران قوم بھی اس اہم دینی فریضہ کی پرواہ نہیں کرتے، حالانکہ ان حضرات پر فرض عائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے، کہ خود باعمل ہو کر لوگوں کی اصلاح کریں، اور ان کو اپنے وعظ و تقریر کے ذریعہ نمازی بنائیں، اگر یہ حضرات خود پہلے اپنی اصلاح کر لیں، تو عوام کی اصلاح کی بھی توقع کی جا سکتی ہے، عوام پر عالم یا لیڈر کی اسی بات کا اثر ہوتا ہے جس پر وہ خود بھی عمل پیرا ہو، یہی وجہ ہے، کہ آج ہماری قوم بدعمل اور بے نماز ہو چکی ہے کیونکہ اکثر عوام کے سامنے آنے والے بے عمل علماء اور بد کردار لیڈر خود نماز کے پابند نہیں ہیں، سٹیج پر کھڑے ہو کر، بڑے تکلف سے گلا پھاڑ پھاڑ کر لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں، مگر خود یا تو نماز پڑھتے ہی نہیں، یا لاپرواہی سے کبھی پڑھ لی اور کبھی نہ پڑھی والا معاملہ ہوتا ہے۔

موجودہ ترقی پذیر دور میں سفری سہولتیں بھی عام ہیں، رات کو ٹیکسی لے کر یہ حضرات کسی دور یا قریب مقام پر تشریف لے جاتے ہیں، سٹیج پر بیٹھ کر خوب داد حاصل کرتے ہیں، اور تکلف آمیز تقریر جھاڑنے کے بعد پھر راتوں رات ٹیکسی پر بیٹھ کر گھر آجاتے ہیں، اور دوسرے دن ۹-۱۰ بجے تک بستر راحت پر آرام فرماتے ہیں، عشاء کی نماز سفر میں ضائع کر دی، اور صبح کی نماز نیند کی نذر ہو گئی، سٹیج پر لوگوں کو نماز پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں، اور خود اپنی حالت اس کے برعکس ہے، ایسے ہی بے عمل راہنماؤں کے متعلق حافظ شیرازی نے فرمایا ہے ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند

حدیث شریف میں وارد ہے، کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا، جسے اس کے علم نے فائدہ نہ دیا ہوگا یعنی بے عمل ہوگا (جامع صغیر سیوطی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام غزالی فرماتے ہیں، علم بڑی شرافت ہے لیکن آدمی کو بغیر عبادت کے چارہ نہیں ہے، اور علم بغیر عمل کے محض بے کار ہے، کیونکہ علم بمنزلہ درخت کے ہے، اور عمل بمنزلہ ثمر کے ہے، حاصل ہے لیکن درخت کے وجود سے فائدہ اور نفع پھل ہی سے ہے، جب حقیقت یہ ہے، تو بندے کے لئے لازم ہے، کہ اس کا عمل اس کے علم کے مطابق ہو (کیمیائے سعادت)

ایک حدیث میں آتا ہے، کہ قیامت کے دن میدانِ محشر سے آدمی کے قدم نہیں ہلیں گے، جب تک کہ اس سے پوچھا نہ جائے، کہ تو نے اپنی عمر کو کس کام میں صرف کیا؟ اور تو نے اپنے علم پر کیسے عمل کیا؟ اور اپنا مال کہاں سے کمایا (حلال ذریعہ سے یا حرام ذریعہ سے) اور کہاں خرچ کیا؟ اور کن کاموں میں اپنے جسم کو فنا کیا؟

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے، کہ منجملہ دوسرے سوالات کے قیامت کے دن یہ سوال بھی ہوگا، کہ تو نے جو علم حاصل کیا تھا، اس پر عمل بھی کیا تھا یا نہیں؟ ؎

علم چنداں کہ بیشتر خوانی　　چوں عمل بریں نیست نادانی

حضرت شاہ ولی اللہ رح فرماتے ہیں، جو عالم شہوات کا تابع ہو جائے اسے عالم نہ کہنا چاہیئے۔

لہٰذا ایسے بدعمل علماء اور لیڈرانِ قوم سے عوام کو خبردار رہنا چاہیئے، ان لوگوں کی تقریریں ہرگز نہ سنیں، کیونکہ خود بے عمل ہیں، اور لوگوں کو بے عمل بناتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہِ تالیف

گذشتہ برس کا ذکر ہے، کہ بندہ محترم المقام جناب حاجی ظہور الٰہی صاحب کے پاس بغرض ملاقات گوجرانوالہ گیا، تو حاجی صاحب نے نماز کی فضیلت اور تاکید کے سلسلہ میں چند ایک باتیں ارشاد فرمائیں، ازاں بعد مجھ سے فرمانے لگے کہ آپ اس موضوع پر کچھ لکھ دیں، جس میں کتاب وسنت، اقوالِ صحابہ رض وتابعین اور ائمہ دین کے ارشادات سے نماز کی ترغیب وتاکید اور تارکِ نماز کے لئے وعید بیان کی گئی ہو۔

نماز کے دراصل دو حصے ہیں جن پر کچھ لکھنے کی ضرورت تھی، پہلا حصہ فضائل وترغیب سے متعلق ہے، اور دوسرا حصہ احکام ومسائل کا ہے۔

کتبِ احادیث میں ان دونوں عنوانوں پر بہت سا مواد موجود ہے اسی طرح ائمہ دین کی بعض کتابیں بھی انہی دونوں موضوعات پر مختص کی گئی ہیں، مگر یہ کتابیں چونکہ عربی زبان میں ہیں، جن سے صرف عربی جاننے والے ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں، عوام الناس ان سے مستفید نہیں ہو سکتے، اس لئے نماز کے ان دونوں حصوں پر کچھ لکھنے کی ضرورت تھی۔

جہاں تک نماز کے دوسرے حصہ کا تعلق ہے، اس پر تو علماء نے کافی کتابیں لکھی ہیں، جن میں سے محترم جناب مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی کی صلوۃ الرسول ﷺ خاص کر قابلِ ذکر ہے، جس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں، بلاشبہ یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع ومدلل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیف ہے، کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہیں ہونا چاہیئے۔

لیکن نماز کا پہلا حصہ (فضائل و ترغیب کا) جو ہے اس پر اردو زبان میں کتابیں بہت کم لکھی گئی ہیں۔ ایک دو کتابیں اس موضوع پر اگر شائع ہوئی ہیں تو ان میں خالص صحیح مواد پیش کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا، بلکہ ہر قسم کا رطب و یابس ان میں جمع کر دیا گیا ہے، حالانکہ اس موضوع پر کتاب و سنت اور صحابہؓ و تابعینؒ اور ائمہ دین کے بے شمار صحیح اقوال موجود ہیں، بدیں وجہ اس موضوع پر ایک ایسی کتاب لکھنے کی ضرورت تھی جس میں صحیح مواد پیش کیا گیا ہو۔

محترم حاجی صاحب کی ترغیب و تحریص نے بندہ کو عملی قدم اٹھا کر سعادت دارین حاصل کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا۔ حاجی صاحب کو نماز سے والہانہ لگاؤ اور بڑی محبت ہے، چنانچہ جب بھی ان سے ملنے کا اتفاق ہوا ان کی زبان پر نماز ہی کا تذکرہ موجود پایا، سفر و حضر میں ان کی گفتگو کا اکثر موضوع یہی نماز ہوتی ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے، کہ نماز سے ہم مسلمانوں کو عشق کی حد تک تعلق ہونا چاہیئے، تب ہی محشر کے دن کامیابی کی امید رکھی جا سکتی ہے ؎

روز محشر کہ جاں گداز بود　　اولین پرسش نماز بود

نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے، کہ اس میں بندے کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

محترم حاجی صاحب کی خواہش کے مطابق، اور ان کے ارشاد کی تعمیل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محنت جب میں نے فضائل اور اہمیت نماز کے موضوع پر کچھ مسودہ لکھ کر ان کی خدمت میں پیش کیا، تو حاجی صاحب بہت ہی خوش ہوئے اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل مضامین کو بھی کتاب کے آخر میں شامل کرنے کی خواہش فرمائی۔

(۱) ذکر اللہ (۲) تلاوت قرآن مجید (۳) درود شریف (۴) دعا، چنانچہ ان کی خواہش پر ان مضامین کو بھی اختصار کے ساتھ کتاب کے آخر میں ضم کر دیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے، کہ ان مذکورہ بالا پانچ قسم کی عبادات سے جس قدر قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے، اس قدر دوسری عبادات سے نہیں ہوتا نیز شیطان لعین سے محفوظ رہنے کے لئے جس سپر کا کام یہ عبادات دیتی ہیں، شاید ہی دوسری عبادات یہ کام دیتی ہوں۔

آخر میں جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف اور فاضل مکرم جناب مولانا عبدالسلام صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں، جنہوں نے کتاب پر نظر ثانی کی، اور نیز کتاب کی ترتیب وغیرہ کے سلسلہ میں اپنے مفید مشوروں سے مستفید فرمایا

ان کے علاوہ اپنے شاگرد رشید جناب مولوی محمد یونس صاحب فاضل جامعہ مرجالوی کا بھی مشکور ہوں، جنہوں نے اس سلسلہ میں متعلقہ کتب کے حوالجات کی تلاش و جستجو میں میرا ہاتھ بٹایا۔

محمد علی جانباز

یکم رمضان ۱۳۹۱ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز مترجم

چونکہ یہ کتاب نماز کے فضائل واہمیت سے متعلق ہے۔ اس لئے مختصراً پہلے نماز باترجمہ ملاحظہ فرمایئے:۔

تکبیر تحریمہ:۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

دُعائے افتتاح

تکبیر تحریمہ کے بعد مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا زبانی یاد کرکے پڑھو:۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا

اے اللہ! میرے گناہوں کو مجھ سے اس قدر دور کردے جس قدر

بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ط اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ

تو نے مشرق کو مغرب سے دور کر رکھا ہے اے اللہ مجھے

مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ

گناہوں سے ایسا پاک کر جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف

الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَ

کیا جاتا ہے اے اللہ میرے گناہوں کو پانی اور برف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلثَّلْجِ وَالْبَرَدِ[1]

اور اولوں سے دھو ڈال

(نوٹ) افتتاح صلوٰۃ کے وقت یہ دعا پڑھنی تمام دعاؤں سے افضل ہے

(۲) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

اے اللہ تو تمام گناہوں سے پاک اور تمام تعریفوں کا حقدار ہے، تیرا نام اور تیری

وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ[2]

شان بلند ہے تیرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے

تعوذ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود کے حملوں سے،

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے بہت بخشش کرنے والا، بڑا مہربان

[1] بخاری، مسلم ۱۲ [2] صحاح ستہ ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ

بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ

نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

ہی سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ

راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا ہے نہ

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ

ان کی جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

سورت

سورت فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھنی چاہیے مثلاً سورہ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ

کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے (کسی کو جنا

وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اور نہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے

رکوع کی تسبیح

سورت ختم کرنے کے بعد رکوع جاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو اور مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

میرا رب پاک ہے بزرگی والا

(نوٹ)

مذکورہ بالا تسبیح کو تین بار پڑھنا ادنیٰ درجہ ہے، بہتر ہے کہ تین سے زیادہ دفعہ پڑھے

۲۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ

اے ہمارے رب تو پاک ہے اور تمام تعریفوں کا مستحق ہے اے اللہ مجھے بخش دے

رکوع سے اٹھنے کی دعا

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

سنتا ہے اللہ اس شخص کی جو اس کی تعریف کرے

قومہ کی تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ

اے ہمارے رب! تیرے لئے ہی ہے پاکیزہ، بابرکت اور بہت تعریف

سجدہ کی تسبیح

مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا سجدہ میں پڑھو، اگر دونوں دعائیں پڑھ لی جائیں تو بہتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

پاک ہے میرا رب نہایت عالی شان

۲۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

پاک ہے تو اے اللہ! ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں

اے اللہ! تو مجھے بخش دے

دو سجدوں کے درمیان کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میرے نقصانوں کی تلافی کر دے اور

وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

مجھے ہدایت اور صحت اور رزق دے

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

تمام آداب اللہ کے لئے ہیں اور ساری دعائیں اور پاکیزہ کلمات سلام ہو

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

تجھ پر اے نبی اور رحمت ہو اللہ کی اور اس کی برکتیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

میں اقرار کرتا ہوں، کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ اور اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

اے اللہ رحم وکرم فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ

صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

تو نے رحم وکرم فرمایا حضرت ابراہیم ؑ پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

تو لائق تعریف اور عزت کا مالک ہے اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم پر اور حضرت

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ابراہیم کی آل پر بیشک تو لائق تعریف ہے اور عزت کا مالک ہے

آخری تشہد کی دعاء

درود شریف کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھے، اس کے علاوہ قرآن مجید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حدیث شریف کی دوسری دعائیں بھی جتنی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت سے ظلم کئے ہیں اور گناہوں کو تیرے

الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ

سوا کوئی بخشنے والا نہیں پس مجھے بخش دے خاص بخشش اپنی طرف سے

وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اور مجھ پر رحم کر بے شک تو ہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

سلام

دونوں طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے (یعنی پہلے اپنے دائیں طرف پھر اپنی بائیں جانب)

نماز کے متعلق تین ضروری مسائل کی وضاحت

سورہ فاتحہ سورہ فاتحہ چونکہ نماز کا رکن ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اس لئے اس مسئلہ کو بیان کرنا نہایت ضروری ہے۔ بخاری و مسلم اور قریباً تمام کتب احادیث میں یہ حدیث بالفاظ مختلف مروی ہے،

لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ (بخاری مسلم)

یعنی الحمد شریف پڑھنے کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔

یعنی نماز فرض ہو یا نفل، نمازی امام ہو یا مقتدی ہو یا اکیلا ہو، ہر صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فاتحہ کے بغیر نماز نہ ہوگی، اس حدیث کی صحت میں کسی کو کلام نہیں

عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں، کہ ہم نے صبح کی نماز حضور کے پیچھے پڑھی آپ پر قرأت قرآن بھاری ہوگئی، نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا شاید تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو، ہم نے کہا جی ہاں! فرمایا، ایسا نہ کیا کرو، سوائے سورہ فاتحہ کے یعنی سوائے سورہ فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ یقیناً اس شخص کی نماز نہیں ہوتی، جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

بھائیو! آپ نے غور کیا، کہ الحمد شریف پڑھنے کی کس قدر تاکید ہے، کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی، تو اس کا امام کے پیچھے بھی پڑھنا ہمارے لئے لازمی ہوا سب بھائیوں کو چاہیئے، کہ فاتحہ آہستہ آہستہ امام کے پیچھے بھی ضرور پڑھا کریں

آمین بالجہر جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں، تو آمین آہستہ کہیں، اور ظہر اور عصر جب امام کے پیچھے پڑھیں، تو وہ بھی آمین آہستہ ہی کہنی چاہیئے، لیکن جب آپ جہری نمازوں میں آپ کے پیچھے ہوں، تو جس وقت امام وَلَا الضَّالِّينَ کہے، تو آپ کو اونچی آواز سے آمین کہنی چاہیئے، بلکہ امام بھی سنت کی پیروی میں آمین پکار کر کہے

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ	وائل بن حجر روایت کرتے ہوئے فرماتے
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	ہیں، کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی
قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا	اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
الضَّالِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا	عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ پھر کہا آمین اور
صَوْتَهٗ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)	اس کے ساتھ اپنی آواز دراز کی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ آپ آمین بلند آواز سے کہتے تھے لیکن افسوس کہ ہم نے اپنی مسجدوں میں اس سنت کو ختم کر دیا ہے، خدا ہمیں اپنے پیارے رسول کی محبوب سنت کو زندہ کرنے کی توفیق دے، آمین۔

رفع الیدین

حضرت ابو حمید ساعدی سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ میں آنحضرتؐ کی نماز بیان کی، اور نماز بیان کرتے ہوئے ابو حمید ساعدی نے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں تکبیر (اولیٰ) کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہتے، اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور پھر رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہتے، اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور پھر رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے، اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر بعد تشہد کے تو اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھاتے (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

جب ابو حمید آنحضرت کی نماز بیان کر چکے، تو دس صحابہ نے کہا صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ تو نے سچ کہا، اسی طرح حضور نماز ادا فرماتے تھے پس صحابہ کی ایک جماعت اس حدیث کی رو سے اس بات پر گواہ ہے، کہ حضور چار مرتبہ رفع الیدین کرتے تھے، تکبیر اولیٰ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے وقت، اور تشہد پڑھ کر اٹھتے وقت، معلوم ہوا، کہ رفع الیدین کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت برحق ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خلقِ کائنات اور خلقِ انسان کا مقصد

کسی مدبر حکیم کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا، اس کے نزدیک اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو پیدا فرمایا ہے، تو اس نے بھی کسی مقصد کی خاطر یہ تمام جہان بنایا ہے، اور وہ مقصد کیا ہے، قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات کو اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے لیکن بعض مخلوقات پر کچھ اور بھی ذمہ داریاں عائد فرمادی ہیں، بہرحال قرآن مجید سے یہ تو معلوم ہوتا ہی ہے کہ تمام مخلوق خدا اپنے اپنے انداز اور طور طریقے سے نماز پڑھتی ہے، اور خداوند تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہے یہ مخلوق خواہ آسمان کی بلندیوں میں ہو یا زیر زمین ہو سطح زمین پر وہ چل پھر رہی ہو، یا کہ فضا میں پرواز اور اپنے سفر پر رواں دواں ہو، سب عبادت کر رہی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ	ہر شئی خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروف ہے، صرف تم سمجھ نہیں سکتے۔

دوسری جگہ اسے ذرا وضاحت سے بیان فرمایا۔

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ	ہر ایک کو اپنی نماز بھی معلوم ہے، اور اپنی تسبیح بھی معلوم ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی کوئی ایسی مخلوق نہیں جو اپنے اپنے ڈھب کی عبادت اور نماز میں مصروف نہ ہو، ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	یعنی ہر شئے جاندار ہو یا بے جان ہو خدا کے لئے (اپنے مخصوص لہجہ اور طریقہ سے) سجدہ ریز ہے

اور دوسری جگہ بھی بالکل یہی الفاظ فرمائے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	ہر شئے جاندار ہو یا بے جان خدا کے لئے سجدہ ریز ہے۔

تو معلوم ہوا کہ ہر قسم کی مخلوق کے لئے عبادت لابدی اور ضروری امر ہے لیکن ان کا مقصد پیدائش صرف عبادت نہیں بلکہ عبادت کے ساتھ ساتھ نوع انسان کے کام آنا بھی ہے، بالواسطہ کام آتے یا بلاواسطہ، بہرحال نتیجہ یہ ہے کہ انسان کو ان سے فائدہ ہوتا ہے، سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا	وہ ذات ایسی ہے کہ جس نے زمین بھر کی چیزیں تمہارے لئے بنائیں۔

یعنی ہر چیز انسان کے نفع یا اس کے لئے کسی نہ کسی طرح انجام کار نفع بخش بنادی گئی ہے، اسی مضمون کو سورت ابراہیم میں ذرا وضاحت سے بیان فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ	اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے، اور آسمان سے پانی اتارا جس سے تمہارے لئے پھلوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ	رزق اگایا، اور تمہارے لئے کشتی کو کام
لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ	میں لگایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے
لَكُمُ الْأَنْهَارَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ	لئے سمندر میں جاری ہو جائے، اور تمہارے
وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ	لئے دریا اور نہریں چلائیں۔ سورج اور چاند
اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَآتَاكُمْ مِنْ	تمہارے لئے کام میں لگائے ہوئے ہمیشہ
كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا	سے سفر کر رہے ہیں، تمہارے لئے دن
نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ	رات کو تھرکیا، اور جو تم مانگو اس سے بھی
الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ	بعض یا کل دیا، اور اگر تم انعام الٰہی گننا چاہو تو گن

نہ سکو گے بے شک انسان ظالم اور بڑا ناشکرا ہے۔

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ یہ چیزیں تمہارے ہی لئے تو ہیں، تو ثابت ہوا کہ یہ چیزیں جہاں عبادت الٰہی کا ذریعہ ہیں وہاں ان کی تخلیق کا مقصد یہ بھی ہے کہ انسان کے لئے کسی نہ کسی طرح نفع بخش ہوں، لیکن انسان کو کیوں پیدا کیا؟ قرآن پاک میں اللہ پاک نے جن اور انسان کے پیدا کرنے کی غرض و غایت صرف عبادت بتائی ہے، چنانچہ ارشاد ہو سورہ ذاریات، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا	میں نے جن اور انسان صرف عبادت
لِيَعْبُدُونِ۔	ہی کے لئے پیدا کئے ہیں۔

تو جب انسان کی تخلیق صرف عبادت کے لئے ہے تو ضروری ہے، کہ انسان اپنے مقصد تخلیق کو مد نظر رکھ کر خدا کی عبادت سے کبھی غافل نہ ہو کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عبادت ہی کی بدولت تمام کائنات میں اشرف المخلوقات کے معزز لقب سے نوازا گیا ہے۔ کہ دوسری مخلوقات کی پیدائش کا مقصد جیسے پہلے واضح کر دیا گیا ہے عبادت کے علاوہ انسان کے لئے مسخر بنا بھی ہے لیکن انسان کی پیدائش کا مقصد صرف عبادت اور عبادت بھی اللہ تعالیٰ کی بیان فرمائی ہے تو اگر انسان اپنے مقصد تخلیق کو بھول جائے، تو پھر اس جیسا ذلیل و خوار کوئی نہیں قیامت کے روز جب کافر ترک عبادت کا نتیجہ دیکھ لے گا، تو حسرت و افسوس سے کہے گا "یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا" کاش میں مٹی ہو جاتا، اور بے حساب سے بچ جاتا۔

انبیاء علیہم السلام جس غرض کے لئے دنیا میں مبعوث ہوئے، وہ اس کے سوا کچھ نہیں تھی، کہ انسانوں کو خدا کی عبادت کی طرف دعوت دیں، چنانچہ فرمایا۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ	ہم نے ہر امت میں رسول کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور تو طول کی عبادت سے اپنے آپ کو دور رکھو۔

اسلام میں چونکہ کئی قسم کی عبادات ہیں، جن میں سے سب سے زیادہ جامع، اہم اور افضل ترین عبادت نماز ہے، اور اسی پر انسان کی نجات کا دارومدار ہے، اور یہی ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل ہے۔ قیامت کے روز باقی عبادات کی نسبت اس عبادت کا پہلے حساب ہوگا جس کی نماز ٹھیک نہ ہوئی اس کا کوئی عمل ٹھیک نہ ہوگا۔ امام طبرانی علیہ الرحمۃ معجم اوسط میں اور ضیاء حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ لَهُ سَائِرُ عَمَلِهِ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ لَهُ سَائِرُ عَمَلِهِ (رواہ ابن مردویہ السیوطی بر تشبیہ جامع الصغیر ج ۱ ص ۱۱۲)

بندے (کے حقوق اللہ) کے حساب کے وقت پہلا حساب نماز کا ہوگا، اگر وہ صحیح ہوئی تو اس کے باقی عمل بھی درست ہوں گے اور اگر یہی درست نہ ہوئی تو اس کے باقی اعمال بھی درست نہیں ہوں گے

روز محشر کہ جان گداز بود — اولیں پرسش نماز بود

نماز عبادت و طاعت اور اظہار تذلل و عبودیت کا ایسا مکمل ذریعہ ہے کہ ایک ہدایت یافتہ مسلمان اس کی پابندی کے بغیر صحیح مسلم ہو ہی نہیں سکتا تمام مذاہب میں اس غرض کے حصول کے لئے کوئی نہ کوئی عمل ضروری قرار دیا گیا ہے، اسلام میں اس مقصد کے لئے نماز پنجگانہ فرض قرار دی گئی ہے چنانچہ، پہلے مذاہب میں نماز کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں

نماز ہر امت میں فرض کی گئی تھی

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق دنیا میں کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس نے اپنی امت کو نماز کی تعلیم نہ دی ہو اور اس کی تاکید نہ کی ہو، چنانچہ ذیل میں مختلف انبیائے کرام کے زمانوں میں نماز کے ثبوت پیش خدمت ہیں، ہماری اس بحث کا دارومدار تقریباً قرآن مجید کی تصریحات ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت آدم اور شیث علیہما السلام

قرآن مجید نے انسانی پیدائش کا مقصد اعلیٰ ہی عبادت بتایا ہے، اور نماز کا درجہ عبادت میں سب سے پہلا ہے، اور حضرت آدم علیہ السلام انسان اول ہیں، تو معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا مقصد اعلیٰ ہی نماز تھا اور وہ نماز پڑھا کرتے تھے، اب شیث علیہ السلام کے بارے میں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وَلَمَّا حَضَرَتْ آدَمَ الْوَفَاةُ عَهِدَ إِلَى ابْنِهِ شِيثَ وَعَلَّمَهُ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَعَلَّمَهُ عِبَادَاتِ تِلْكَ السَّاعَاتِ

اور جب آدم علیہ السلام کی وفات قریب ہوئی تو انہوں نے اپنے بیٹے شیث کو وصیت فرمائی دن رات کے اوقات کی اور ان اوقات کی نمازیں بھی سکھائیں

مذکورہ بالا اثر سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک نماز نہایت مہتم بالشان تھی جس کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو خصوصیت کے ساتھ اور تو حید دلائی۔

حضرت نوح علیہ السلام

ان کے زمانے میں چونکہ شرک شروع ہو چکا تھا اس لئے انہوں نے جہاں عبادت کی ترغیب دلائی، وہاں شرک سے بھی روکا اور عبادت میں نمازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے نمبر پر آتی ہے اس لئے حضرت نوح علیہ السلام کے نماز کی طرف توجہ دلائی اور غیر اللہ کی نماز سے منع فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ	ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف
فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا	بھیجا، تو فرمایا، میری قوم اللہ کی عبادت
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّيْٓ اَخَافُ	کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں میں
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ	تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں

تو یہاں حضرت نوح علیہ السلام نے عبادت الٰہی کی طرف توجہ دلائی اور اسی کی تلقین فرمائی، ایسے ہی ان کے بعد دوسرے پیغمبروں نے بھی عبادت الٰہی کے ضمن میں نماز کا حکم دیا، چنانچہ سورہ اعراف اور سورہ ہود میں فرمانِ الٰہی ذکر کیا ہے

حضرت ہود حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہم السلام

ان میں سے ہر ایک کے لئے یہی ارشاد مذکور ہے کہ انہوں نے باری باری اپنی قوم سے کہا:۔

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

ان کی شان سب سے نمایاں ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ مکرمہ کی ویران سرزمین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آباد کرتے ہیں تو اس کی غرض و غایت یہ بتاتے ہیں، کہ

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ (ابراھیم — ۶)

اے ہمارے پروردگار تاکہ وہ نماز قائم کریں۔

حضرت ابراہیم اپنے اور اپنی نسل کے لئے دعا فرماتے ہیں:۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝

اے میرے پروردگار! مجھ کو اور میری نسل میں سے لوگوں کو نماز قائم کرنے والا بنا، اے ہمارے رب دعا کو قبول فرما۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

ان کی نسبت قرآن پاک کی شہادت ہے:۔

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ (سورۂ مریم)

وہ اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیتے تھے

حضرت لوط، حضرت اسحٰق، حضرت یعقوب

علیہم السلام

ان پیغمبروں کے متعلق اور ان کی نسل کے پیغمبروں کے متعلق قرآن مجید کا بیان ہے:۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلٰوةِ

اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے کی وحی کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی قوم طعنہ دیتی ہے۔

اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ کیا تمہاری نماز تم کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہمارے
مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا (سورہ ھود) باپ دادا جس کو پوجتے آئے ہیں اس کو چھوڑ دیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (طٰہٰ) اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔

یعنی میری یاد کو قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام

اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کی نبوت کا سوال کیا اور ان دونوں کو منصب نبوت سے سرفراز فرمایا گیا تو ان کو دوبارہ حکم فرمایا۔

وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ (طٰہٰ) اور میری یاد میں سستی نہ کرنا

اور پہلے فرمایا گیا تھا کہ میری یاد قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ تو معلوم ہوا کہ دونوں پیغمبروں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتِ موسیٰ علیہ السلام میں نمازِ خوف

جب دونوں پیغمبروں نے اپنی امت کو نماز کا حکم دیا، تو فرعون کے مظالم کا خطرہ درپیش ہوا، اس پر حکم نازل ہوا۔

وَاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ	اپنے گھروں کو قبلہ بنا لو، اور نماز
اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (یونس)	قائم کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس، ابراہیم نخعی، ابو مالک کا کہنا ہے:۔

كَانُوْا يَفْرَقُوْنَ مِنْ فِرْعَوْنَ	کہ وہ (بنی اسرائیل) فرعون اور اس کی قوم
وَقَوْمِهٖ اَنْ يُّصَلُّوْا فَقَالَ لَهُمْ	کی وجہ سے نماز پڑھنے سے ڈرتے
اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً يَقُوْلُ	تھے، تو (انہیں) وحی ہوئی، اور کہا، کہ
اجْعَلُوْهَا مَسَاجِدَ حَتّٰى تُصَلُّوْا	اپنے گھروں کو قبلہ بنا لو، یعنی مسجدیں بنا لو
فِيْهَا (تفسیر ابن جریر)	حتیٰ کہ نماز پڑھو۔

تو جب فرعون سے خوف کے باوجود نماز معاف نہ ہوئی، بلکہ حکم ہوا، کہ نماز پڑھو، خواہ گھروں میں مسجدیں بنا کر پڑھ لو، تو پھر نماز کی اہمیت کا اندازہ لگائیں۔

(نوٹ) یہی حال ابتدا میں مسلمانوں کا تھا، کہ مسلمان گھروں میں چھپ چھپ کر نماز پڑھتے تھے، مسلمان حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں نماز پڑھتے تھے، حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے، تو پہلے روز مسلمانوں کو کھل کر مسجد الحرام میں نماز پڑھنے کا حوصلہ ہوا، پھر ہجرت کے بعد نماز خوف کی صورت مختلف حالات کے لحاظ سے مختلف ہوتی گئی، لیکن نماز معاف نہ ہو سکی، نماز کی اہمیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے۔

نقباءِ بنی اسرائیل

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے بارہ لیڈر کسی مہم کے لئے انتخاب فرمائے۔ انہیں بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام بایں الفاظ سنا دیا۔

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ لَئِنْ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں تمہارے
اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ (ص ۲۳ پ) ساتھ ہوں بشرطیکہ تم نماز پڑھو۔

نصرت الٰہی اور معیت ایزدی کی سب سے پہلی شرط اقامتِ صلوٰۃ یعنی نماز پڑھنا قرار پائی۔

حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں ہے۔

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ اور گمان کیا داؤد علیہ السلام نے کہ ہم نے
رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ (مائدہ) ان کی آزمائش کی تھی تو اپنے رب سے
معافی مانگی، اور رکوع میں گر پڑے، اور رجوع کیا۔

یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز توبہ کا بیان ہے معلوم ہوا کہ ہماری امت کی طرح پہلی امتوں میں بھی نماز توبہ موجود تھی۔ جب نماز توبہ کا ثبوت مل گیا تو فرض نماز بطریق اولیٰ ثابت ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داؤد علیہ السلام کی نماز تہجد

قرآن مجید میں حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز توبہ کا ثبوت ہے تو صحیحین میں ان کی نماز تہجد کا ثبوت ملتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ تعہ	محبوب ترین نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت
صَلٰوۃُ دَاؤدَ	داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔

(نوٹ) قرآن مجید اور حدیث پاک میں حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز کی تعریف کی گئی ہے اگرچہ تمام انبیاء کی نمازیں قابل ستائش ہیں، کہ وہ نمازیں پڑھتے ہوئے گریہ وزاری اور عاجزی وانکساری سے نماز ادا کرتے، سورت مریم میں اس کا نقشہ بایں الفاظ کھینچا ہے

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ	یہ وہ نبی ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام
مِنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ	فرمایا ہے، یہ آدم، نوح، ابراہیم،
وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ	یعقوب علیہم السلام کی اولاد سے ہیں
ذُرِّیَّۃِ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْرَآءِیْلَ	ہم نے ان کو ہدایت دی اور مقام
وَمِمَّنْ ھَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا اِذَا	نبوت کے لئے ان کو منتخب فرمایا، ان
تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ	پر جب آیات الرحمٰن پڑھی جائیں، تو وہ
خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا	سجدہ میں روتے ہوئے گر پڑتے ہیں۔

یعنی یہ تمام نبی نماز پڑھتے، تو نہایت خشوع اور خضوع سے، لیکن پھر بھی داؤد علیہ السلام کی نماز اس لحاظ سے زیادہ پسند آئی، کہ وہ رات کو بار بار قیام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے اٹھتے۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ تمام مذکورہ بالا انبیاء خود بھی اور ان کی نیک اور پسندیدہ اولاد بھی سب نمازیں پڑھتے تھے۔

تنبیہ

جب تمام انبیاء کی نمازوں کا ذکر آتا ہے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی حالت دیکھنے کا اشتیاق ہوتا ہے۔ احادیث میں تو اس کی تفصیل بہت لمبی ہے جو اپنے مقام پر آئے گی۔ سردست قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اہمیت ظاہر ہو جائے۔ سورہ شعراء میں ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝	آپ خدائے عزیز و رحیم پر بھروسہ کریں۔
الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَ	جو آپ کے مقام کو دیکھتا ہے۔ اور آپ کے
تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۝ إِنَّهُ	سجدوں میں بار بار پلٹنے کو بھی دیکھ رہا ہے
هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	وہ وہی ہے سننے والا۔ دیکھنے والا۔

سورہ طٰہٰ کے شروع میں ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

طٰهٰ ۝ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ	ہم نے قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ آپ
لِتَشْقَىٰ ۝	مشقت اٹھائیں۔

امام طبری کہتے ہیں۔

وَذُكِرَ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ ذٰلِكَ بِسَبَبِ	یعنی یہ آیات اس وقت نازل ہوئیں جب
مَا كَانَ يَلْقَىٰ مِنَ النَّصَبِ وَ	کہ آپ قیام اللیل میں تھکاوٹ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَنَاءِ وَالسَّهَرِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ[1] اور کافی رات جاگنے کی مشقتیں اٹھائے تھے

یعنی آپ راتوں کو اتنی لمبی لمبی نمازیں نہ پڑھیں بلکہ اپنے جسم اور صحت کا بھی خیال رکھیں، پھر اس کے بعد مجاہد سے اس مضمون کی تفسیر ذکر کرتے ہیں اور جس نمازی پر خداوند تعالیٰ خود شفقت فرما رہے ہوں، کہ آپ اتنی مشقت نہ اٹھائیں، اس کی نمازوں کی حسن ادائیگی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید میں ہے۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (سورہ ص) اور ہم نے داؤد کو سلیمان دیا، جو بہت اچھا بندہ تھا۔

اور اَوَّابٌ کے معنی قتادہ یہ کرتے ہیں:۔

كَانَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ كَثِيْرَ الصَّلٰوةِ[2] اللہ کا فرمانبردار اور بہت نمازیں پڑھنے والا تھا۔

ان کی ایک روز نماز عصر جاتی رہی، تو کہنے لگے، جن گھوڑوں کو دیکھتے دیکھتے نماز رہ گئی ہے، وہ واپس لے آؤ، پھر ان تمام گھوڑوں کو ذبح کر دیا

(ملاحظہ ہو تفسیر طبری)

حضرت لقمان علیہ السلام

حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ (لقمان) اے میرے بیٹے نماز قائم کر۔

[1] تفسیر طبری [2] طبری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت لقمان علیہ السلام اپنی صلاحیت کے علاوہ حکمت، فلسفے اور دانائی میں بڑھے ہوئے ہیں، انہوں نے اپنے لڑکے کو مثالی نصیحتیں کیں، ان میں سے ایک نصیحت نماز کی تھی، جو نماز کے بے شمار فوائد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت زکریا علیہ السلام کی قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے۔

فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ (آل عمران)

فرشتوں نے انہیں آواز دی، جب کہ وہ محراب میں نماز ادا کر رہے تھے۔

حضرت مریم علیہا السلام

حضرت مریم علیہا السلام کو خصوصی طور پر حکم ہوتا ہے:۔

يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ (آل عمران)

اے مریم! اپنے رب کی فرمانبردار رہ اور سجدہ کر، اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔

یہاں حضرت مریم علیہا السلام کو عورت ہونے کے باوجود باجماعت نماز ادا کرنے کی تلقین ہو رہی ہے، شاید اس لئے کہ پہلی امتوں میں عورتوں کو بھی مردوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا فرض تھا، یا اس لئے کہ یہ مسجد میں بحالت اعتکاف تھیں، اور معتکف عورت کے لئے باجماعت ادا کرنے کی زیادہ تاکید ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب ماں کی گود میں آتے ہیں، اور قوم سے معجزانہ طور پر کم سنی میں باتیں کرتے ہیں، تو دعوی نبوت کے ساتھ اللہ کے احکام کے ذکر میں نماز کو سب سے پہلے پیش فرماتے ہیں

وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ (مریم) اور مجھے نماز کی تلقین فرمائی۔

تتمہ

حضرت ادریس، اسماعیل، ذوالکفل، یونس، یحییٰ، الیاس علیہم السلام سب کو قرآن مجید نے سورہ انعام، انبیاء اور قلم میں صالحین میں شمار فرمایا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ (ترمذی معاقا، حاکم بموافقۃ ذہبی، طبرانی، بیہقی)

تم رات کو تہجد پڑھا کرو، کہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا یہی شعار تھا۔

تو جب عام نیک لوگ تہجد پڑھتے تھے، تو مقام نبوت پر فائز ہونے والے بطریق اولیٰ پڑھتے تھے۔

قرآن مجید کے دوسرے پارے میں لفظ "ایمان" نماز کی جگہ استعمال ہوا ہے، تو معلوم ہوا کہ قرآن مجید اور احادیث میں مذکور مومنین تمام کے تمام نماز پڑھتے تھے، اور ایمان اور نماز لازم و ملزوم ہوئے، اسی لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْعَبْدِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (مسلم) — کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ہی حائل ہے

پھر لفظ عبد (بندہ) اللہ تعالیٰ اکثر اپنے نیک آدمیوں کے لئے استعمال فرماتے ہیں، کیونکہ فرمایا

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ (حجر) — میرے بندوں پر تمہارا (شیطان کا) کوئی غلبہ نہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (مائدہ) — شیطان کا ارادہ تو یہ ہے کہ وہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے سے عداوت اور دشمنی ڈال کر تم کو یاد الٰہی اور نماز سے روک دے، تو کیا تم باز آنے والے ہو؟

مذکورہ بالا آیات کو ملانے سے ثابت ہوا کہ شیطان کا غلبہ مسلمان کو دو کاموں سے عموماً روکنا ہے، ایک اللہ کی یاد، دوسرے نماز! جن لوگوں کو اللہ کی نسبت سے بندگی کا اعزاز حاصل ہوتا ہے، وہ ان دونوں کاموں سے پیچھے نہیں رہتے، تو معلوم ہوا کہ قرآن مجید نے جن بندگوں کو اپنے بندوں کی نسبت خصوصی سے نوازا ہے، وہ سب نمازی تھے۔

قصہ کوتاہ قرآن مجید نے جن کو صالحین میں شمار کیا، ایماندار ٹھہرایا، خدائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت عبودیت سے نوازا وہ سب کے سب نمازی تھے۔

مذکورہ بالا توضیحات سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ نماز اور مخلوق لازم و ملزوم ہیں، ماسوائے نافرمان انسانوں کے، کہ ان میں سے اکثر بے نماز ہونے کی وجہ سے نافرمان شمار ہوتے ہیں، اسی طرح جنات بھی چونکہ عبادت کے معاملہ میں کسی حد تک مختار ہیں اس لئے ان سے بھی انسانوں کی طرح نمازی بھی ہیں اور بے نماز بھی، اور یہ بھی ثابت ہوگیا، کہ صرف انسان اور جنات تک ہی یہ نماز محدود نہیں، بلکہ زمین و آسمان کی تمام مخلوقات سجدہ ریز اور اپنے اپنے انداز کی نماز میں مصروف ہے، حتیٰ کہ ہر زمانے کے مشرک بھی خدا کو یاد کرنے کے لئے اپنے اپنے رسم و رواج کی نمازیں ادا کرتے ہیں، ذیل میں زمانہ نبوت کے اہل کتاب کی نماز کا ذکر کیا جاتا ہے۔

زمانۂ نبوت تک اہلِ کتاب کی نمازوں کا ثبوت

قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے، کہ شروع اسلام تک عرب میں بعض یہود اور عیسائی نماز پڑھا کرتے تھے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ	اہل کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں، جو راتوں کو کھڑے ہو کر خدا کی آیتیں پڑھتے ہیں، اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

سورہ بقرہ میں ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ	کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور
اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی	والدین کے ساتھ احسان کرنا، قرابتداروں
وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ	یتیموں اور مسکینوں سے بھی احسان کرنا اور
حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا	لوگوں کو اچھی بات کہنا، اور نماز قائم کرنا،
الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا	زکوۃ دینا، پھر تم پھر گئے، مگر تھوڑے تم
مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝	سے، یعنی وہ اپنے وعدہ پر قائم رہے۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے، کہ اہل کتاب میں اکثریت اگرچہ آج کے مسلمانوں کی طرح بے نمازوں کی تھی، لیکن ان میں سے بعض لوگ اپنے دین کے پابند تھے، نمازیں بھی پڑھتے تھے، اور زکوۃ بھی دیتے تھے۔

احادیث سے بھی ثابت ہے، کہ زمانہ اسلام تک اہل کتاب سے بعض لوگ نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ تاریخ ابن کثیر جلد ۲ میں حضرت سلیمان فارسی کے ایمان لانے کے قصہ سے یہ ثابت ہوتا ہے، کہ انہیں اپنے آبائی دین سے نفرت دلانے والی اور عیسائی مذہب کی طرف رغبت دلانے والی سب سے پہلی چیز نماز ہی تھی، جو بالآخران کے اسلام لانے کا باعث ثابت ہوئی۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب تم نماز پڑھو تو تہ بند باندھ لو، یہودیوں کی طرح ننگے نہ پڑھو۔ (کنز العمال)

(۳) ایک دوسری روایت میں یوں ارشاد ہے، کہ یہودیوں کی طرح صرف اوپر سے نمازیں چادر مت ڈال لو، بلکہ اس کو باندھ لیا کرو (حوالہ سابقہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ نماز میں یہودیوں کی طرح مت جھومو (حوالہ سابقہ)

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم یہودیوں کے برخلاف نماز میں موزے اور جوتے پہنے رکھو۔ (حوالہ سابقہ)

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ عرب کے یہود و نصاریٰ میں کچھ لوگ ایسے تھے، جو نماز ادا کرتے تھے۔

یہود و نصاریٰ کی نماز سے بے پرواہی

یہود کی بڑی اکثریت نے نماز کو بھلا دیا تھا، ان کی نماز چند رسوم کا مجموعہ بن کر رہ گئی تھی، اور نماز سے زیادہ نذروں، نیازوں کی طرف توجہ دے دی، جس میں شرک بھی آشامل ہوا، عیسائیوں نے حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ سینکڑوں ولیوں اور شہیدوں کی عبادت شروع کر دی نمازوں میں اوقات کی پابندی نہ رہی، اس کی ظاہری وجاہت کی حفاظت نہ کی گئی، دنیاوی مال و متاع کی خاطر دین میں تبدیلی کی گئی، احکام خداوندی کو بالائے طاق رکھ دیا گیا، نماز بھی اس ضمن میں آگئی، سورہ بقرہ کی تصریح کہ "ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ" (تم پھر گئے) بھی اس طرف اشارہ کرتی ہے۔ وقت کی پابندی ختم ہوئی، اسی سلسلہ میں سورہ اعراف میں ہے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا	ان کے بعد ان کے وہ جانشین جن کو
الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ	خدائی کتاب (باپ دادوں) سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝

وراثت میں ملی، وہ صرف اس دنیا دی زندگی کا فائدہ لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کو معاف کر دیا جائے گا۔ اور اگر اب ہی فائدہ اب بھی ان کے سامنے آئے، تو لے لیں (اور مذہب کی پرواہ نہ کریں) کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ خدا کے متعلق سچ کے سوا کچھ اور نہ کہیں اور ان لوگوں نے جو کچھ اس (کتاب) میں ہے۔ اس کو پڑھا۔ اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے ہے جو پرہیزگار ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں؟

اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، تو اپنی حالت درست کرنے والوں کی مزدوری ہم برباد نہیں کرتے۔

سورہ مریم میں ہے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ ۚ

ان کے بعد ان کے جانشین ایسے ہوئے کہ جنہوں نے نماز کو برباد کر دیا، اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی۔

اور نماز ضائع کرنے کی تفسیر امام طبری نے یہی پیش کی ہے۔ کہ وہ نماز کے اوقات کی پرواہ نہیں کرتے تھے، اور یہی یہود و نصاریٰ کی نماز سے لاپرواہی تھی آج ہم مسلمانوں کو بھی نماز کے اوقات کی پابندی کرنا چاہیئے کہیں ہم بھی یہود و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصاریٰ کی طرح نماز ضائع کرنے والوں میں شمار نہ ہو جائیں۔

زمانۂ جاہلیت میں عربوں کی نماز

عرب میں جو لوگ اپنے آپ کو دینِ ابراہیمی کا پیروکار کہتے تھے، ان میں کئی تو ایسے تھے، کہ وہ کسی خاص طریقہ عبادت سے واقف نہ تھے، کیونکہ انہیں اس زمانے کا کوئی مذہب بھی حضرت ابراہیم کے عقیدۂ توحید پر کاربند نظر نہ آیا، وہ سب کے طریقہ عبادت سے نالاں تھے، چنانچہ موحد جاہلیت زید بن عمرو بن نفیل جو خالص ابراہیمی عقیدے کا متلاشی تھا، اور دین حنیف کی پیروی میں بت پرستی سے بیزار تھا، وہ کہا کرتا تھا۔

يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَالَّذِي نَفْسُ	اے قریشیو! زید کی جان کے مالک کی
زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بِيَدِهٖ مَا	قسم ہے کہ تم میں سے اس وقت میرے
أَصْبَحَ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَى دِيْنِ	علاوہ دین ابراہیم پر کوئی بھی نہیں، پھر
إِبْرَاهِيْمَ غَيْرِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ	کہتا کہ اے اللہ اگر میں جانتا کہ کون سا
اَللّٰهُمَّ لَوْ أَنِّيْ أَعْلَمُ أَيَّ الْوُجُوْهِ	کا طریقہ عبادت تجھے زیادہ پسندیدہ
أَحَبُّ إِلَيْكَ عَبَدْتُكَ بِهٖ	ہے تو میں تیری بندگی کرتا لیکن میں
وَلٰكِنِّيْ لَا أَعْلَمُ ثُمَّ يَسْجُدُ	نہیں جانتا، پھر اپنی ہتھیلی پر سجدہ کر لیتا۔

عَلٰى رَاحَتِهٖ (سیرۃ ابن ہشام ج ۱ ص ۲۲۵)

اس کے بعد ابن اسحاق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر بن خطاب اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما کا زید بن عمرو کے لئے استغفار کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال پیش کیا، جس کا جواب حضورؐ نے اثبات میں دیا، اور فرمایا

اِنَّہٗ یُبْعَثُ اُمَّۃً وَّحْدَہٗ کہ وہ اکیلا ہی ایک امت کی حیثیت سے اٹھایا جائیگا

معلوم ہوا کہ زید بن عمرو بن نفیل ان لوگوں سے ہیں، جو زمانہ جاہلیت میں نماز کا شوق رکھتے تھے، لیکن نماز سے ناواقف ہونے کی وجہ سے حسرت زدہ تھے لیکن ایسے گئے گذرے دور میں بھی ایک حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ثبوت ملتا ہے، کہ وہ نماز کی حقیقی صورت سے آشنا تھے، اور اسلام لانے سے قبل ہی نماز پڑھتے تھے، چنانچہ صحیح مسلم فضائل ابی ذر میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں ایک چھوٹا سا جملہ خود حضرت ابوذر غفاری اپنے متعلق بھی کہہ گئے ہیں، ملاحظہ ہو۔

وَقَدْ صَلَّیْتُ یَا ابْنَ اَخِیْ قَبْلَ	اے میرے بھتیجے! میں نے آنحضرت
اَنْ اَلْقٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے تین
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِیْنَ	سال قبل نماز پڑھی ہے، میں نے سوال
قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ قُلْتُ فَاَیْنَ	کیا، نماز کس کی پڑھا کرتے تھے، جواب
تُوَجِّہُ قَالَ اَتَوَجَّہُ حَیْثُ	دیا اللہ تعالیٰ کی، میں نے پھر سوال کیا قبلہ
یُوَجِّہُنِیْ رَبِّیْ اُصَلِّیْ عَشَاءً	کون سا تھا؟ فرمایا جس طرف خدا نے چاہا

میرا منہ پھیر دیا، میں اسی طرف نماز پڑھ لیتا یعنی جس طرف رخ ہو جاتا، نماز پڑھ لیتا۔

(نوٹ) عرب میں جہاں کچھ لوگ نماز پڑھتے تھے، وہاں ان میں بھاری تعداد مشرکوں کی ہونے کی وجہ سے حق پرستوں کو نماز سے روکنے والوں کی تھی، اور یہود و نصاریٰ کی اکثریت نماز سے روکنے کی طاقت تو نہ رکھتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ہنسی مذاق کرنے سے نہ ٹلتے تھے، مقصد ان سب کا صرف یہ تھا، کہ مسلمانوں کو نماز سے منع کیا جائے، قرآن مجید نے ہر ایک کے متعلق تصریح فرمادی ہے۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا	کیا تو نے اس کو دیکھا جو نمازی کو نماز
إِذَا صَلَّىٰ (سورہ علق)	سے روکتا ہے

یہاں مشار الیہ وہ جاہل اور اجڈ مشرک کفار مکہ تھے، جو آواز حق کو سختی سے روکنا چاہتے تھے، اور بندہ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے، آپ جب صحن حرم میں نماز پڑھتے، تو مشرکین مکہ آپ کی ہنسی اڑاتے، کبھی آپ کی گردن مبارک میں پھندا ڈال دیتے، اور جب سجدہ میں گر جاتے، تو آپ پر نجاست ڈال دیتے، ان کی ان حرکات سے خوف زدہ ہو کر مسلمان چھپ کر نمازیں پڑھتے، اور جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، حضرت عمرؓ کے اسلام لانے پر علی الاعلان نمازیں پڑھنے کی ہمت ہوئی، اس سے پہلے نمازی کو دیکھ کر مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے تھے۔

اور مذاق اڑانے والے یہود و نصاریٰ کے بارے میں فرمایا۔

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا	اور جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو
هُزُوًا وَلَعِبًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ	تو وہ اس کو ہنسی کھیل بنا لیتے ہیں، یہ اس
لَّا يَعْقِلُونَ (سورہ مائدہ)	لئے کہ وہ عقل سے خالی ہو چکے ہیں۔

مذاق اڑانے والوں میں یہود و نصاریٰ پیش پیش تھے، لیکن بعض دفعہ کفار مکہ بھی اس حربہ کو استعمال کرتے، جب کبھی مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی، تو ان کا منہ چڑاتے تنگ کرتے، شور مچاتے سیٹی اور تالی بجاتے۔
ان کے متعلق قرآن مجید نے بیان فرمایا

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً (انفال) — ان کی نماز کعبہ کے پاس سیٹی اور تالی بجانا ہے۔

مفسرین نے اس کے دو مطلب بیان کئے ہیں، ایک یہ کہ واقعۃً جو نماز پڑھتے تھے، اس میں سیٹی اور تالی بجایا کرتے تھے، دوسرے یہ کہ مسلمان جب نماز پڑھتے تھے، تو وہ سیٹی اور تالی بجا کر ان کی نماز خراب کرنا چاہتے تھے، گویا یہی ان کی نماز تھی (تفسیر ابن جریر)

اس وقت مسلمان بھی تقریباً ان ہی دونوں مرضوں کا شکار ہیں کہ نمازیوں کا مذاق بھی اڑاتے ہیں، گانا بجانے، ریڈیو اور سینما کے فلمی گانوں سے نمازیوں کو تنگ کرتے، اور نماز پڑھنے سے روکتے ہیں یعنی ہر لحاظ سے پرانی جاہلیت کی یاد تازہ ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو ہدایت نصیب فرمائے۔

غیر مسلم کی نماز

الغرض جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو اکیلے خدا کی طرف دعوت دی تو تین طرح کے نمازی پائے جاتے تھے۔

ایک وہ لوگ جو بالکل خدا اکیلے کے لئے نماز پڑھتے تھے لیکن ان کے پاس راہ نمائی نہیں تھی، کہ وہ اپنی نماز کی صحت یا عدم صحت کا معیار قائم کر سکتے اور یہ واقعہ پوری عربی تاریخ میں صرف حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا پھر زید بن عمرو بن نفیل کا ہے، لیکن وہ نماز سے بالکل ناآشنا تھے، وہ تو بچارے حضرت ابوذرؓ سے بھی گئے گذرے تھے۔

دوسرے وہ لوگ جو اہل کتاب سے تھے، یہودی تھے یا عیسائی نماز تو رواجاً پڑھتے تھے لیکن نماز کی معنویت سے عاری تھے۔ ان کی نمازیں بالعموم اخلاص و اثر سکون و دل جمعی، خشوع و خضوع اور خوف و خشیت سے بالکل خالی تھیں، ان کی عبادتیں بعض مقامات پر اظہارِ عبودیت میں عقیدۂ وحدانیت بھول گئی تھیں، جن سے شعائرِ توحید، شرک کا مظہر بن گئے

تیسرے وہ بت پرست عرب جنہوں نے کبھی خدا کا نام لیا اور نہ ہی خدا کے آگے سر جھکایا، انہیں اس روحانی معنویت سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا

مسلمان کی نماز

نماز کے لئے اصل عربی لفظ صلوٰۃ ہے جس کے معنی دعا کے ہیں نماز کو مسلمان خدا سے دعا کرنے کا بہترین موقعہ سمجھتا ہے کیونکہ نماز درحقیقت خدا سے درخواست والتجا، اپنی غلامی اور بندگی کا اظہار ہے اور یہ اظہار ہر شخص پر ضروری ہے، امیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا رعیت، صحت مند ہو یا مریض مسافر ہو یا مقیم، عورت ہو یا مرد، دیہاتی ہو یا شہری، زمین پر ہو یا سمندر میں یا فضاؤں کی پرواز میں مصروف ہو، کوئی بھی ہو یا کسی حال میں ہو، باہوش بالغ مرد و عورت سب، نماز میں اپنی یکسانیت پیش کرتے ہیں، اس میں خدا کی حمد و ثنا کے سوا کوئی کلمہ نہیں، اور نہ کسی کے نام کا ورد اور وظیفہ ہے کسی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دعا اور التجا ہے، اور نہ ہی اس کے سوا کسی کی تعظیم کے لئے کوئی فعل اور حرکت ہے شروع سے اخیر تک صرف رب العلمین کی کبریائی، بڑائی اور محض اسی کی حمد و ثنا، صرف اسی ذات پاک کی تسبیح و تقدیس اور اسی سے دعا و التجا ہے، اس کے جملہ انتقالات اور تمام افعال و حرکات سے خدائے قدوس کے سامنے اظہار صدہا عجز و نیاز اور تواضع و انکساری مقصود ہے غرض مسلمان کی نماز ساری کی ساری دل کے رجوع، زبان کے کلمات اور اعضاء بدن کے افعال سے شہادت دے رہی ہے، کہ وہ مسلمان، صرف اور صرف خدائے وحدہ لاشریک لہ کی تعظیم کے لئے ہے، اور اس میں کسی اور کا کوئی حصہ بخرہ نہیں ہے، وہ اللہ کے نام سے شروع ہوتی ہے، اور اللہ کے نام پر ہی ختم ہوتی ہے، یعنی اللہ اکبر کے لفظ اللہ سے شروع اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے لفظ اللہ پر ختم۔

اسلام میں نماز کا مرتبہ

نماز اسلام کا وہ فریضہ ہے جس سے کوئی مسلمان جب تک اس میں کچھ بھی ہوش و حواس باقی ہے کسی حالت میں بھی سبکدوش نہیں ہو سکتا، قرآن پاک میں سو مرتبہ سے زائد اس کی تعریف، اس کی بجاآوری کا حکم اور اس کی تاکید آئی ہے، اس کے ادا کرنے میں سستی اور کاہلی نفاق کی علامت اور اس کا ترک کفر کا نشان بتایا گیا ہے، یہ وہ فرض ہے، جو اسلام کے ساتھ پیدا ہوا اور اس کی تکمیل اس سبحستان قدس میں ہوئی جس کو معراج کہتے ہیں، اسلام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا فرض ایمان اور اس کے لوازم ہیں، اور اس کے بعد دوسرا فرض نماز ہے چنانچہ سورہ روم میں پہلا حکم یہ دیا گیا۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (روم - ۴)

اپنا منہ ہر طرف سے پھیر کر دین توحید پر سیدھا رکھ، وہی اللہ کی فطرت ہے، جس پر لوگوں کو بنایا

اس کے بعد دوسرا حکم اسی سے ملحق ہے

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

اور نماز کو قائم رکھو، اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

اس آیت الٰہی سے ایک تو توحید و ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ثابت ہوتی ہے، اور دوسری یہ چیز معلوم ہوتی ہے کہ ترک نماز سے انسان کفر و شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے، یہی سبب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی اہمیت پر سب سے زیادہ زور دیا ہے تاکہ اس کا تارک دولت ایمان و اسلام سے محروم نہ ہو جائے، اس لئے آپ نے ارشاد فرمایا۔

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ (بیہقی) نماز دین کا ستون ہے۔

جس طرح ستون گر جانے سے عمارت گر جاتی ہے، اسی طرح نماز ترک کرنے سے دینداری بھی ختم ہو جاتی ہے

طائف کے وفد نے جب مدینہ منورہ آکر صلح کی بات چیت شروع کی، تو نماز، جہاد اور صدقات سے آزاد ہونا چاہا، آپ نے دو ٹوک طور پر دوسری باتوں سے مستثنیٰ فرمادیا لیکن نماز کے متعلق فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا خَيْرَ فِي دِيْنٍ لَا رُكُوْعَ فِيْهِ (ابوداؤد)	جس دین میں خدا کے سامنے جھکنا نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

تنبیہ

جب انسان ایمان کے بعد نماز پڑھنے لگے، تو اس کا ایمان یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ حاجت مند اس کے دروازے پر ہوں، اس کے پاس مال بھی ہو، اور وہ خالی ہاتھ چلے جائیں، اسی طرح لوگ جہاد کریں، شہادت حاصل کریں، اور وہ نہ ہی جہاد کرے، نہ ہی اس کا شوق ہو، ایسی صورت چونکہ کسی بھی نمازی سے متوقع نہیں تھی، یا شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے بتا دیا ہو، کہ وہ یہ دونوں کام خود بخود کرلیں گے۔ اس لئے دونوں چیزوں کو برداشت کرلیا، لیکن ترکِ نماز کو برداشت نہیں کیا۔ اور یہ اس کے شریعت میں بلند مرتبہ ہونے کی نشانی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نماز مومن کی روشنی ہے۔ ایک تمثیل مروی ہے کہ انسان آگ میں جلتا رہتا ہے، اور نماز سے وہ آگ بجھ جاتی ہے۔ یہ محبوبِ ازل کے ہجر و فراق کی آگ ہے، اور نماز آبِ زلال ہے جو آگ کو سرد کر دیتی ہے

ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا، کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

عین اس وقت جب کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات تھے، اور فرضِ نبوت کے آخری حروف زبان مبارک سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا "نماز اور غلام" یعنی نماز کی پابندی کرنا اور غلاموں کے ساتھ ہمدردی کرنا (مشکوٰۃ)

دینِ الٰہی کا پہلا سبق ایمان کے بعد نماز ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو توحید کے بعد سب سے پہلا حکم جو آپ کو ملا وہ نماز کا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ	اے چادر اوڑھنے والے اٹھ اور
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ (مدثر)	ہوشیار کر اور اپنے رب کی بڑائی بول

رب کی بڑائی بیان کرنا ہی نماز کی بنیاد ہے۔

وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ	ان کو صرف خالص اللہ تعالیٰ کی
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ	عبادت کرنے، اور نماز و زکوٰۃ ادا کرنے
وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا	کا حکم دیا گیا تھا یہی دینِ قیم ہے۔
الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (سورۃ البینۃ)	

اس آیت سے پہلے یہ بیان ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین مکہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر تھے۔ مگر آپؐ کے تشریف لانے کے بعد بجائے اس کے کہ آپؐ کی اطاعت کرتے شرارت پر کمربستہ ہو گئے۔ اس کے بعد اس آیت میں آپؐ کی تعلیمات کا تذکرہ فرمایا، اور آپ تعلیم کو تین حصوں میں منحصر کر دیا، پہلا حصہ توحید، دوسرا نماز، تیسرا زکوٰۃ، اور اس کے بعد فرمایا، کہ یہی دینِ قیم ہے یعنی تمام انبیاءؑ کی تعلیم یہی تھی، ایسی تعلیم سے انکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ بجز شرارت کے اور کیا ہو سکتی ہے

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ ایمان کے بعد سب سے پہلا سبق نماز کا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم انہی تین چیزوں میں منحصر تھی۔ ان کے علاوہ آپ نے جو کچھ فرمایا، وہ انہی کی شاخیں ہیں

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا	اے نبی کہہ دیجئے میرے ان بندوں
يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا	سے جو ایمان لائے، کہ قائم کریں نماز
رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ	اور خرچ کریں اس مال سے جو ہم نے
يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ	ان کو دیا ہے، اس دن کے آنے سے
(سورۃ ابراھیم)	پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی، اور
	نہ دوستی کام آئے گی۔

اس آیت سے صراحت کے ساتھ معلوم ہوا، کہ ایمان کے بعد سب سے پہلا سبق شریعت کی طرف سے نماز کا ملتا ہے۔

وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا	میں نے تجھے منتخب کر لیا ہے، اب جو
يُوحَىٰ ۝ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا	وحی کی جائے اسے کان لگا کر سن لینا۔
فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ	میں ہی اللہ ہوں عبادت کے لائق میرے
لِذِكْرِي ۝ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ	سوا اور کوئی نہیں تو میری ہی عبادت کرنا
أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ	رہ اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھنا، قیامت
نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ (طٰہٰ)	یقیناً آنے والی ہے جسے میں چھپائے ہوئے
	ہے تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان ہورہا ہے، کہ وہ وادی سینا میں جب آگ لینے گئے، اور خدا نے ان کو نبوت عطا فرمائی، تو سب سے پہلی وحی الٰہی جو ان پر نازل ہوئی، اس میں عقیدۂ توحید کی تعلیم کے بعد کہ اے موسیٰ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پہلا سبق ان کو نماز کا دیا گیا، اور یہ جو فرمایا کہ میری یاد کے لئے نماز قائم کرو، اس کا مطلب یہ ہے کہ اے موسیٰ میری یاد کی بہترین صورت نماز ہے، لہٰذا اسے قائم کرو، اور نماز کا حکم دینے کے بعد قیامت کا تذکرہ اس لئے فرمایا کہ بغیر عقیدۂ قیامت نماز قائم نہیں ہوتی یا یہ کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، وہاں سب سے زیادہ کام آنے والی یہی چیز ہے۔

بروایت حضرت ابن عباس رضؓ ابوسفیان رضؓ سے منقول ہے، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک ہرقل شاہِ روم کے نام گیا، تو ہرقل نے ابوسفیان رضؓ اور اس کے ساتھیوں کو جو اس وقت بغرض تجارت وہاں گئے ہوئے تھے بلا کر کچھ سوالات آپ کے متعلق دریافت کئے، ان میں سے ایک یہ بات بھی تھی۔

فَهَلْ يَأْمُرُكُمْ قَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ	وہ کس بات کا تم کو حکم دیتے ہیں، ابوسفیان
وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ	نے کہا، کہ وہ ہم کو نماز، زکوٰۃ اور اپنے
قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ	قرابت مندوں سے نیک سلوک کرنے
حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ (بخاری ج ۲ ص ۷۵۳)	اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں، ہرقل نے

کہا "جو باتیں تم نے بیان کی ہیں، اگر سچ ہیں، تو بے شک وہ نبی ہیں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سلسلہ کی ایک اور روایت بھی ملاحظہ فرمائیں :-

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو ان سے فرمایا کہ اے معاذ! تم اہلِ کتاب کے پاس جا رہے ہو، ان کو سب سے پہلے اللہ کی وحدانیت اور رسول کی حقانیت کی طرف دعوت دینا، اگر وہ یہ بات مان لیں تو ان سے کہنا، کہ اللہ نے تم پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اور ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے، جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے غریبوں پر تقسیم کی جائے گی۔ (بخاری، مسلم)

دیکھئے اس حدیث میں کلمہ طیبہ کے اقرار کے بعد سب سے پہلے نماز کو بیان کیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ کی یہ آیت بھی ملاحظہ فرمائیں۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ	اے پیغمبر کہہ دیجئے، کہ بے شک میری
وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝	نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری
(سورہ انعام)	موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے

اس آیت میں سارے دین کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے، اور نماز کا ذکر سب سے پہلے ہے۔ ایک آیت میں ارشاد فرمایا

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۝ وَلٰکِنْ	نہ اس نے پیغمبر کی تصدیق کی نہ نماز پڑھی
کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ (القیامۃ)	بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

اس آیت میں کافر کا ذکر ہے، اور اس کے جرائم میں تکذیبِ رسالت کے بعد پہلا جرم ترکِ نماز کو قرار دیا ہے، معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد سب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا سبق نماز ہے۔

اصولِ اسلام

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار اور اس کے سچے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا، رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنا، ماہِ رمضان کے روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا یہ پانچ چیزیں اسلام کی بنیاد ہیں، اور ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ ایمان کے لئے نہایت ضروری، لابدی اور لازمی ہے کوئی شخص ان پر ایمان لائے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا، جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ	حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اسلام کی
وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى	بنا پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس امر کی
خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ	شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	نہیں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے
وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ	سچے رسول ہیں (۲) نماز کا قائم کرنا (۳)
وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ	زکوٰۃ کا ادا کرنا (۴) بیت اللہ شریف کا
(مشکوٰۃ ص۱۲ از صحیح بخاری)	حج کرنا (۵) ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔

اس حدیثِ پاک میں بطور مثال کے اسلام کو ایک خیمہ کے ساتھ تشبیہ دی ہے، جو پانچ ستونوں پر قائم ہوتا ہے، کلمۂ شہادت خیمہ کی درمیانی لکڑی کی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور بقیہ ارکان بمنزلہ ان چار ستونوں کے ہیں جو چاروں کونوں پر ہوتے ہیں اگر درمیانی لکڑی نہ ہو تو خیمہ کھڑا ہی نہیں ہو سکتا، اور اگر درمیانی موجود ہو اور چاروں طرف کے کونوں میں کوئی لکڑی نہ ہو تو اگرچہ خیمہ قائم ہو جائے گا لیکن جس کونے کی لکڑی نہیں ہوگی وہ جانب ناقص اور گری ہوئی ہوگی، اس پاک ارشاد کے بعد اب ہم مسلمانوں کو اپنی حالت پر خود ہی غور کرنا چاہیئے کہ اسلام کے اس خیمہ کو ہم نے کس درجہ میں قائم کر رکھا ہے، اور اسلام کا کون سا رکن ایسا ہے جس کو ہم نے پورے طور پر سنبھال رکھا ہے، اسلام کے یہ پانچوں ارکان نہایت ہی اہم ہیں حتیٰ کہ اسلام کی بنیاد انہیں کو قرار دیا گیا ہے، اور ایک مسلمان کے لئے بحیثیت مسلمان ہونے کے ان سب کا بجالانا نہایت ضروری ہے، مگر ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ہے۔

اور ایک جگہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اصل دین
رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ	اسلام ہے، اور اس کا ستون نماز
الصَّلٰوةُ رَسَادَةُ صَلٰوةٍ	ہے

امام احمد بن حنبل مذکورہ حدیث کے تحت لکھتے ہیں

اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنَّ الْفُسْطَاطَ اِذَا	اے انسان کیا تو نہیں جانتا کہ جب
سَقَطَ عَمُوْدُهُ سَقَطَ الْفُسْطَاطُ	کسی خیمہ کا ستون گر پڑتا ہے، تو طناب
لَمْ يَنْتَفِعْ بِالطُّنُبِ وَالْأَوْتَادِ	اور میخوں سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا، بس

17403

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا قَامَ عَمُودُ الْفُسْطَاطِ	اسی طرح نماز کا حال ہے، اگر نماز ہے
انْدَمَجَتْ بِالطُّنُبِ وَالْأَوْتَادِ	تو باقی اسلام بھی، کارآمد اور سودمند ہے
وَكَمَا لَا الصَّلٰوةُ مِنَ الْإِسْلَامِ	اور اگر نماز نہیں ہے تو باقی اسلام
(کتاب الصلوۃ لامام احمد)	بھی نہیں۔

ترکِ نماز پر وعید کی آیات

اب چند آیات نمونۃً ملاحظہ فرمائیں، جو ترکِ نماز کی وعید کے بارے میں وارد ہیں، جن کو حافظ ابن القیم نے کتاب الصلوۃ میں ذکر کیا ہے، جو کہ نماز کے سب مباحث پر بہترین کتاب ہے۔

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ	پس اگر وہ لوگ توبہ کریں، اور نماز قائم
وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي	کریں، اور زکوۃ دیں، تو تمہارے دینی
الدِّيْنِ (توبہ)	بھائی ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کے إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فرما کر یہ واضح کر دیا کہ مسلمان آپس میں دینی بھائی ہیں اور آیت مذکورہ میں اخوت دینی کو نماز کے قائم کرنے پر معلق کر دیا ہے تو تارکِ صلوۃ اس اخوت سے خارج ہو گیا۔

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ	پھر اگر وہ توبہ کریں، اور نماز قائم
وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيْلَهُمْ	کریں، اور زکوۃ ادا کریں، تو ان کا راستہ
(سورۃ توبہ)	چھوڑ دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں ارکانِ اسلام کو ترتیب وار بیان فرمایا ہے، اعلیٰ پھر ادنیٰ پس کلمۂ شہادت کے بعد سب سے بڑا رکن اسلام کا نماز ہے جو اللہ کا حق ہے اور جو اس حق کا منکر ہے اس کا شمار کافروں میں ہے کافروں سے جو سلوک ہوگا وہی سلوک منکرِ نماز سے ہوگا۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ	پھر جانشین ہوئے ان کے پیچھے برے
أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا	لوگ، کہ ضائع کیا انہوں نے نماز کو
الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ	اور پیروی کی انہوں نے نماز کی بدیں
غَيًّا (مریم)	وجہ غی میں داخل ہوں گے۔

امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں، کہ اس آیت میں "اضاعت" سے مراد نماز کا ترک کرنا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے مروی ہے، کہ نماز کے وقتوں کی پابندی نہ کرنا بے وقت نماز پڑھنا بھی نماز کو ضائع کرنا ہے (ابن کثیر ج ۳ ص ۱۱۷) غی نام ہے ایک کنوئیں کا جو دوزخ کے نچلے طبقہ میں ہے جس میں اہلِ دوزخ کی پیپ گرتی ہے (ابن کثیر)

شیخ الاسلام حافظ ابن القیم فرماتے ہیں:۔

فَوَجْهُ الدَّلَالَةِ مِنَ الْآيَةِ	اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت
أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى جَعَلَ	کے دن تارکِ صلوٰۃ و دیگر کفار کے
لِهٰذَا الْمَكَانِ مِنَ النَّارِ لِمَنْ	ساتھ جہنم کے نچلے طبقہ میں ہوگا، اور اگر
أَضَاعَ الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعَ الشَّهَوٰتِ	فساق یا اہل کبائر کے ساتھ ہوا تو جہنم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَوْ كَانَ مَعَ عُصَاةِ الْمُسْلِمِيْنَ	کے طبقۂ علیا میں ہوتا، اور یہ بھی ثابت
كَانُوْا فِي الطَّبَقَةِ الْعُلْيَا مِنْ	ہوا کہ اگر بے نماز ایمان و اسلام سے
طَبَقَاتِ النَّارِ وَلَمْ يَكُوْنُوْا فِيْ	خارج نہ ہوتا، تو اس کی توبہ میں از سرِ نو
هٰذَا الْمَكَانِ الَّذِيْ هُوَ أَسْفَلُهَا	ایمان لانے کی حاجت نہ ہوتی، یعنے
فَإِنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ أَمْكِنَةِ	اگر نماز ضائع کرنے والا مومن اور مسلمان
أَهْلِ الْإِسْلَامِ بَلْ مِنْ أَمْكِنَةِ	ہوتا، تو توبہ کے ساتھ ایمان کی شرط
أَهْلِ الْكُفَّارِ وَمِنَ الْآيَةِ	دار نہ ہوتی، کیونکہ جب وہ پہلے ہی
دَلِيْلٌ آخَرُ هُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى	سے مسلمان اور ایماندار ہے تو تحصیلِ
إِسْتَثْنٰى يَلْقَوْنَ غَيًّا إِلَّا مَنْ	حاصل فضول ہے، اور ایمان کی تکرار بے
تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	کار ہے۔

فَلَوْ كَانَ مُضَيِّعُ الصَّلٰوةِ مُؤْمِنًا لَمْ يُشْتَرَطْ فِيْ تَوْبَتِهِ الْإِيْمَانُ وَإِنَّمَا يَكُوْنُ تَحْصِيْلًا لِلْحَاصِلِ (كتاب الصلوٰة لابن القيم)

أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ	نماز کی پابندی کرو، اور مشرکوں
الْمُشْرِكِيْنَ (سورۂ روم)	سے نہ ہو جاؤ۔

تفسیر حسینی میں تیسیر سے منقول ہے کہ شیخ محمد بن اسلم طوسی نے کہا کہ میں نے چاہا کہ حدیث مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ کی موافقت کسی آیت سے ثابت کروں، تو میں نے کئی سال غور کیا، تو یہ آیت اس کے مطابق پائی یعنی اس آیت اور حدیث کا ایک مطلب ہے، اور وہ یہ کہ بے نماز قرآن و حدیث کی رو سے کافر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح شاہ عبدالعزیز دہلویؒ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ کے تحت فرماتے ہیں۔

"جس نے نماز چھوڑ دی، وہ مشرکوں میں داخل ہوگیا"

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (سورۃ المدثر)

(اہل جنت دوزخ والوں سے پوچھیں گے) کو کس چیز نے تم کو دوزخ میں پہنچایا، وہ کہیں گے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

یعنی ہمارے دوزخی ہونے کا سبب صرف نماز کا نہ پڑھنا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"کہ ملائکہ، انبیاءؑ، شہداء، صلحاء اور تمام اہل ایمان شفاعت کریں گے پھر کوئی آگ میں نہ رہے گا، سوائے ان چار قسم کے لوگوں کے، پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، شفاعت ہر عاصی کو نفع دے گی، سوائے ان لوگوں کے جن کو تم سنتے ہو۔

مشکوۃ شریف میں بروایت بخاری و مسلم مروی ہے۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے سب لوگ جہنم سے نکل آئیں گے، مگر جن کو قرآن نے روک دیا یعنی مشرک، اور یقیناً یہ چار قسم کے لوگ یعنی تارک صلوۃ، تارک زکوۃ، قرآن و حدیث کے مسائل پر استہزاء اور تمسخر کرنے والے، اور قیامت کے منکر وہ ہیں جن کو شفاعت فائدہ نہ دے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ	جس دن پنڈلی کھولی جائے گی، اور
يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا	لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا تو
يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً	یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے، ان کی آنکھیں
اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ	ذلت و ندامت کی وجہ سے نیچی ہونگی،
وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى	اس لئے کہ یہ لوگ سجدہ کی طرف بلائے
السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ	جاتے تھے، اور وہ صحیح سالم تھے یعنی
(سورۃ القلم)	اس پر قادر تھے۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ یہ آیت پانچوں نمازوں کے بارے میں اتری ہے جہاں اذان دی جاتی ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اذان سنکر نماز میں حاضر نہ ہو، قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوگی، اور مسلمان لوگ سجدہ کریں گے، تو بے نماز کفار و منافقین کی طرح سجدہ نہ کر سکیں گے، اور ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو جائے گی،

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	نماز پڑھو اور زکوۃ دو، اور اطاعت
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ	کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکہ
تُرْحَمُوْنَ (سورۃ نور)	تم پر رحم کیا جائے

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حصولِ رحمت کا ذریعہ صرف نماز، زکوۃ اور اطاعت رسول ہے، اور اطاعتِ رسول کا عملی رنگ نماز ہے گویا کہ نماز ہی رحمتِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے پس جو آدمی نماز ہی نہیں پڑھتا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمتِ الٰہیہ کا مستحق کیسے ہوسکتا ہے۔ اور جو رحمتِ خداوندی سے خارج ہے وہ مشرکین وکفار کا رفیق ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ	اے ایمان دارو! تم کو تمہارے مال اور
أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ	تمہاری اولاد خدا کے (ذکر نماز) سے
ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ	غافل نہ کردیں، اور جو لوگ ایسا کریں، وہ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝	نقصان اٹھانے والے ہیں۔

ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عطا بن ابی رباح سے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ اس سے مراد فرض نمازیں ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا، کہ مال اور اولاد کے مشغلہ میں مشغول ہوکر نماز کو چھوڑ دینے والے نقصان اٹھائیں گے اور اس کے برخلاف نمازی فلاح پانے والے اور منزلِ مقصود کو پہنچنے والے ہیں۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ وَلَٰكِن	اس نے نہ تصدیق کی، اور نہ ہی نماز پڑھی،
كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ (القیمۃ)	لیکن جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافر کی حالت بیان کی ہے، اور اس کے جرموں میں سب سے پہلا جرم بعد از انکارِ خدا ترکِ نماز کو قرار دیا ہے، معلوم ہوا، کہ ایمان کے بعد پہلا سبق نماز ہے۔ یہ بات بھی مدِ نظر رکھنی چاہیئے کہ تصدیق کے مقابلہ میں اللہ نے تکذیب کا ذکر فرمایا، اور نماز کے مقابلہ میں منہ پھیرنے کا تذکرہ کیا معلوم ہوا، کہ نماز نہ پڑھنا پیغمبر سے اعراض کرنا ہے (نعوذ باللہ من ذلک)

كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم	کھاؤ، اور تھوڑا بہت فائدہ اٹھاؤ بیشک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُجْرِمُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ (سورۃ المرسلات)	تم مجرم ہو، اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ویل ہے۔ اور جب ان کو رکوع (نماز) کے لئے کہا جاتا ہے، تو رکوع نہیں کرتے (نماز نہیں پڑھتے)

اس آیت میں مجرموں کی نشانی یہ بتائی ہے، کہ جب ان کو نماز کے لئے کہا جاتا ہے، تو نماز نہیں پڑھتے، اور ایسے مجرموں کی سزا ویل بنائی ہے، جو دوزخ کے ایک مخصوص طبقہ کا نام ہے۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (سورۃ السجدۃ)	بے شک جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں، جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں، اور تسبیح و حمد بیان کرتے ہیں اپنے رب کی، اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ جو لوگ مومن ہیں، وہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید اور سجدہ کرتے ہیں، اس سے تکبر نہیں کرتے، اس کے برخلاف جو لوگ سجدہ نہیں کرتے، وہ مومن نہیں، بلکہ متکبر ہیں۔

ترکِ نماز پر وعید کی احادیث

احادیث میں نماز نہ پڑھنے پر بہت سخت عذاب کی وعید آئی ہے ان میں سے چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں، اگرچہ سمجھدار اور عقل مند انسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہی کافی تھا، مگر قربان جائیں آپؐ کی خیرخواہی پر کہ آپؐ نے ہر طریقہ سے اور بار بار امت کو اس چیز کی طرف متوجہ فرمایا، تاکہ مسلمان اس میں کوتاہی نہ کرنے لگیں لیکن افسوس ہے ہمارے حال پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہتمام کے باوجود ہم اس فریضہ سے غفلت برت رہے ہیں، اور بے حیائی اور بے شرمی سے اپنے آپ کو عاشقِ رسولؐ اور اسلام کا شیدائی سمجھتے ہیں۔

(۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (مسلم ج ۱ ص ۶۱)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے اور کفر و شرک کے درمیان نماز کا فرق ہے (یعنی جس نے نماز ترک کی وہ کافر ہو گیا)

امام نوویؒ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

اَیِ الَّذِیْ یَمْنَعُ مِنْ کُفْرِہٖ کَوْنُہٗ لَمْ یَتْرُکِ الصَّلٰوۃَ فَاِذَا تَرَکَھَا لَمْ یَبْقَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکُفْرِ حَائِلٌ (نووی شرح مسلم)

یعنی جو چیز انسان کو کفر سے روکتی ہے وہ نماز کا قائم کرنا ہے۔ پس جب اس نے نماز ترک کر دی، تو کوئی چیز کفر اور اس کے درمیان حائل نہ رہی۔

(۲) عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپؐ فرماتے تھے کہ وہ عہد جو ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (مشکوۃ ج ۱ ص ۵۸)

اور ان کے درمیان ہے وہ نماز ہے جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔

(۳) عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ الصَّلٰوةُ فَاِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ اَشْرَكَ (ترغیب)

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے اور کفر و ایمان کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے جب اس نے نماز کو ترک کیا تو یقیناً وہ مشرک ہو گیا۔

(۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ (مشکوۃ ج ۱ ص ۵۸)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرمایا، اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز پر محافظت کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی، اور نجات کا باعث ہوگی، اور جو شخص اس کی حفاظت نہ کریگا، اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ حجت ہوگی اور نہ نجات کا ذریعہ، اور اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف جیسے کفار کے ساتھ ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعون کو تو ہر شخص جانتا ہے، کہ کتنا بڑا بے ایمان تھا، اور خدائی کا دعویدار تھا، اور ہامان اس کے وزیر کا نام ہے، قارون بہت بڑا جاگیر دار تھا، اور ابی بن خلف مشرکین مکہ سے اسلام کا سخت ترین دشمن تھا، ہجرت سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتا تھا، کہ میں نے ایک گھوڑا پال رکھا ہے جس کو بہت کچھ کھلاتا پلاتا ہوں، اس پر سوار ہو کر (نعوذ باللہ) تم کو قتل کروں گا حضورؐ نے ایک مرتبہ اسے جواب دیا، کہ انشاء اللہ میں ہی تجھے قتل کرونگا جنگ احد میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتا پھرتا تھا، اور کہتا تھا کہ اگر وہ آج بچ گئے، تو میری خیر نہیں، چنانچہ وہ حملہ کے ارادہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا، صحابہؓ نے ارادہ کیا، کہ اسے دور ہی سے ختم کر دیں، مگر آپؐ نے فرمایا، کہ اسے آنے دو، جب وہ قریب آیا، تو حضورؐ نے ایک صحابیؓ کے ہاتھ سے برچھا لے کر اس کے مارا، جو اس کی گردن پر لگا، اور ہلکی سی خراش اس کی گردن پر آگئی، چنانچہ اسی زخم سے اس ملعون کی موت واقع ہوئی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے، کہ اس حدیث میں ایک عجیب نکتہ ہے، اور وہ یہ کہ آج کل اکثر لوگ جو نماز کے پابند نہیں ہیں وہ یا تو مال و دولت کی وجہ سے، یا عہدہ و ملازمت کی وجہ سے یا تجارت و پیشہ کی وجہ سے نماز ترک کرتے ہیں، لہٰذا جو مال و دولت کی وجہ سے نماز سے غافل رہا، وہ قیامت کے دن قارون کے ساتھ ہوگا، جہاں اس کا ٹھکانا ہوگا، وہیں اس کا بھی ٹھکانا ہوگا، جیسے آج کل کے اکثر بڑے بڑے سیٹھ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوٹھیوں اور بنگلوں کے مالک، جاگیر دار اور صنعت کار ہیں، اور جو اپنے ملک و سلطنت کی مشغولیت اور مغرورت کی وجہ سے نماز و روزہ سے غافل رہا وہ فرعون کے ساتھ ہوگا، جو اس کا انجام ہوگا، وہی اس کا انجام ہوگا جیسا کہ آج کل کے اکثر بادشاہ، حکمران اور حکام کا حال ہے، اور جو اپنی وزارت اور ملازمت کی وجہ سے نماز سے غافل رہا، وہ ہامان کے ساتھ ہوگا، جو اس کا حشر ہوگا، وہی اس کا ہوگا، جیسا کہ آج کل کے اکثر وزیر، عہدیدار اور ملازمت پیشہ لوگ ہیں اور جس نے اپنی تجارت اور سوداگری کی وجہ سے نماز سے غفلت برتی، وہ ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا، جو اس کا انجام ہوگا، وہی اس کا ہوگا، جیسا کہ آج کل کے اکثر تاجر، سوداگر، دوکاندار، زمیندار، ذخیرہ اپنی خرید و فروخت کی وجہ سے نماز سے غافل ہیں (کتاب الصلوٰۃ لابن قیم)

نیز ابن حجر مکی نے بھی اپنی مشہور کتاب "الزواجر" میں یہی نکتہ ذکر کیا ہے جو ابن قیم نے بیان کیا ہے

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۔ (سورۃ النور)	وہ ایسے لوگ ہیں، جو خدا کی پاکی بیان کرتے ہیں، ان کو اللہ کی یاد کرنے، اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کوئی سوداگری روکتی ہے، اور نہ خرید و فروخت ان کو اس دن کا خوف لگا رہتا ہے جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصلِ ارشاد یہ ہے، کہ مسجدوں میں تسبیح و تقدیس وہ مردانِ کامل کرتے ہیں جن کو کسی چیز کی خرید و فروخت جس میں نقد روپیہ وصول ہوتا ہو، اور دلکشی کے اسباب موجود ہوں، اللہ کی یاد سے، اور نماز ادا کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہیں روکتی۔

حضرت ابن مسعودؓ نے بازار میں دیکھا، کہ جونہی اذان ہوئی، لوگوں نے اپنا مال و اسباب چھوڑا، اور نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے، تو فرمایا، یہ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ الآیۃ (ابن کثیر ج ۵ ص ۱۱۹)

حضرت ابو الدرداءؓ نے مسجد سے باہر ایک جگہ قیام کیا، ایک روز فرمانے لگے، میں نے یہاں قیام کیا تھا، روزانہ خرید و فروخت کرتا تھا، اور ہر روز تین سو دینار نفع کماتا تھا، بروقت نماز کے لئے حاضر ہوتا، میں نے چاہا تھا کہ ان لوگوں میں سے ہو جاؤں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ الآیۃ (ابن کثیر)

(۵) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَتْرُكُوا الصَّلٰوةَ عَمْدًا فَمَنْ تَرَكَهَا عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ خَرَجَ

حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، اور نماز کو جان بوجھ کر مت چھوڑو، کیوں کہ جو شخص بھی نماز کو جان بوجھ کر چھوڑے گا، وہ مذہب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْمِلَّةِ (ترغیب)

خارج ہو جائے گا۔

(۶) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ (ترغیب)

حضرت معاذؓ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس نے فرض نماز قصداً چھوڑ دی، تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہو جاتا ہے۔

---

(۷) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ (کتاب الصلوٰۃ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے، اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے، اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو یہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے، پس تم عہد شکنی نہ کرو اللہ سے اس کے ذمہ میں

(۸) محجن بن ادرع اسلمی سے روایت ہے، کہ میں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا تھا، کہ نماز کے لئے اذان ہوئی، حضورؐ نے نماز پڑھی اور واپس تشریف لائے اور میں اپنی جگہ پر بیٹھا تھا، آپؐ نے فرمایا۔

مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ

تو نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی، کیا تو مسلمان آدمی نہیں ہے اس نے کہا، کیوں نہیں لیکن میں اپنے گھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّيْتَ فِي أَهْلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ (مشکوۃ ص ۱۰۳)

نماز پڑھ کر آیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تو مسجد میں آئے اور نماز ہو رہی ہو، تو لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھو، اگرچہ تم پہلے نماز پڑھ چکے ہو۔

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مسلمان اور کافر کے مابین حدِ فاصل ٹھہرایا ہے، اگر اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بے نماز مسلمان ہوتا، تو آپؐ اس صحابیؓ کو یہ نہ فرماتے، کہ کیا تو مسلمان نہیں، اگر آپؐ کے ارشاد پر غور فرمایا جائے، تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ آپؐ بے نماز کو مسلمان نہ سمجھتے تھے، اس کی مثال بعینہٖ یہ ہے کہ کوئی کسی سے کہے، مجھے کیا ہے کہ بولتا نہیں کیا تو گونگا ہے" یا کوئی کہے، مجھے کیا ہوا، کہ حرکت نہیں کرتا، کیا تو مردہ ہے" ٹھیک اسی طرح اگر نماز کے بغیر بھی اسلام قائم رہ سکتا، تو آپؐ نماز ترک کرنے کی وجہ سے یہ نہ فرماتے، کہ کیا تو مسلمان نہیں؟

(۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرَى الْإِسْلَامِ وَقَوَاعِدُ الدِّينِ ثَلَاثَةٌ عَلَيْهِنَّ أُسِّسَ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کے حلقے اور دین کے قواعد تین ہیں، انہی پر اسلام کی بنیاد رکھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاِسْلَامُ مِنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ الْمَكْتُوْبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ

(مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۹)

گئی ہے، جو شخص ان میں سے ایک بھی چھوڑ دے، وہ کافر ہے یعنی خدا تعالیٰ کا منکر ہے (اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہیں) اس کا مال و خون حلال ہے۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں (۱) کلمہ شہادت (۲) نماز فرض (۳) رمضان کے روزے

وَفِیْ رِوَایَةٍ مَّنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِرٌ وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّقَدْ حَلَّ دَمُهٗ وَمَالُهٗ

(نیل الاوطار ج ۴ ص ۱۱۷)

اور ایک روایت میں یوں آیا ہے جس نے ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا، وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے نہ اس کی نفل عبادت قبول ہوگی، اور نہ فرض، اور اس کا خون اور مال حلال ہوگیا

اس حدیث میں حج و زکوٰۃ کا ذکر نہیں ہے، کیوں کہ یہ دونوں مالداروں پر فرض ہیں، اور باقی تینوں ہر امیر و غریب پر فرض ہیں، پس جب تک انسان یہ پانچ بناءِ اسلام کے اپنے اپنے وقت پر ادا نہ کرے مسلمان نہیں ہوسکتا یہ سب اسلام کے ستون ہیں، اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کا ایسا ربط اور جوڑ ہے، کہ ایک کے بغیر دوسرا مقبول نہیں ہے۔

(۱۰) ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اسلام کی کڑیاں (شکیاں) ایک ایک ہو کر ٹوٹیں گی، جب ایک کڑی ٹوٹے گی، تو لوگ دوسری کو پکڑیں گے فَاَوَّلُهُنَّ الْحُكْمُ وَاٰخِرُهُنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوۃُ سب سے پہلے حکم کی کڑی (خلافت) ٹوٹے گی، اور سب سے پیچھے نماز (ترغیب)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے ترک سے سارے کا سارا اسلام ہی برباد ہو جائے گا۔

چنانچہ امام احمد بن حنبل ایک حدیث کا مضمون کتاب الصلوٰۃ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں

(۱۴) اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْئَلُ عَنْہُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ فَاِنْ قُبِلَتْ مِنْہُ صَلٰوتُہٗ قُبِلَ مِنْہُ سَائِرُ عَمَلِہٖ وَاِنْ رُدَّتْ عَلَیْہِ صَلٰوتُہٗ رُدَّ سَائِرُ عَمَلِہٖ فَصَلَاتُنَا اٰخِرُ دِیْنِنَا وَھِیَ اَوَّلُ مَا نُسْئَلُ عَنْہُ غَدًا مِّنْ اَعْمَالِنَا فَلَیْسَ بَعْدَ ذَھَابِ الصَّلٰوۃِ اِسْلَامٌ وَّلَا دِیْنٌ فَاِذَا صَارَتِ الصَّلٰوۃُ اٰخِرَ مَا یَذْھَبُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَکُلُّ شَیْءٍ یَذْھَبُ اٰخِرُہٗ فَقَدْ

قیامت کے دن آدمی کو سب سے پہلے اس کی نماز کے متعلق دریافت کیا جائے گا۔ اگر نماز قبول ہوئی، تو پھر سب اعمال قبول ہو جائیں گے، اور اگر نماز مردود ہوئی، تو سب اعمال مردود ہوں گے، نماز ہی ہمارا آخری دین ہے اور سب سے پہلے ہمارے اعمال میں سے اسی کے متعلق پوچھا جائے گا نماز کے چلے جانے سے باقی دین اور اسلام بھی نہیں رہتا پس جب آخری چیز نماز ہے، جو اسلام سے چلی جائے گی۔ اور کسی چیز کا آخری حصہ ضائع ہونے سے وہ چیز ساری ضائع ہو جاتی ہے (یعنی ترکِ نماز سے تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَهَبَ جَمِيعُهُ فَتَمَسَّكُوا رَحِمَكُمُ
اللّٰهُ بِأَخَرِ دِينِكُمْ وَلْيَعْلَمِ اللّٰهَ إِنَّ
بِصَلَاتِهِ الْمُسْتَخْفِي بِهَا التَّارِكُ
الْإِمَامَ فِيهَا أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ لَهُ
وَأَنَّهُ إِذَا ذَهَبَتْ صَلَاتُهُ
ذَهَبَ دِينُهُ فَعَظِّمُوا الصَّلٰوةَ
رَحِمَكُمُ اللّٰهُ وَتَمَسَّكُوا بِهَا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِيهَا خَاصَّةً وَ
فِي أُمُورِكُمْ عَامَّةً
(کتاب الصلوٰۃ لامام احمد)

کا تمام اسلام چلا جاتا ہے، لہٰذا اپنے
دین کے آخری حصے کو محفوظ کرو، نماز
میں سستی اور کاہلی دکھانے والا، انکار
کرنے والے کی طرح ہے، اور امام سے
سبقت کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی
جب آدمی کی نماز چلی جائے، تو اس کا
دین بے کار ہے، پس تم نماز کا خیال
رکھو، اور اپنے سب کاموں میں اللہ
سے ڈرتے رہو، خاص کر نماز کے
بارے میں

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا کرتے، کہ اگر کسی نے آج کوئی خواب دیکھا ہے، تو بیان کرے، اگر کوئی شخص بیان کرتا، تو آپ اس کی تعبیر فرما دیتے ایک روز صبح کی نماز کے بعد آپ نے فرمایا، کہ آج رات میں نے خواب دیکھا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے سننے کا اشتیاق ظاہر کیا، تو آپ نے فرمایا، آج رات میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے، انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا (شریف لے) چلئے، میں ان کے ساتھ روانہ ہوا، یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے، جو لیٹا ہوا تھا، اور دوسرا کھڑے ہو کر اس کے سر پر پتھر مار رہا تھا، پتھر لگنے سے سر پھٹ جاتا، اور پتھر لڑھک کر دور جا گرتا، مارنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا پتھر لینے جاتا اور اس کے واپس آنے تک اس کا سر بالکل درست ہو جاتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ یہ کون ہے، ان دونوں (فرشتوں) نے کہا، آگے تشریف لے چلئے (یہ ایک لمبا خواب ہے) اسی طرح کے کئی مشاہدات دیکھنے کے بعد وہ (فرشتے) بتانے لگے۔

اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهٗ الرَّجُلُ یَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَیَرْفُضُهٗ وَیَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ (بخاری شریف)	پہلا شخص جس کو آپ نے دیکھا، کہ اس کا سر پتھر سے پھوڑا جا رہا تھا، وہ شخص ہے جو قرآن کو یاد کرتا ہے، اور پھر اس کو چھوڑ کر فرض نماز بھی ادا نہیں کرتا اور سو جاتا ہے

یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضہ سے یوں بھی مروی ہے، کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھر سے پھوڑے جا رہے تھے، سر پھٹ جانیکے بعد پھر صحیح ہو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا جبریل یہ کون لوگ ہیں

قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ تَثَاقَلَتْ رُءُوْسُهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ (مشکوۃ)	(جبریل نے جواب دیا) یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر فرض نماز کے پڑھنے سے بھاری ہو جاتے تھے۔
(۱۲) عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا طُھُوْرَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا صَلٰوۃَ لَہٗ اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوۃِ مِنَ الدِّیْنِ کَمَوْضِعِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ (ترغیب)

وسلم نے فرمایا، نہیں ہے ایمان اس شخص کا جس میں امانت نہیں، اور نہیں ہے نماز اس شخص کی جس کا وضو نہیں اور نہیں ہے اس شخص کا دین جو بے نماز ہے، اور نماز کا تعلق دین سے ایسا ہے، جیسا کہ سر کا جسم کے ساتھ۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا سر ٹھہرایا ہے، تو معلوم ہوا، کہ جیسا سر کاٹنے سے سارا جسم بے کار ہو جاتا ہے ایسے ہی نماز کے ترک سے انسان کا سارا دین بے کار ہو جاتا ہے۔

(۱۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا سَھْمَ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَّا صَلٰوۃَ لَہٗ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَہٗ (کتاب الصلوۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ بے نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، اور اس (آدمی) کی نماز ہی نہیں جس کا وضو نہیں ہے

(۱۴) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا تَرَکَ الرَّجُلُ صَلٰوتَہٗ مُتَعَمِّدًا کُتِبَ اسْمُہٗ عَلٰی بَابِ

جب آدمی نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے، تو اس کا نام دوزخ کے دروازے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ فِيمَنْ يَّدْخُلُهَا
(غنیۃ الطالبین ص۱۸)

پر ان لوگوں میں لکھا جاتا ہے، جو اس میں داخل ہوں گے

(۱۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَهَاوَنَ عَنِ الصَّلٰوةِ عَاقَبَهُ اللّٰهُ بِخَمْسَ عَشَرَةَ عُقُوْبَةً خَمْسَةٌ فِي الدُّنْيَا وَثَلٰثَةٌ عِنْدَ الْمَوْتِ وَثَلٰثَةٌ فِيْ قَبْرِهٖ وَثَلٰثَةٌ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ مِنَ الْقَبْرِ فَاَمَّا الَّوَاتِيْ فِي الدُّنْيَا فَالْاُوْلٰى تُنْزَعُ الْبَرَكَةُ مِنْ عُمُرِهٖ وَالثَّانِيَةُ تُمْحٰى سِيْمَاءُ الصَّالِحِيْنَ مِنْ وَجْهِهٖ وَالثَّالِثَةُ كُلُّ عَمَلٍ يَّعْمَلُهٗ لَا يَاْجُرُهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ الحدیث (غنیۃ الطالبین)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے پندرہ عذاب دے گا، پانچ دنیا میں اور تین موت کے وقت، اور تین قبر میں، اور تین قبر سے نکلنے کے وقت، وہ پانچ جو دنیا میں ہیں (یہ ہیں) (۱) زندگی سے برکت کا اٹھایا جانا نیک لوگوں کا نشان اٹھایا جانا (۳) رزق سے برکت اٹھائی جانی (۴) نیکی کا کوئی عمل قبول نہ ہونا۔

(۱۶) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ (مشکوۃ ص۶۰)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس نے نماز عصر چھوڑ دی، تو اس کے اعمال باطل ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کا ضائع کرنا اکثر بال بچوں کی وجہ سے ہوتا ہے، یا مال و دولت کے لالچ میں ضائع کی جاتی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ نماز کا ضائع کرنا انجام کے اعتبار سے ایسا ہی ہے، جیسا کہ بال بچے اور مال و دولت سب ہی چھین لیا گیا، اور آدمی اکیلا رہ گیا یعنی جتنا نقصان یا خسارہ اس حالت میں ہے، اتنا ہی نماز کے چھوڑنے سے ہے، یا جس قدر رنج و صدمہ اس حالت میں ہونا چاہیئے، اتنا ہی نماز کے ترک پر ہونا چاہیئے،

مقامِ غور ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو عصر کی ایک نماز کے فوت ہو جانے کو اہل و عیال اور مال و متاع کے لٹ جانے سے تعبیر فرما رہے ہیں، لیکن واسے برحالِ ما کہ ہم نے کبھی اس بات کا خیال نہیں کیا، کہ ہم خود یا بیوی بچوں میں سے آج کس نے اور کتنی نمازیں ضائع کی ہیں۔

(۱۸) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الصَّلٰوۃُ فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِہٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِہٖ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے پہلے آدمی سے نماز کا حساب لیا جائے گا، پس اگر نماز درست ہوئی تو باقی عمل بھی درست ہو گئے، اور اگر نماز میں خرابی نکلی، تو سب اعمال خراب ہو جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کو نماز کی تعلیم

اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کے تذکرے میں بیان فرمایا ہے، کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں کی تھیں، اسی سلسلہ کی ایک آیت یہ ہے۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ	اے میرے بیٹے! نماز قائم کر،
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ	اور نیکی کا حکم دے، اور برائی سے منع
وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ اِنَّ	کر، اور جو مصیبت بھی تجھ پر پڑے،
ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝	اس پر صبر کر، یہ وہ باتیں ہیں جن کی
(سورہ لقمان)	بڑی تاکید کی گئی ہے۔

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں، اول یہ کہ یہ تین چیزیں جن کا حکم آیت میں ہے، بڑی ہمت کے کام ہیں، جو کم حوصلہ ذرا ذرا سی باتوں سے گھبرا جاتا ہو، وہ ان کاموں کو نہیں کر سکتا، اچھی باتوں کا حکم دینے اور بری باتوں سے روکنے میں تو دوسروں کی طرف سے ایذائیں بھی پہنچتی ہیں، لیکن نماز کا معاملہ اس سے بھی نازک ہے، کہ خود اپنے ہی نفس کی طرف سے ہزاروں رکاوٹیں، ہزاروں تکلیفیں درپیش ہیں، کبھی سردی کے وقت کا وضو اور غسل کرنا، اور مسجد کی طرف جانا نفس پر شاق گزرتا ہے، اور کبھی گرمی کی شدت ہے، نازک مزاج لوگوں کو اپنی آرام گاہوں سے مسجد تک جانا دشوار ہو جاتا ہے، کوئی وقت سونے کا ہے اس وقت نماز آرام میں خلل انداز ہوتی ہے، کوئی وقت تجارت اور کاروبار کا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ بار بار اپنا کام چھوڑ کر نماز کے لئے اٹھنا، اور ایک معقول وقت اس پر خرچ کرنا، اپنی روزی میں خلل اندازی کا سبب سمجھتے ہیں، لہٰذا ضروری تھا کہ اس حکم کے ساتھ صبر کی بھی تلقین کی جاتی۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ماں باپ پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کریں، اور اس کی ترغیب دیں، جیسے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا، اور صیغہ تصغیر یَا بُنَیَّ لانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بچپن ہی سے نماز کا عادی بنانا چاہیئے جیسا کہ ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔

مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ	جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے
اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ	نماز کی تلقین کرو، اور جب دس سال کا
عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ	ہو جائے تو اسے مار کر پڑھاؤ، اور دس
وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ	سال کی عمر میں ان کے بستر بھی الگ کر دو
(ابوداؤد ج ۱ ص ۷۲)	ایک ساتھ نہ لیٹنے پائیں۔

لہٰذا ہر باپ کا فرض ہے، کہ اپنی اولاد کو نماز کی تلقین کرے، ہر خاوند کا فرض ہے، کہ اپنی بیوی کو نماز کی تاکید کرے، ہر مرشد کا فرض ہے کہ اپنے مرید کو نمازی بنائے، ہر استاذ کا فرض ہے، کہ اپنے شاگرد کو اس کی تلقین کرتا رہے، غرض ہر مسلمان کا فرض ہے، کہ اپنے مسلمان بھائی کو نماز کی دعوت دے، خصوصاً جب کہ اس کو اس پر کسی حیثیت سے فوقیت بھی حاصل ہو، اور اس کی نافرمانی اس کا شرعی، سماجی، یا اخلاقی فرض ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ بچوں کی نماز کی نگرانی کیا کرو، اور اچھی باتوں کی ان کو عادت ڈالو (در منثور)

حضرت لقمان حکیم کا ارشاد ہے، کہ باپ کی مار اولاد کے لئے ایسی ہے، جیسا کہ کھیتی کے لئے پانی ہوتا ہے (در منثور)

ایک حدیث میں یوں بھی آیا ہے کہ کوئی باپ اپنی اولاد کو اس سے افضل عطیہ نہیں دے سکتا، کہ اس کو اچھے طریقہ کی تعلیم دے۔ (جامع الاصول، مشکوٰۃ، ریاض الصالحین ص ۱۵۶)

نماز کے فضائل کا بیان

ترکِ نماز سے متعلق کفر و عذاب کی تہدیدی اور تخویفی آیات و احادیث تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، اب نماز کی برکتوں، رحمتوں اور بشارتوں کا عسلِ مصفّٰی بھی لوئے جان کریں۔

(۱) اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ (سورۃ السجدۃ پ ۲۱)

ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں، کہ جب انہیں (آیاتِ الٰہی سے) نصیحت کی جاتی ہے، تو سجدے میں گر پڑتے ہیں، اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں، اور تکبر نہیں کرتے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایماندار بندوں کی صفت بیان کی ہے کہ وہ اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہیں، خدا کے سامنے سجدہ ریز ہوتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اور اس سے ان کی شان بلند ہوتی ہے، دنیا اور آخرت میں یہی لوگ سرخرو ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ نماز ہے

جملہ الہامی مذاہب اس بات پر متفق ہیں، کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک ہی طریقہ ہے، اور وہ ہے باطن کی پاکیزگی، اور صفائی، باطن کی صفائی جس قدر نماز کی ادائیگی سے پیدا ہو سکتی ہے، اور کسی عمل سے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی، اس لئے یہ کہنا بجا ہے، کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ نماز ہے نماز کی پابندی سے روح کو مسرت اور دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے، قرآن پاک کو ملاحظہ فرمایئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اللہ کے ذکر سے دل اطمینان حاصل کرتے ہیں

آیت کریمہ میں لفظ "اَلَا" کے لانے سے ایک عجیب رنگ پیدا ہو گیا ہے، مطلب یہ ہے، کہ ہوشیاری و بیداری کے کانوں سے سن کر دل کی گہرائی میں اس بات کو جگہ دیجئے، کہ اطمینانِ قلب صرف نمازی سے حاصل ہو سکتا ہے، سچا نمازی کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ اس کے لئے پانچ وقت کی روحانی غذا ہے، جس کے نہ ملنے سے اس کی روحانی موت واقع ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت میں نمازیوں کے درجاتِ عالیہ

(۲) وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (رعد پ ۱۳)

اور جن لوگوں نے صبر کیا اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے، اور قائم کی نماز، اور جو ہم نے انہیں دیا ہے، اس میں سے چھپا کر اور ظاہر کر کے خرچ کیا، اور جواب دیتے ہیں وہ برائی کا بھلائی سے، یہی لوگ ہیں، کہ ان کے لئے ہے آخرت کا گھر یعنی باغ ہمیشہ کا جن کے اندر وہ اور ان کے باپ دادوں بیویوں اور اولاد میں سے جو لائق ہونگے وہ داخل ہوں گے، اور ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس آ کر کہیں گے تمہارے صبر کے صلہ میں تم پر سلامتی ہو، پس یہ آخرت کا گھر خوب ہے۔

ان آیات میں نمازیوں کے لئے بڑے درجاتِ عالیہ بیان کئے گئے ہیں

اول: یہ کہ دارِ آخرت انہی کے لئے مخصوص ہے، اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے

دوم: یہ کہ ان کے آباء واجداد اور ازواج وذریات بھی جنت میں ان کے ساتھ ہوں گے، یہ بھی بڑی سرافرازی ہے، کہ محض ان ہی کی وجہ سے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلقین کو بھی یہ درجہ عطا ہوا پرانا دھرم پورہ۔ لاہور

(ف) آباؤ اجداد اور دوسرے متعلقین کے لئے نیک ہونے کی قید جو لگائی ہے، اس کا مطلب یہ ہے، کہ وہ مشرک نہ تھے، بلکہ جنت میں داخل ہونے کی وہ صلاحیت رکھتے تھے، گو بعد عذاب کے یا کسی اونچے طبقہ میں داخل ہوئے، اب ان کی وجہ سے بغیر عذاب کے طبقہ اعلےٰ میں داخل ہو گئے۔

سوم:۔ فرمایا کہ فرشتے بطور خدام کے ان کے پاس آمد و رفت رکھیں گے اور ان کو سلام کریں گے، یہ بھی کچھ کم عزت و شرف کی بات نہیں ہے

چھارم:۔ یہ کہ دار آخرت بڑی اچھی جگہ ہے، اس جامع اور مختصر کلمہ میں جو آخرت کی تمام نعمتوں کو شامل ہے، بڑی شان بیان فرمائی گئی ہے

نمازیوں سے وعدۂ فلاح

(۳) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ۝ (سورہ اعلیٰ)

بے شک فلاح پا گیا، وہ شخص جس نے پاکیزگی حاصل کی، اور اپنے رب کا نام یاد کیا، پس نماز پڑھی، بلکہ تم دنیاوی زندگی کو پسند کرتے ہو، حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی چیز ہے، بیشک یہ مضمون اگلی کتابوں میں بھی ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں وعدۂ فلاح دو صفتوں کے ساتھ مشروط ہے۔

اول :۔ پاکیزگی۔ دوم یہ کہ پروردگار کا نام لے کر نماز پڑھنا۔

اس آیت میں یہ بھی بتلا دیا کہ نماز سے غفلت کا سبب حبِّ دنیا ہے نیز یہ بھی فرمایا کہ نماز اور اس کی یہ تاکید کتب آلہیہ سابقہ میں بھی ہے سبحان اللہ نماز کا کتنا بلند درجہ ہے۔

نماز ایک ایسی تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں

(۴) إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝

(سورۃ الفاطر)

بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی اور جو ہم نے دیا اس سے چھپا کر بھی اور علانیہ بھی خرچ کیا، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ نہ دے گی، ان کو اللہ کریم ان کا بدلہ پورا دے گا اور اپنے فضل سے (انہیں زیادہ بھی دے گا، بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں حق تعالیٰ نے نماز کو تجارت سے تشبیہ دی ہے، اور یہ اطمینان دلایا کہ اس تجارت میں خسارہ ممکن نہیں، کیونکہ ہم استحقاق سے بھی زیادہ دینے والے ہیں، اپنے بندوں کے چھوٹے چھوٹے عملوں کے بڑے قدر دان ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز مشکلات کا حل ہے

نماز اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے، اس لئے ہر پریشانی کے وقت ادھر متوجہ ہو جانا، گویا اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہونا ہے، اور جب رحمت الٰہی مساعد و مددگار ہو تو پھر کیا مجال ہے، کہ کوئی پریشانی باقی رہ جائے، قرآن مجید میں ہے

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرۃ)

اے ایمان والو! مدد طلب کرو ہم سے بذریعہ صبر کے اور نماز کے، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے، کہ نماز میں حق تعالیٰ نے وسیلہ حاجت روائی بننے کی بھی خاصیت رکھی ہے، اور جب خدا خود ایک چیز کو وسیلہ بنانے کا حکم دے، تو ضمناً اس کی قبولیت کا وعدہ بھی ہو گیا۔

حافظ ابن کثیر نے ایک بہت ہی عجیب واقعہ حافظ ابن عساکر سے اپنی تفسیر میں نقل فرمایا ہے۔

ایک صاحب فرماتے ہیں، کہ میں ایک خچر پر لوگوں کو دمشق سے زیدان لے جایا کرتا تھا، اور اسی کرایہ پر میری گذر بسر تھی، ایک مرتبہ ایک شخص نے خچر کرایہ پر لیا، میں اسے سوار کر کے لے چلا، ایک جگہ پر جہاں دو راستے تھے پہنچے، تو اس نے کہا، اس راستہ پر چلو، میں نے کہا، اس راستہ سے میں واقف نہیں، اور سیدھا راستہ یہی ہے، اس نے کہا میں راستہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری طرح واقف ہوں اور یہ راستہ بہت نزدیک کا ہے، میں اس کے کہنے سے اسی راستہ پر ہو لیا، تھوڑی دیر چلنے کے بعد میں نے دیکھا کہ ہم لق و دق بیابان میں پہنچ گئے ہیں، جہاں کوئی راستہ نظر نہیں آتا، اور نہایت خطرناک جنگل ہے، اور ہر طرف انسانی ہڈیوں کے انبار لگے ہیں، میں سہم گیا، وہ مجھ سے کہنے لگا، ذرا لگام تھام لو، مجھے یہاں اترنا ہے، میں نے لگام تھام لی، وہ اترا، اور اپنا تہ بند اڑھا کر کے کپڑے ٹھیک کر کے مجھ پر حملہ آور ہوا میں وہاں سے سرپٹ بھاگا، اس نے میرا تعاقب کیا، اور مجھے پکڑ لیا، میں نے اسے قسمیں دیں، لیکن اس نے ایک نہ مانی، میں نے کہا، اچھا یہ خچر اور کل سامان جو میرے پاس ہے، تو لے لے اور مجھے چھوڑ دے، اس نے کہا یہ تو میرا ہو ہی چکا، لیکن میں تجھے بھی زندہ چھوڑنا نہیں چاہتا، میں نے اسے خدا کا خوف دلایا، آخرت کے مواخذہ کا ذکر کیا، اس چیز نے بھی اس پر کوئی اثر نہیں کیا، اور وہ میرے قتل پر مصر رہا، میں مایوس ہو گیا، اور مرنے کے لئے تیار ہو گیا، اور اس سے بہ منت التجا کی، کہ مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دے، اس نے کہا اچھا جلدی پڑھ لے، میں نے نماز شروع کی لیکن خدا کی قسم میری زبان سے قرآن کا ایک حرف نہیں نکلتا تھا، یونہی ہاتھ باندھے دہشت زدہ کھڑا رہا اور وہ جلدی کی تاکید کر رہا تھا، اس وقت اتفاق سے مندرجہ بالا آیت میری زبان پر جاری ہو گئی۔

اس آیت کا زبان سے جاری ہونا تھا، کہ میں نے دیکھا جنگل کے درمیان سے ایک گھوڑ سوار تیزی سے اپنا گھوڑا بھگائے نیزہ تانے ہماری طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا آرہا ہے، اور بغیر کسی تاخیر کے اس نے آتے ہی اپنا نیزہ ڈاکو کے پیٹ میں گھونپ دیا جو اس کے جگر سے آر پار ہو گیا، وہ اسی وقت ختم ہو کر گر پڑا اسلم نے بھاگ دوڑی اور جانا چاہا لیکن میں اس کے خدموں سے لپٹ گیا، اور بہت عرض کی، کہ خدا کے لیے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میں اس کا بھیجا ہوا ہوں جو مجبوروں، بے کسوں اور بے بسوں کی دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت و آفت ٹال دیتا ہے، میں نے خدا کا شکر ادا کیا، اور وہاں سے اپنا خچر اور مال لے کر صحیح و سالم واپس لوٹا (ابن کثیر) ایک حدیث میں آیا ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ فَزِعَ إِلَى الصَّلٰوةِ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۴۶)	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت امر پیش آتا، تو آپ نماز کی طرف فوراً متوجہ ہو جایا کرتے تھے۔

درحقیقت نماز ایسی ہی بڑی دولت ہے، کہ اللہ کی رضا کے علاوہ دنیا کے مصائب سے بھی اکثر نجات کا سبب بنتی ہے، اور سکون قلب تو حاصل ہوتا ہی ہے۔

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں، کہ جب آندھی چلتی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً مسجد میں تشریف لے جاتے، جب تک آندھی بند نہ ہو جاتی، مسجد سے نہ نکلتے (ابن کثیر)

اسی طرح جب سورج گرہن ہو جاتا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے

حضرت ابن عباسؓ ایک مرتبہ سفر میں تھے، کہ راستے میں اطلاع ملی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے کا انتقال ہوگیا ہے، تو آپ اونٹ سے اترے، اور دو رکعت نماز پڑھی پھر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا کہ ہم نے وہ کیا جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے پھر قرآن پاک کی یہی مذکورہ آیت (یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ) تلاوت فرمائی (حاکم، ابن منذر)

اسی قسم کا ایک قصہ حافظ ابن کثیر نے نقل کیا ہے جس میں بجائے بیٹے کے بھائی کا ذکر ہے، چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نُعِیَ لَہٗ اَخُوْہُ	ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بھائی
قُثَمٌ وَھُوَ فِیْ سَفَرٍ فَاسْتَرْجَعَ	کو راستہ میں ان کے بھائی قثم کی موت
ثُمَّ تَنَحّٰی عَنِ الطَّرِیْقِ فَنَاخَ	کی ان کو خبر ملی، تو انہوں نے اونٹ کو بٹھایا
فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَطَالَ فِیْھِمَا	اور اِنَّا لِلّٰہِ راجعون پڑھا، پھر راستہ سے
الْجُلُوْسَ ثُمَّ قَامَ یَمْشِیْ اِلٰی	ایک طرف ہو کر اونٹ سے اترے اور
رَاحِلَتِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ بِاَسْتَعِیْنُوْا	رکعت نماز پڑھی اور التحیات میں
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ	بہت دیر تک دعائیں پڑھتے رہے
(ابن کثیر ج ۱ ص ۲۱۵)	اس کے بعد اٹھے، اور اونٹ پر سوار

ہوئے، اور قرآن پاک کی آیت (وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ) تلاوت فرمائی۔

انہی کا ایک واقعہ امام ابوداؤد نے یوں نقل کیا ہے۔

قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ حَلَائِلُہٗ	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو آواز دی گئی
بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ	مطہرات میں سے کسی کے انتقال کی خبر
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَلِیْمًا فَقِیْلَ	دی، تو سجدے میں گر گئے کسی نے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمْ تَسْجُدْ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا وَاَىُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۷۶)

کیا، کہ یہ کیا بات ہے، آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم کو یہی ارشاد ہے، کہ جب کوئی حادثہ پیش آئے تو سجدہ میں گر جاؤ، یعنی نماز میں مشغول ہو جاؤ، اس سے بڑا حادثہ اور کیا ہوگا کہ ام المؤمنین کا انتقال ہوگیا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ كَانَتْ ظُلْمَةٌ عَلٰى عَهْدِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَاَتَيْتُ اَنَسًا فَقُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَةَ هَلْ كَانَ يُصِيْبُكُمْ مِثْلُ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ كَانَتِ الرِّيْحُ لَتَشْتَدُّ فَنَبْلُدُ الْمَسْجِدَ مَخَافَةَ الْقِيَامَةِ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۷۶)

حضرت عبید اللہ بن نضر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک دن سخت اندھیرا ہوگیا، تو میں دوڑا ہوا حضرت انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان سے دریافت کیا، کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کبھی ایسی نوبت آئی تھی، انہوں نے فرمایا، خدا کی پناہ حضور کے زمانہ میں تو جوں ہی ہوا تیز چلتی تھی تو ہم سب مسجد کی طرف دوڑتے کہ کہیں قیامت تو نہیں آگئی۔

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ خَصَاصَةً نَادٰى

حضرت ثابتؓ کہتے ہیں، کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر کسی قسم کی تنگی پیش آتی، تو آپ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَهْلَهٗ يَا اَهْلَاهُ صَلُّوا صَلُّوا	کو نماز کا حکم فرماتے نیز حضرت ثابت رحمہ
قَالَ ثَابِتٌ وَّكَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ	فرماتے ہیں، کہ سابقہ انبیاءؑ پر بھی جب
اِذَا نَزَلَ بِهِمْ اَمْرٌ فَزِعُوْا اِلَى	کبھی کسی قسم کی تنگی یا تکلیف آتی، تو نماز
الصَّلٰوةِ (ابن کثیر ج۳ ص۴۸۵)	کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا، کہ نماز ایسی بڑی دولت ہے، کہ اللہ کی رضا کے علاوہ دنیا کے مصائب سے بھی اکثر نجات کا سبب ہوتی ہے، نیز جالبِ رزق بھی ہے۔

اسی مضمون کی ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضؓ سے بھی آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے وقف ہو جا، میں تیرے سینے کو غنا سے بھر دوں گا، اور تمہارا فقر و فاقہ دور کر دوں گا، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے دل کو دنیا کے مشاغل سے بھر دوں گا، اور تیری تنگ دستی دور نہیں کروں گا، (ابن کثیر جلد ۴ ص ۵۴۸)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عادت مبارک تھی، کہ رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے، تو اپنے گھر والوں کو بھی اٹھاتے، اور اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرماتے۔ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا الآیۃ یعنی ہم تم سے رزق کے طالب نہیں، نماز کی پابندی کرو خدا ایسی جگہ سے روزی پہنچائیگا جو خواب و خیال میں بھی نہ ہو۔

حضرت ہشام کے والد بزرگوار جب کسی امیر کے مکان پر جانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کا ٹھاٹ دیکھتے تو واپس اپنے مکان پر آکر اسی آیت کی تلاوت فرماتے اور کہتے میرے کہنے والو! نماز کی پابندی کرو، اللہ تم پر رحم فرمائے گا۔

متعدد احادیث میں آتا ہے، کہ جب سورج یا چاند گرہن ہو جاتا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً تمام لوگوں کو اکٹھا کر کے نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

احادیث میں ایک خاص نماز بھی آئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جس شخص کو کوئی ضرورت پیش آئے دینی ہو یا دنیوی اس کا تعلق مالک الملک سے ہو یا کسی آدمی سے تو اس کو چاہیئے، کہ بہت اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، پھر درود شریف پڑھے، اس کے بعد وہ دعا پڑھے جس کا حدیث میں تذکرہ ہے، تو اللہ کے فضل سے اس کی وہ حاجت پوری ہو جائے گی۔ (ابن کثیر ص۴۴۴)

ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے، کہ اپنے گھر میں نماز کثرت سے پڑھا کرو، گھر کی خیریت میں اضافہ ہوگا۔ (جامع الصغیر)

ایک حدیث میں ہے، کہ قابل رشک ہے وہ مسلمان جو ہلکا پھلکا ہو، یعنی اہل و عیال کا زیادہ بوجھ نہ ہو، نماز سے وافر حصہ اس کو ملا ہو، روزی صرف گذارے کے قابل ہو جس پر صبر کر کے عمر گذار دے، اللہ کی عبادت اچھی طرح کرتا ہو، گمنامی میں پڑا ہو، جلدی سے مر جائے، نہ میراث زیادہ ہو، نہ رونے والے زیادہ ہوں۔ (جامع الصغیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا نمازیوں کا مولیٰ اور ان کے ساتھ ہے

(۶) فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (سورۃ الحج)

نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور اللہ کے احکام کو مضبوط پکڑے رہو وہی تمہارا مولیٰ اور مالک ہے پس کیسا اچھا مالک ہے، اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے

اس آیت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو مخاطب کر کے رکوع سجدہ اور عبادت کا حکم دیا ہے، اور فرمایا کہ دین میں کوئی تنگی نہیں یہ وہی ملت ابراہیمی ہے جسے تم جانتے ہو، اور تمہارا نام "مسلم" اسی کا رکھا ہوا ہے، اس کے بعد فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے نمونہ ہیں، اور تم دوسروں کے لئے نمونہ ہو اس کے بعد یہ آیت ہے جو اوپر درج کی گئی ہے اور اسی پر سورۂ حج ختم ہوتی ہے، اس ربطِ آیات کے ملاحظہ کرنے سے ایک بڑی بات یہ معلوم ہوتی ہے، کہ دین کا خلاصہ اور اصل مقصد یہی ہے جو آیت میں بیان ہوا ہے، اور یہ کہ بغیر ان اوصاف کے کوئی شخص دین کا نمونہ نہیں بن سکتا، اسی طرح دوسری آیت میں فرمایا۔

لہ اسی سے مراد ایک تفسیر کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، اور صحیح تفسیر کے مطابق خود اللہ تعالیٰ ہیں، کیوں کہ اس کے بعد مِنْ قَبْلُ اور وَفِيْ هٰذَا کا مشار الیہ قرآنِ مجید ہے، اور قرآنِ مجید میں مسلمان نام رکھنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، نہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ	بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر
وَآتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي	تم نماز قائم کرو، زکوۃ دو، اور میرے
وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ	رسولوں پر ایمان لاؤ، اور ان کی مدد کرو،
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ	اور خدا کو اچھا قرض دو، تو میں ضرور
عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ	تمہاری خطاؤں سے درگذر کروں گا
جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا	اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا
الْأَنْهٰرُ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ	جن کے نیچے نہریں بہتی تھیں، پھر جو شخص
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۔	اس کے بعد کفر اختیار کرے، تو بیشک
(سورۃ المائدہ پ ۶)	وہ سیدھی راہ سے بہک گیا۔

اللہ اکبر! کتنی بڑی بشارت اور کیسی اعلیٰ درجہ کی دولت و نعمت کا وعدہ اس آیت میں ہے، اللہ تعالیٰ کا کسی بندہ کے ساتھ ہونا کوئی معمولی چیز نہیں یہ وہ نعمت ہے جس کے حصول کے لئے ہر مسلمان کا دل بے قرار رہتا ہے اس آیت میں حق سبحانہ تعالیٰ نے تین باتوں کے وعدے فرمائے ہیں،

ایک یہ کہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا

دوسرے یہ کہ تمہارے گناہ صاف کردوں گا۔

تیسرے یہ کہ تمہیں جنت میں داخل کروں گا۔

اور ان نعمتوں کے حصول کے لئے تین ہی شرطیں لگائی ہیں۔

اول یہ کہ نماز قائم کرو۔

دوم یہ کہ زکوۃ ادا کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم یہ کہ میرے نبیوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو۔

خدا کو قرض دینے کی شرط نہیں ہے۔ بلکہ وہ حکم زکوٰۃ کا ایک شعبہ ہے زکوٰۃ صدقہ مفروضہ ہے، اور قرض دینے سے مراد صدقہ نافلہ ہے

نیز اس آیت میں سب سے پہلی شرط خدا نے نماز کو قرار دیا ہے، یہاں تک کہ نبیوں پر ایمان لانے کو بھی اس کے بعد ذکر کیا، اس سے نماز کی بہت بڑی عظمت ثابت ہوئی، گو ایمان شرائط نماز میں سے ہے، مگر نماز کے بعد اس کے ذکر کی وجہ یہ ہے، کہ ایمان کا اصل مقصد عبادت الٰہی ہے، نبیوں کی مدد سے مراد ان کے دین کی مدد ہے، اور دین کی مدد یہ ہے، کہ خود بھی اس دین پر عمل کرے، اور دوسروں کو بھی دیندار بنانے کی کوشش کرے، اس کو خدا نے کہیں اپنی مدد فرمایا، اور کہیں اپنے نبیوں کی مدد قرار دیا۔

نیز اس آیت سے نماز کا کفارۂ گناہ ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔

ابن جریر میں ہے، کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سناتے ہوئے فرمایا، اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تین مرتبہ آپؐ نے یہی فرمایا، پھر سر نیچا کر لیا، اور ہم نے بھی اپنے سر نیچے کر لئے، لوگ رونے لگے، اور دل دہل گئے، کہ خدا معلوم اللہ کے رسولؐ نے کس چیز پر قسم کھائی ہے، اور پھر کیوں خاموشی اختیار کی ہے، تھوڑی دیر کے بعد آپؐ نے سر اٹھایا تو آپؐ کا چہرہ مبارک ہشاش بشاش تھا جس سے ہم اس قدر خوش ہوئے، کہ اگر ہمکو سرخ رنگ کے اونٹ بھی ملتے تو اتنے خوش نہ ہوتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد آپ نے فرمایا، جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھے، اور رمضان کے روزے رکھے، اور زکوٰۃ ادا کرتا رہے، اور سات کبیرے گناہوں سے بچے اس کے لئے جنت کے سب دروازے کھل جائیں گے، اور اسے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ

جن سات گناہوں کا اس حدیث میں ذکر ہے، اس کی تفصیل بخاری و مسلم کی حدیث میں اس طرح آئی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ان سات گناہوں سے بچو، جو ہلاک کر دینے والے ہیں، پوچھا گیا، حضور! وہ کون سے گناہ ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اور اسے قتل کرنا جس کا قتل حرام ہو، ہاں اگر کسی شرعی وجہ سے اس کا خون حلال ہو گیا ہو تو الگ بات ہے، جادو کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، اور میدانِ جنگ سے کفار کے مقابلے سے بھاگ جانا، اور بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

اور ایک روایت میں جادو کے بدلے، ہجرت کر کے پھر واپس اپنے دیس میں قیام کر لینا ہے (ابن کثیر ج ۲ ص ۲۵۶)

حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگو! سن رکھو، خدا کے دلی صرف نمازی ہیں، جو پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور رمضان کے روزے فرض جان کر اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھتے ہیں، اور بخوشی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور تمام کبیرہ گناہوں سے دور رہتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا ہے،

ایک شخص نے دریافت کیا، کہ یا رسول اللہ وہ کبیرے گناہ کیا ہیں؟ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا، شرک، قتل، میدانِ جنگ سے بھاگنا، یتیم کا مال کھانا، سود خوری، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا، ماں، باپ کی نافرمانی کرنا، بیت اللہ کی حرمت کو توڑنا، جو زندگی اور موت میں تمہارا قبلہ ہے، سنو! جو شخص مرتے دم تک ان بڑے گناہوں سے اجتناب کرتا رہے، اور نماز، زکوٰۃ کی پابندی کرتا رہے وہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں سونے کے محلوں میں ہوگا۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۵۷)

نماز گناہوں کا کفارہ ہے

(۷) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ (سورہ ھود)

دن کے دونوں سروں پر نماز قائم کر اور رات کی کئی گھڑیوں میں بھی یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیا کرتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۸۱)

جس مسلمان سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، پھر فرمایا، اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے، اور آپ نے فرمایا جو میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وضو جیسا وضو کرے، پھر دو رکعت نماز ادا کرے جس میں اپنے دل سے باتیں نہ کرے، تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(ابن کثیر ج ۳ ص ۵۸۱)

ایک حدیث میں اس طرح بھی آیا ہے، کہ حضرت عثمانؓ نے پانی منگوایا وضو کیا، پھر فرمایا، میرے اس وضو کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے، پھر آنحضرتؐ فرماتے، کہ جو کوئی میرے اس وضو جیسا وضو کرے، اور کھڑا ہو کر ظہر کی نماز ادا کرے، تو اس کے صبح سے لے کر اب تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، پھر عصر کی نماز پڑھے، تو ظہر سے لیکر عصر تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، پھر مغرب کی نماز ادا کرے، تو عصر سے لے کر مغرب تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، پھر عشاء کی نماز پڑھنے سے مغرب سے عشاء تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، پھر یہ سوتا ہے، جب صبح اٹھتا ہے اور فجر کی نماز ادا کرتا ہے، تو عشاء سے لے کر صبح کی نماز تک کے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، یہی ہیں وہ بھلائیاں جو برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

(ابن کثیر ج ۴ ص ۳۹۱)

حضرت ابو عثمان کہتے ہیں، کہ میں حضرت سلمانؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی (شاخ) پکڑ کر اس کو حرکت دی جس سے اس کے پتے گر گئے، پھر مجھ سے کہنے لگے، اے ابو عثمان تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا، کہ تم نے یہ کیوں کیا، میں نے کہا بتا دیجیے ایسا کیوں کیا، انہوں نے کہا، میں ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخت کے نیچے تھا، تو آپؐ نے بھی درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر ایسے ہی کیا تھا جس سے اس ٹہنی کے پتے جھڑ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ مسلمان پوچھتے نہیں، کہ میں نے اس طرح کیوں کیا، میں نے عرض کیا فرمایئے آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔

جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، تو اس کی خطائیں اس سے ایسے ہی گر جاتی ہیں جیسے یہ پتے گرتے ہیں، پھر آپ نے قرآن کریم کی آیت اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ تلاوت فرمائی (ابن کثیر ج ۱ ص ۵۸۴)

حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَہْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالَ فَکَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِہِنَّ الْخَطَایَا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۷)

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے بتلاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا، کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا، حضورؐ نے ارشاد فرمایا، کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود اس مثال سے، اور اس کے علاوہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری مثالوں سے اس امر کا بخوبی سمجھا دیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو گناہوں کی معافی میں بہت قوی تاثیر فرمائی ہے، اور چونکہ مثال سے بات سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے، اس لئے طرح طرح کی مثالوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کو واضح فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کی اس بے پایاں رحمت و نعمت اور وسعت و مغفرت سے ہم لوگ فائدہ نہ اٹھائیں، تو اس میں سوائے ہمارے اور کس کا نقصان ہے؟ ہم لوگ گناہ کرتے ہیں، تعمیلِ احکام میں کوتاہیاں کرتے ہیں، اس کا مقتضیٰ تو یہ تھا، کہ قادرِ مطلق عادل بادشاہ کے یہاں سزا بھگتتے، اور اپنے کئے کا بدلہ پاتے، مگر اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل و کرم کے قربان، اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانیوں اور حکم عدولیوں کی تلافی کا طریقہ بھی بتلا دیا ہے، اگر ہم اس سے نفع حاصل نہ کریں، تو کسی کا کیا نقصان ہے، یہ ہماری ہی حماقت کی انتہا ہوگی، کہ ہم محتاج بھی ہیں، ہمیں دیا بھی جا رہا ہے، اور ہم قصوروار بھی ہیں، پھر بھی ہم پر رحم و کرم کی انتہا کی جا رہی ہے، ہمارے عیوب اور معاصی کو دھویا جا رہا ہے، لیکن ہم اس کی طرف کوئی توجہ تک نہیں دیتے، تو اس کا مطلب یہ ہوا، کہ ہمیں اس نعمت کی قدر نہیں، اگر ہوا تھوڑی ہی دیر کے لئے بند ہو جائے، تو پھر سب کو اس کی قدر معلوم ہوگی، لیکن جب تک ہوا بند نہیں ہوتی، اس وقت تک کوئی بھی اس کی قدر نہیں کرتا، الا ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ تو بخشش و عطا اور رحمت و فضل کے واسطے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔

ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ فرماتے ہیں، کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ" یعنی میں حد کو پہنچا ہوں، مجھ پر حد قائم کیجیے، حضور نے اس سے حد کا حال دریافت نہ فرمایا (یعنی یہ نہ پوچھا کہ کون سا گناہ کیا ہے) اتنے میں نماز کا وقت آگیا، اور اس شخص نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی، جب حضور نماز پڑھ چکے تو وہ شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا، اے خدا کے رسولؐ! میں حد کو پہنچا ہوں (یعنی گناہ کیا ہے) آپ مجھ پر اللہ کا حکم جاری کریں، حضور نے فرمایا، کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا پڑھی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ ذَنْبَكَ اَوْ	اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ یا تیری حد کو
حَدَّكَ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۸)	بخش دیا ہے۔

خدائے قدوس کی رحمت اور بخشش کتنی وسیع ہے، کہ نماز پڑھنے کے سبب اتنا بڑا گناہ معاف کر دیا جس پر اس کی سمجھ کے مطابق حد جاری ہو سکتی تھی، اس سے صاف معلوم ہوا، کہ نماز مکفر ذنوب (گناہوں کو دور کرنے والی) ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ:۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاڑے
سَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ	کے موسم میں باہر تشریف لے گئے
یَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ	اور درختوں پر سے پتے گر رہے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَقَالَ يَا اَبَاذَرٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

(مشکوۃ ج ۱ ص ۵۸)

آپ نے درخت کی ایک ٹہنی ہاتھ میں پکڑی، تو اس کے پتے گرنے لگے آپ نے فرمایا، اے ابوذر! انہوں نے کہا میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ فرمایا، بندہ جب اخلاص سے نماز پڑھتا ہے، تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں، جیسے اس درخت سے پتے گر رہے ہیں۔

تنبیہ

یہاں ایک بات ذہن نشین کر لینی چاہیے، کہ علماء کی تحقیق آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی وجہ سے یہ ہے، کہ نماز وغیرہ عبادات سے صرف صغیرہ گناہ ہی معاف ہوتے ہیں، کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں وقت کی نماز، اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک گناہوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ (مشکوۃ ج۱ ص ۵۷)	کفارہ ہے، جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔
امام نوویؒ فرماتے ہیں:۔	
إِنَّ الذُّنُوبَ كُلَّهَا تُغْفَرُ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ فَإِنَّهَا لَا تُغْفَرُ (مسلم مع شرح نووی ج۱ ص ۱۲۱)	(نماز روزہ وغیرہ سے صرف صغیرہ گناہ ہی معاف ہوتے ہیں کبیرہ گناہوں کی معافی کے لئے توبہ شرط ہے۔
قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں:۔	
هٰذَا الْمَذْكُورُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ غُفْرَانِ الذُّنُوبِ مَالَمْ تُؤْتَ كَبِيرَةً هُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَأَنَّ الْكَبَائِرَ إِنَّمَا يُكَفِّرُهَا التَّوْبَةُ أَوْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفَضْلُهُ (بحوالہ نووی ج۱ ص ۱۲۱)	حدیث میں جن گناہوں کی معافی کا ذکر ہے وہ اس صورت میں ہے کہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے کیونکہ کبائر کے لئے توبہ شرط ہے، یا پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے معاف کر دے تو الگ بات ہے یہی اہل سنت کا مذہب ہے
حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:۔	

• حدیث میں تو صغائر اور کبائر کا ذکر نہیں کیا گیا، مگر علماء نے اس کو صغائر ہی سے خاص کیا ہے کیونکہ کبائر کے لئے توبہ شرط ہے (فتح الباری ج۱۰)

ابن العربی مالکی فرماتے ہیں۔

الْخَطَايَا الْمَحْكُومُ بِمَغْفِرَتِهَا هِيَ الصَّغَائِرُ دُونَ الْكَبَائِرِ	حدیث میں جن گناہوں کی معافی کا ذکر ہے ان سے صغائر مراد ہیں نہ کہ کبائر

عارضۃ الاحوذی بحوالہ تحفۃ الاحوذی ج۱ ص ۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز بُرے کاموں سے روکتی ہے

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ (سورۃ العنکبوت)

بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے، اور اللہ کا ذکر بہت بلند ہے۔

سبحان اللہ! ایسی تاثیر اور اتنی بڑی خاصیت کسی عبادت میں خدا نے بیان نہیں فرمائی، اس کا مطلب یہ ہے، کہ نماز تمام خلافِ شرع باتوں سے روک کر انسان کو مجموعۂ کمالات اور شریعتِ آنحضرت کا کامل پیروکار بنا دیتی ہے۔

نماز کا برائیوں سے روکنا دو حیثیت سے ہے، ایک بطریقِ تسبب یعنی نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت و تاثیر رکھی ہے، کہ نمازی کو ان برائیوں سے روک دیتی ہے، جیسے کسی خاص دوا کا استعمال کرنا بخار وغیرہ امراض کو روک دیتا ہے، اس صورت میں یاد رکھنا چاہیئے، کہ دوا کے لئے ضروری نہیں، کہ اس کی ایک ہی خوراک بیماری کو روکنے کے لئے کافی ہو جائے بعض دوائیں خاص مقدار میں مدت تک التزام کے ساتھ کھائی جاتی ہیں، تو پھر کہیں ان کا اثر نمایاں اور ظاہر ہوتا ہے، بشرطیکہ مریض ایسی چیز کا استعمال نہ کرے، جو اس دوا کی خاصیت کے منافی ہو، پس نماز بھی بلاشبہ ایک بڑی قوی التاثیر دوائی ہے، جو روحانی بیماریوں کو روکنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے، ہاں ضرورت اس کی ہے، کہ ٹھیک مقدار میں اس احتیاط اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدرقہ کے ساتھ جو اطبائے روحانی نے تجویز کیا ہو، خاصی مدت تک اس پر مواظبت کی جائے، اس کے بعد مریض خود محسوس کرے گا، کہ نماز کس طرح اس کی دیرینہ بدعادتوں اور برسوں کے روگ دور کر دیتی ہے،

دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں، کہ نماز کا برائیوں سے روکنا بطور اقتضا ہو یعنی نماز کی ہر ایک ہیئت اور اس کا ہر ایک ذکر مقتضی ہے، کہ جو انسان ابھی ابھی بارگاہِ الٰہی میں اپنی بندگی، فرمانبرداری، خضوع و تذلل اور حق تعالیٰ کی ربوبیت والوہیت اور حکومت و شہنشاہی کا اظہار و اقرار کر کے آیا ہے، مسجد سے باہر آ کر بھی بدعہدی اور شرارت نہ کرے، اور اس شہنشاہِ مطلق کے احکام سے منحرف نہ ہو، گویا نماز کی ہر ادا نمازی کو پانچ وقت حکم دیتی ہے، کہ اے بندگی اور غلامی کا دعویٰ کرنے والے حقیقی بندوں اور غلاموں کی طرح زندگی بسر کر، اور بزبانِ حال مطالبہ کرتی ہے، کہ بے حیائی اور شرارت و سرکشی سے باز آجا، کوئی باز آئے یا نہ آئے مگر نماز بلاشبہ اسے روکتی اور منع کرتی ہے، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ خود منع فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ	یقیناً اللہ تعالیٰ عدل و احسان، اور قرابت
وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ	والوں پر خرچ کرنے کا حکم فرماتے ہیں،
الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ	اور سرکشی، نامعقول کام اور بے حیائی
(سورۃ النحل)	سے منع کرتے ہیں۔

پس جو بدبخت اللہ تعالیٰ کے روکنے اور منع کرنے پر برائی سے نہیں رکتے نماز کے روکنے پر بھی ان کا نہ رکنا محلِ تعجب نہیں، ہاں یہ واضح رہے، کہ ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کا روکن اور منع کرنا اسی درجہ تک ہوگا، جہاں تک اس کے ادا کرنے میں خدا کی یاد سے غفلت نہ ہو، لیکن نماز چند مرتبہ اٹھنے بیٹھنے کا نام نہیں ہے سب سے بڑی چیز اس میں خدا کی یاد ہے، نمازی ارکانِ نماز ادا کرتے وقت اور قرأتِ قرآن یا دعا و تسبیح کی حالت میں جتنا حق تعالیٰ کی عظمت کو جلال کو مستحضر اور زبان و دل کو موافق رکھے گا، اتنا ہی اس کا دل نماز کے منع کرنے کی آواز کو سنے گا اور اسی قدر اس کی نماز برائیوں کے روکنے میں مؤثر ثابت ہوگی، ورنہ جو نماز قلبِ لاہی اور غافل سے ادا ہو، وہ نماز منافق کی نماز کے مشابہ ٹھہرے گی جس کی نسبت حدیث میں فرمایا "لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا" اسی نماز کی نسبت "لَمْ يَزْدَدْ بِهَا إِلَّا بُعْدًا" کی وعید آئی ہے (اس حدیث کا پورا متن اور ترجمہ آگے آرہا ہے)

ابو العالیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ فِيهَا ثَلٰثُ خِصَالٍ	نماز میں تین خصلتیں ہیں (۱) اخلاص (۲)
فَكُلُّ صَلٰوةٍ لَا يَكُونُ فِيهَا شَيْءٌ	اللہ کا خوف (۳) ذکر اللہ جس نماز میں
مِّنْ هٰذِهِ الْخِلَالِ فَلَيْسَتْ	یہ چیزیں نہیں، وہ نماز ہی نہیں، اخلاص
بِصَلٰوةٍ الْإِخْلَاصُ وَالْخَشْيَةُ	نیک کاموں کا حکم کرتا ہے، اور اللہ
وَذِكْرُ اللّٰهِ فَالْإِخْلَاصُ يَأْمُرُهُ	کا ڈر اسے بری باتوں سے روکتا ہے
بِالْمَعْرُوفِ وَالْخَشْيَةُ تَنْهَاهُ عَنِ	اور اللہ کا ذکر قرآن پاک ہے جو مستقل
الْمُنْكَرِ وَذِكْرُ اللّٰهِ الْقُرْآنُ يَأْمُرُهُ	طور پر اچھی باتوں کا حکم کرتا ہے، اور بری
وَيَنْهَاهُ (ابن کثیر ج ۳ ص ۳۲۷)	باتوں سے روکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ تَنْہَہُ	جس شخص کی نماز اسے بری باتوں سے
صَلٰوتُہٗ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ	اور نامناسب حرکتوں سے باز نہ رکھ
لَمْ یَزْدَدْ بِہَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا بُعْدًا	سکے، وہ نماز بجائے اللہ کے قریب
(ابن کثیر ج ۵ ص ۳۲۶)	کرنے کے دوری پیدا کرتی ہے۔

اسی طرح حضرت حسنؒ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ جس شخص کی نماز اس کو بری باتوں سے نہ روکے، وہ نماز ہی نہیں، اس نماز کی وجہ سے خدا سے دوری پیدا ہوتی ہے (ابن کثیر)

حضرت ابن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ جو شخص نماز کی اطاعت نہ کرے اس کی نماز ہی کیا، اور نماز کی اطاعت یہ ہے، کہ بے حیائی اور بری باتوں سے رکے۔ (ترجمان القرآن ج ۱، ص ۳۱)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں، کہ:۔

کَانَ فَتًی مِّنَ الْاَنْصَارِ یُصَلِّی	انصار میں سے ایک نوجوان پنج وقتی
الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ مَعَ رَسُوْلِ	نمازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	ساتھ پڑھا کرتا تھا، اور اس کے باوجود
ثُمَّ لَمْ یَدَعْ شَیْئًا مِّنَ الْفَوَاحِشِ	کوئی بے حیائی نہ چھوڑتا تھا جس کا کہ
اِلَّا رَکِبَہٗ فَوُصِفَ لِرَسُوْلِ	ارتکاب نہ کرتا ہو، اس کا حال آنحضرت
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَالُہٗ	صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ اِنَّ صَلٰوتَہٗ تَنْھَاہُ یَوْمًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ تَابَ وَحَسُنَ حَالُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اَقُلْ لَکُمْ اِنَّ صَلٰوتَہٗ تَنْھَاہُ یَوْمًا (تفسیر خازن)

آپ نے فرمایا کہ اس کی نماز اس کو ایک دن ضرور روک دے گی، پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد اس نے توبہ کر لی، اور کا حال اچھا ہو گیا، تو رسول خدا نے فرمایا، کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا، کہ اس کی نماز اس کو ایک دن ضرور روک دے گی،

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّی بِاللَّیْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّہٗ سَیَنْھَاہُ مَا تَقُوْلُ (ابن کثیر ج ۵ ص ۳۲۷)

ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا، کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے، اور صبح کو چوری کرتا ہے، تو آپ نے فرمایا عنقریب نماز اس کو روک دے گی،

اسی طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک خوبصورت عورت کا واقعہ ہے کہ وہ پردہ کے ساتھ نماز مسجد میں ادا کرنے کے لئے جایا کرتی تھی، ایک نوجوان اس پر عاشق ہو گیا، عورت شادی شدہ تھی، نوجوان نے حد درجہ بے باکی کا ثبوت دیا، اور اس عورت سے ملنے کی خواہش ظاہر کی، تو عورت نے کہا کہ میں ملنے کو تیار ہوں، بشرطیکہ حضرت عمرؓ کے پیچھے چالیس روز تک نماز پڑھ لو نوجوان نے سمجھا، کہ یہ تو بڑی آسان بات ہے، چنانچہ وہ ہر روز حضرت عمرؓ کے آنے سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتا، اور آپ کے پیچھے نماز پڑھتا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فراغت کے بعد اس عورت کے مکان سے گذرتا ہوا گھر پہنچ جاتا، دس بارہ روز کے بعد اس کے اس طرف گزرنے کے رجحان میں کمی آگئی، اور بالآخر چالیس روز کے بعد جب عورت نے پیغام بھیجا تو جوان نے جواب دیا کہ اب دل نہیں چاہتا کہ اللہ تعالیٰ سے بھی دل لگاؤں، اور نگاہ کسی غیر کی طرف بھی اٹھاؤں جس کا حق تعالیٰ سے تعلق ہو جائے، اسے کسی غیر سے تعلق کی حاجت نہیں رہتی، عورت نے اپنے خاوند سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، خاوند نے سیدنا حضرت عمر فاروق رضؓ سے واقعہ عرض کیا، تو حضرت عمر رضؓ نے جواب میں فرمایا۔

صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (رمنثور) — یعنی اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، کہ نماز بے حیائی اور منکر باتوں سے روکتی ہے

نماز جامع عبادات ہے

اگر انسان اسلامی عبادات اور طاعات پر تھوڑا سا غور کرے، تو یہ حقیقت اس کے سامنے آجائے گی، کہ عبادات و طاعات سب کی سب نماز میں جمع کر دی گئی ہیں، سب سے پہلے روزہ کو دیکھ لیجئے، یہ نماز میں موجود ہے کیونکہ روزے کی حقیقت یہ ہے، کہ انسان نیت صادقہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک معین وقت کے لئے کھانے پینے اور عورت کے منتفع ہونے سے بچا رہے، ذرا غور کرو، تو یہ تمام چیزیں نماز میں لازم ہیں اور ان میں سے ہر ایک نماز کو فاسد کرنے والی، اور توڑنے والی ہے، بلکہ نماز کا روزہ رمضان کے روزے سے بھی زیادہ مکمل ہے، کیونکہ روزے میں صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین چیزیں منع ہیں، مگر نماز میں ان تین کے علاوہ سلام و کلام، چلنا، پھرنا، سونا لیٹنا، عورتوں کو چھونا، اور عام نقل و حرکت سب ہی ممنوع ہیں یعنی نماز میں ان سب چیزوں کا بھی روزہ ہوتا ہے، اس لئے نماز میں روزہ اپنی انتہائی مکمل شکل و صورت کے ساتھ موجود ہے۔

اس کے بعد اعتکاف کی حقیقت پر غور فرمائیں، تو وہ بھی اپنی مکمل صورت کے ساتھ نماز میں موجود ہے، کیونکہ اعتکافِ صوم میں تو ضروریاتِ بشریہ پوری کر لینے، سو جانے، لیٹ رہنے، کھانے پینے کی تو اجازت ہے، مگر نماز میں یہ تمام چیزیں ممنوع ہیں، حتیٰ کہ نماز کی حالت میں مسجد کے باہر تو کجا خود مسجد میں بھی ٹہلنے اور نقل و حرکت کی اجازت نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ نماز کا اعتکاف روزے کے اعتکاف سے بھی زیادہ مکمل ہے، اور نماز اعتکاف کی بھی جامع اور اس پر حاوی ہے۔

اب حج کو لیجیے، تو وہ بھی نماز کے اندر موجود ہے، کیونکہ حج کی حقیقت تعظیم بیت اللہ اور تعظیم حرم ہے، نماز میں تعظیم بیت اللہ کا یہ مقام و مرتبہ ہے، کہ قبلہ کی جانب منہ کرنا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے، اس کے بغیر نماز ہو ہی نہیں سکتی، اور یہ ظاہر بات ہے، کہ قبلہ کی جانب منہ کرنا قبلہ کی اعلیٰ تعظیم ہے، چنانچہ تعظیم کی یہ ہیئت گندے اور خبیس افعال کے وقت ممنوع قرار دی گئی ہے، جیسے کہ قضائے حاجت اور بول وغیرہ کے وقت استقبالِ قبلہ ممنوع ہے، کیونکہ تعظیمی شکل و صورت تعظیم والے افعال کے لئے سزاوار ہے نہ کہ افعالِ قبیحہ اور خبیسہ کے لئے، پھر جس طرح حرم محترم کی حدود میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ کر تا بحدِ عرفات یادِ حق میں مصروف رہتے ہیں، اسی طرح مسجد کے حرم محترم میں رہ کر ذکر الٰہی اور نوافل میں مصروف رہتے ہیں، اور جس طرح وہاں حرم محترم میں شیطان کے آثاروں کو سنگریزوں سے سنگسار کیا جاتا ہے، اسی طرح نماز میں اول ہی اعوذ پڑھ کر اس کے فتنوں سے پناہ مانگی جاتی ہے، اس کے شر کو معنوی ہتھیاروں سے دفع کیا جاتا ہے، اور جس طرح حج میں طوافِ وداع کر کے رخصت چاہی جاتی ہے، اسی طرح نماز میں سلام پھیر کر ——— دربارِ الٰہی سے رخصت ہوا جاتا ہے، غرض حج کی پوری حقیقت نماز میں موجود ہے، اس لئے نماز حج کی عبادت کی بھی جامع ہے

نماز زکوٰۃ کی بھی جامع ہے کیونکہ زکوٰۃ کی حقیقت تزکیۂ نفس ہے یعنی محبتِ دنیا سے دل کو پاک کرنا جس کا بڑا حصہ مال ہے تاکہ محبتِ حق کے لئے جگہ خالی ہو پس مال خدا کی راہ میں خرچ کر کے دل کو حظوظِ دنیا سے پاک کر لیا جاتا ہے، نماز کا ماحاصل ہی جب ماسوی اللہ سے آزاد ہو جانا ہے، اور وہاں ابتدا ہی سے نمازی رفع یدین کر کے گویا ساری دنیا کی نسبت کاٹوں کے برابر ہاتھ اٹھاتا ہے کہ میں سب سے بیزار ہوں، اور صرف اللہ کی طرف آتا ہوں، اور ظاہر ہے، کہ یہی تزکیۂ نفس کی روح ہے، کہ انسان ماسوی اللہ سے بیزار ہو کر صرف اللہ ہی کا ہو رہے، لہٰذا نماز حقیقت زکوٰۃ کی جامع ہے۔

پھر زکوٰۃ میں اگر مال خرچ کرنا پڑتا ہے، تو نماز کے ادا کرنے کے لئے بھی مسجد کی تعمیر ضروریات مسجد کی فراہمی، اور بعض جگہوں میں پانی تک کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے، اور نمازی کو ان تمام مذکورہ بالا ضروریات پر اپنا حصہ ادا کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑتا ہے، اور بعض اوقات زکوٰۃ کے مصارف سے بھی اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے علاوہ ازیں زکوٰۃ میں مال کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے، یعنی آمدنی کا کچھ حصہ زکوٰۃ میں دے دیا جاتا ہے جس کا دارومدار وقت کی گنجائش پر ہوتا ہے، جب کہ نماز میں وقت کی زکوٰۃ نکالی جاتی ہے گویا نماز میں اصل نصاب کی زکوٰۃ نکالی جاتی ہے، بلکہ زکوٰۃ میں اس کے نتیجہ کی زکوٰۃ نکالی جاتی ہے۔

اسی طرح نماز میں ہجرت بھی ہے، ہجرت کی حقیقت موطنِ طبیعت سے نکل کر موطنِ فطرت پر آنا ہے، اور اس کی صورت مکانِ غفلت سے منتقل ہو کر مکانِ طاعت کی طرف چلے جانا ہے، آدمی گھر بار چھوڑ کر بیوتِ الٰہی میں جا بیٹھتا ہے، اور حقیقت ہجرت بھی قائم ہے، کہ معاصی سے بچا رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ۔ مہاجر وہ ہے، جو خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ جائے، اور نماز میں انسان معاصی سے تا ادائے صلوٰۃ تو بچا ہی رہتا ہے، پھر خود نماز کی خاصیت بھی معاصی سے بچانا ہے، جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت)	بے شک نماز بدکاریوں اور برے کاموں سے روک دیتی ہے۔

حضرات! اگر اسلامی عبادات و طاعات پر اجمالی یا تفصیلی طور پر غور و فکر کیا جائے، تو لازماً یہ کہنا پڑے گا کہ پورا دین مکمل اسلام ہے، اور اس کا ستون نماز ہے، اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازیوں ہی کو اللہ نے سچا مومن کہا ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝	سچے اہلِ ایمان وہی لوگ ہیں، جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں، اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں، تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے، اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے (ہماری راہ) میں خرچ کرتے ہیں، ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں، ان کے لئے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں، اور گناہوں سے درگذر ہے، اور بہترین رزق ہے۔
(سورۃ الانفال)	

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی تین علامتیں بیان فرمائی ہیں

اول:۔ یہ کہ ذکرِ الٰہی سنکر ان کے دل میں خوف پیدا ہو۔

دوم:۔ یہ کہ آیاتِ الٰہی سن کر ان کے نورِ ایمان میں ترقی ہو جائے جس طرح شعل پر روغن ڈالنے سے روشنی بڑھ جاتی ہے۔

سوم:۔ یہ کہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہوں، اور اس کے بعد ان تینوں صفتوں کا انحصار نماز قائم کرنے والوں، زکوٰۃ دینے والوں میں کر دیا، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں یہ تصریح بھی کر دی، کہ سچے مومن یہی ہیں۔ (کتاب الصلوٰۃ)

اسی طرح دوسری آیت میں ہے:۔

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا	ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے
ذُکِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا	ہیں، کہ جب انہیں یہ آیات سنا کر
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ	نصیحت کی جاتی ہے، تو سجدے میں گر
تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ	پڑتے ہیں، اور اپنے رب کی حمد کے
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا	ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں، اور تکبر نہیں
وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝	کرتے، ان کے پہلو بستروں سے الگ
فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ	رہتے ہیں، اپنے رب کو خوف اور طمع
لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا	سے پکارتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں
کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝	دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں
(سورۃ السجدۃ)	پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان

ان کے اعمال کی جزا میں ان کے لئے چھپا رکھا ہے، اس کی کسی متنفس کو خبر نہیں۔

اس آیت میں حق تعالیٰ نے مؤمن کی دو علامتیں بیان فرمائی ہیں۔

اول:۔ یہ کہ آیاتِ الٰہی سن کر اس کے دل میں عبادتِ الٰہی کا شوق و ذوق پیدا ہو۔

دوم:۔ یہ کہ جب سونے کا وقت ہو تو وہ اپنے بستر سے الگ ہو کر اپنے پروردگار کی یاد میں مشغول رہتا ہو۔

یہ صفات تین قسم کے نمازیوں پر صادق آتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) سب سے اعلیٰ درجہ کی نمازِ تہجد پر
(۲) اس کے بعد نمازِ فجر پر
(۳) اس کے بعد نمازِ عشاء پر

یہ علامتیں جس میں پائی جائیں، جن کا ماحصل نماز کا ذوق و شوق ہے، اسی میں ایمان کو منحصر کر دیا ہے۔

ایک حدیث میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے بہت خوش ہوتے ہیں

(۱) وہ آدمی جو اپنے بستر اور لحاف اور اپنی خواہش اور اپنے اہل و عیال کے درمیان سے اٹھ کر ثواب حاصل کرنے کی امید سے نماز پڑھتا ہے۔

(۲) دوسرا وہ شخص ہے کہ اس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا، اس کے ہمراہی سب لوگ بھاگ گئے، وہ اکیلا لوٹ کر دوبارہ دشمن کا مقابلہ کرتا ہے یہاں تک کہ وہ شہید ہو جاتا ہے۔ (ترجمان القرآن بلطائف البیان ج ۱۱ ص ۲۰۵)

حضرت معاذؓ بن جبل فرماتے ہیں کہ:۔

میں نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور دوزخ سے بچ جاؤں، تو آپؐ نے فرمایا تو نے ایک بہت بڑے کام کی نسبت سوال کیا ہے، بے شک جس شخص پر اللہ تعالیٰ وہ کام آسان کر دے، اس کے لئے وہ سہل ہے، پھر آپ نے فرمایا۔

جنت میں داخل ہونے اور آگ سے دور رہنے کا باعث یہ عمل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تو اللہ تعالیٰ ایک کی عبادت کرے، اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ بنائے نماز پڑھے اور زکوۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے، پھر فرمایا، سنو! میں تم کو نیکی کے دروازے بتاتا ہوں، روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے، اور رات میں آدمی کا نماز پڑھنا بھی گناہوں کو مٹاتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا۔

کیا میں اس کام کا سر (اصل)، اور ستون تجھ کو نہ بتاؤں، میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور فرمایئے، تو آپ نے فرمایا، کام کا سر (اصل) تو اسلام ہے، اور اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی کوہان کی چوٹی خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۴)

حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ	کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن
يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَاءَ مُنَادٍ	پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا تو ایک
فَنَادٰى بِصَوْتٍ يَّسْمَعُ	منادی کرنے والا آئے گا، اور اتنی بلند
الْخَلَائِقُ سَيَعْلَمُ أَهْلُ	آواز سے منادی کرے گا کہ تمام مخلوق
الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ أَوْلٰى بِالْكَرَمِ	اس کی آواز سنے گی، آج اہل محشر کو معلوم
ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُنَادِيْ لِيَقُمِ	ہو جائے گا، کہ عزت و احترام کے زیادہ
الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ	لائق کون ہے، پھر دوبارہ منادی کرے گا
عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَ	کہ جنت میں جانے کے لئے وہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُمْ قَلِيلٌ (ابن کثیر ج ۵ ص ۴۱۱)

کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو نماز کی وجہ سے بستروں سے الگ رہتے تھے، تو تھوڑے ہی لوگ آواز سن کر کھڑے ہوں گے۔

یادِ الٰہی کا بہترین طریقہ نماز ہے

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (طٰہٰ)

میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب وادیٔ سینا میں آگ لینے گئے، تو خدا نے ان کو نبوت عطا فرمائی، اور سب سے پہلی وحی جو ان پر نازل ہوئی، اس عقیدۂ توحید کی تعلیم کے بعد نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے، کہ اے موسیٰ اگر مجھے یاد کرنا چاہو، تو نماز پڑھو، کیوں کہ میری یاد کا بہترین طریقہ نماز ہی ہے، یا یہ مطلب ہے، کہ جب میں یاد آؤں تو نماز پڑھو، جیسا کہ حدیث میں ہے، کہ تم میں سے کسی کو نیند آجائے، یا غفلت ہو جائے، تو جب یاد آئے، تو نماز پڑھ لیا کرو، کیوں کہ فرمانِ خداوندی ہے، کہ میری یاد کے وقت نماز قائم کرو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۱)

بخاری و مسلم میں ایک حدیث اس طرح ہے، کہ:۔

جو شخص سوتے میں یا بھول کر نماز کا وقت گزار دے، اس کا کفارہ یہی ہے، کہ یاد آتے ہی نماز پڑھ لے، اس کے سوا اور کوئی کفارہ نہیں ہے۔

(ابن کثیر ج ۴ ص ۴۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ خیبر سے واپس لوٹے تو آپ رات بھر سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ جب آپ کو نیند معلوم ہوئی تو آپ نے رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ ڈالا، اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کہ تم پہرہ دو، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مقدور بھر نماز تہجد پڑھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سو رہے، جب فجر کا وقت قریب آیا، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے، لیکن ان کی نظر آسمان ہی کی طرف تھی، مگر نیند کا غلبہ اس قدر ہوا کہ بیٹھے بیٹھے سو گئے، پھر نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور نہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نہ کوئی دوسرا صحابی رضی اللہ عنہم، یہاں تک کہ سورج کی دھوپ نے ان کو بے چین کر دیا، تو سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے آپ (صبح کی نماز ضائع ہونے کی وجہ سے) گھبرا گئے، اور فرمایا، اے بلال کیا ہوا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کہ میرے نفس کو بھی اسی چیز نے پکڑ لیا تھا، جس نے حضور کے نفس کو لے لیا تھا، آپ نے فرمایا، اچھا یہاں سے نکل چلو، چنانچہ سب لوگ اپنی سواریاں اس جگہ سے آگے لے گئے

اور ایک روایت میں اس طرح ہے، کہ آپ نے فرمایا، اس وادی میں شیطان ہے پس سب لوگ سوار ہوئے اور اس وادی سے باہر چلے گئے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، کہ تکبیر کہیں، پھر آپ نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی، جب نماز ختم ہو گئی، تو آپ نے فرمایا

مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا — جو شخص نماز کو بھول جائے تو چاہیئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ	کہ جس وقت یاد آئے اسی وقت پڑھ لے
وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ	کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نماز میری
(مسلم ج ۱ ص ۲۳۸)	یاد کے لئے قائم کرو۔

نماز کی فرضیت کا انوکھا طریقہ

اسلام میں عام عبادات کے نزول اور فرض ہونے کا طریقہ یہ تھا کہ کسی کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ الہام نازل کیا گیا، اور کسی عبادت کو فرشتہ خود آکر بتا گیا، کسی کو بذریعہ خواب مکلف کیا گیا، کسی کو دوسروں کے فعل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریری سکوت سے مشروع کیا گیا، لیکن نماز کی فرضیت کے لئے ان سب سے نرالا اور جدا اور ایک ممتاز طریق اختیار فرمایا گیا، اور وہ یہ کہ نماز فرض کرنے کے لئے خود جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے پاس بلایا، شب معراج میں آپ کو آسمان پر بلا کیا گیا، اور پھر انتہائی قرب سے مقرب بنا کر یہ نماز کا بے نظیر و بے مثل تحفہ عنایت فرمایا، دوسری عبادتیں تو خود اوپر سے نیچے اتریں لیکن اس بہترین عبادت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر اٹھایا گیا، اور عبادتوں کی وحی زمین پر ہوئی، مگر نماز کی وحی آسمانوں پر ہوئی، اور عبادتیں تو ملائکہ کے واسطہ سے مشروع ہوئیں، مگر نماز بلا واسطہ خود معبود حقیقی نے بطور شرعی ہدیہ عطا فرمایا، اس سے نماز کی اہمیت و افضلیت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے، کہ حق تعالیٰ کو اس عبادت کا کس قدر اہتمام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا راز یہی معلوم ہوتا ہے، کہ جامع طاعت خود ایک مستقل مذہب، اور پورا مجمل اسلام ہے، اسی لئے حدیث پاک میں ارشاد نبوی ہے، کہ:۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ — نماز مومن کی معراج ہے۔

نمازی ہی اصلاح یافتہ ہوتے ہیں

وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتٰبِ	جو لوگ کتاب کی پابندی کرتے ہیں
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّا لَا نُضِیْعُ	اور جنہوں نے نماز قائم رکھی، یقیناً ہم
اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ۔	ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ضائع
(سورۃ الاعراف پ ۹)	نہیں کریں گے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے کام کرنے والوں کو اصلاح یافتہ فرمایا ہے۔

(۱) کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنا اور قائم کرنا۔

(۲) نماز کا پڑھنا۔

قرآن نے نمازیوں اور زکوٰۃ دینے والوں ہی کو بشارت دی ہے

تِلْکَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَکِتَابٍ	یہ آیات ہیں کتاب اور قرآن مبین کی
مُّبِیْنٍ ۔ ھُدًی وَّبُشْرٰی	ہدایت اور بشارت ہے ایمان والوں
لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ	کے لئے جو نماز قائم کرتے ہیں، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (نمل)	زکوٰۃ دیتے ہیں، اور پھر وہ ایسے لوگ ہیں جو آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔

یعنی قرآن مجید کی آیات، راہ نمائی بھی صرف انہی لوگوں کی کرتی ہیں، اور انجام نیک کی خوشخبری و بشارت بھی صرف انہی لوگوں کو دیتی ہے، جن میں دو خصوصیات پائی جاتی ہیں

(۱) ایک یہ کہ وہ ایمان لائیں، اور ایمان لانے سے مراد یہ ہے، کہ وہ قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کریں، خدائے واحد کو اپنا ایک ہی الٰہ اور رب العالمین مان لیں، قرآن کو خدا کی کتاب تسلیم کرلیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق مان کر اپنا پیشوا بنالیں، اور یہ عقیدہ بھی اختیار کرلیں، کہ اس زندگی کے بعد ایک دوسری زندگی ہے جس میں ہمیں اپنے اعمال کا حساب دینا، اور جزا کے اعمال سے دوچار ہونا ہے۔

(۲) دوسری خصوصیت ان کی یہ ہے، کہ وہ ان چیزوں کو محض زبان سے تسلیم نہ کریں، بلکہ عملاً اتباع و اطاعت کے لئے آمادہ ہوں، اور اس آمادگی کی اولیں علامت یہ ہے، کہ وہ نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ دیں۔

یہ دونوں شرطیں جو لوگ پوری کردیں گے، انہی کو قرآن کی آیات دنیا میں زندگی کا سیدھا راستہ بتائیں گی، اس راستہ کے ہر مرحلے میں ان کو صحیح اور غلط کا فرق سجھائیں گی، اس کے ہر موڑ پر انہیں غلط راہوں کی طرف جانے سے بچائیں گی، اور ان کو یہ اطمینان بخشیں گی، کہ راست روی کے نتائج دنیا میں خواہ کچھ بھی ہوں، آخرکار ابدی اور دائمی فلاح اسی کی بدولت انہیں حاصل ہوگی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے سرفراز ہوں گے۔

نماز کی خاصیتیں

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ:۔

"نماز روزی کو کھینچنے والی ہے، صحت کی محافظ ہے، بیماریوں کو رفع کرنے والی ہے، دل کو تقویت دیتی ہے، چہرہ کو خوبصورت اور منور کرتی ہے جان کو فرحت بخشتی ہے، اعضاء میں فرحت و نشاط پیدا کرتی ہے، سستی و کاہلی کو دفع کرتی ہے، شرح صدر کا سبب ہے، روح کی غذا ہے، دل میں نور پیدا کرتی ہے، اللہ کے انعامات کی محافظ ہے، اور عذاب الٰہی سے حفاظت کا سبب ہے، شیطان کو دور کرتی ہے، اور رحمٰن کے قریب کرتی ہے، غرض روح اور بدن کی صحت اور حفاظت میں اس کو خاص دخل ہے اور دونوں چیزوں میں اس کی عجیب تاثیر ہے، نیز دنیا اور آخرت کی مضرتوں کے دور کرنے میں، اور دونوں جہاں کے منافع پیدا کرنے میں اس کو بہت خصوصیت ہے"

فضائلِ نماز احادیث کی روشنی میں

نماز کے فضائل کے بارے میں چند احادیث تو سابقہ آیات کی تشریح کے ضمن میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، اب اس سلسلہ میں کچھ احادیث اور ملاحظہ فرمائیں، جن کا ذکر پہلے نہیں ہوا۔

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا۔ کہ:۔

صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا	پانچ نمازیں پڑھو اور رمضان کے روزے
شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ	رکھو، اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو،
وَاَطِيْعُوْا اِذَا اَمَرَكُمْ تَدْخُلُوْا	اور حاکم کی اطاعت کرو اپنے رب کی
جَنَّةَ رَبِّكُمْ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۸)	جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۲) حضرت زید بن خالد جہنیؓ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ:۔

مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ	جس نے دو رکعت نماز پڑھی، اور اس میں
فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ	سہو (یعنی غافل دل نہ ہوا، بلکہ حاضر دل
مِنْ ذَنْبِهٖ	سے پڑھیں، نہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۸)	سابقہ گناہ بخش دے گا۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ:۔

ایک قبیلہ کے دو آدمی ایک ساتھ مسلمان ہوئے، ان میں سے ایک صاحب جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو گئے، اور دوسرے صاحب ایک سال بعد اللہ کو پیارے ہوئے، حضرت طلحہ رضؓ نے خواب میں دیکھا، کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا تھا۔ اس سے شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوئے، تو مجھے بڑا تعجب ہوا، کہ شہید کا رتبہ تو بہت بلند ہے، اس لئے اسے جنت میں پہلے داخل ہونا چاہیئے تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا (اور اس کی وجہ پوچھی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس شخص کا بعد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتقال ہوا ہے، کیا تم اس شخص کی نیکیاں نہیں دیکھتے، کہ کس قدر زیادہ ہوگئیں، ایک رمضان المبارک کے روزے بھی (شہید سے زیادہ) رکھے گئے، اور پانچ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں نماز کی بھی ایک سال میں زیادہ بڑھ گئیں (مشکوۃ)

غور فرمائیں، اگر ایک سال کے تمام مہینوں کو انتیس دن کے حساب سے شمار کریں، اور صرف پانچوں نمازوں کی فرض رکعتیں شمار کریں، تو پانچ ہزار نو سو سولہ رکعتیں سال کی ہوتی ہیں، اور اگر سنن و نوافل بھی شمار کریں، تو ثواب کہاں تک جا پہنچے گا۔

(۴) اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت عامر رضؓ بیان فرماتے ہیں، کہ:۔

دو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو آپس میں بھائی بھائی تھے لیکن ان میں سے ایک نیکی میں دوسرے سے افضل تھا، جو نیکی میں زیادہ تھا اس کی وفات ہوگئی، اور دوسرے نے اس کے بعد ایک عمر گذاری، اور اس کے بعد اس کی وفات ہوئی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھائی کی دوسرے پر فضیلت کا ذکر کیا گیا، تو آپ نے فرمایا، کیا یہ دوسرا نماز نہیں پڑھتا تھا؟ صحابہؓ نے عرض کیا، بے شک وہ نماز پڑھتا تھا، تو آپؐ نے فرمایا تجھے اس کے مقام کا کیا علم، کہ اس کی نماز نے اسے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ (مسند احمد)

(۵) حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

مَنْ غَدَا اِلٰی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ — جو شخص صبح کی نماز پڑھنے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۳)

جاتا ہے، وہ ایمان کا نشان لے جاتا ہے اور جو شخص صبح کو بازار کی طرف جاتا ہے وہ شیطان کا جھنڈا لے جاتا ہے،

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ:۔

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بہترین عمل دریافت کیا، آپ نے فرمایا، نماز ہے، اس شخص نے دوبارہ عرض کی، اس کے بعد اور کیا افضل ہے، آپ نے فرمایا نماز، پوچھا اس کے بعد پھر اور کیا افضل ہے، آپ نے فرمایا نماز ہے، تین بار یہی جواب دیا، جب اس نے آپ سے پھر یہی سوال کیا، تو آپ نے فرمایا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے، اس آدمی نے عرض کیا، کہ میرے ماں باپ زندہ ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تجھ کو والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہوں، اس شخص نے کہا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، میں جہاد بھی ضرور کروں گا، اور ان دونوں (ماں باپ) کو بھی نہیں چھوڑوں گا آپؐ نے فرمایا، تو اپنے کام سے زیادہ واقف ہے

(۶) حضرت عمرو بن مرہ جہنی فرماتے ہیں، کہ:۔

ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے کہا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرمایئے، کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور آپؐ اللہ کے سچے رسول ہیں، اور پانچوں نمازیں پڑھوں، اور زکوٰۃ ادا کروں، اور رمضان کے روزے رکھوں، اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عبادت بھی کروں، تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ آپ نے فرمایا، صدیقین اور شہداء میں سے (ترغیب ج ۱ ص ۳۰۰)

(۷) حضرت عمارہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

لَنْ يَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۲)

جو شخص طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے قبل نماز پڑھتا ہے وہ ہرگز دوزخ میں داخل نہ ہوگا یعنی فجر اور عصر کی نماز

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:۔

(۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۱) (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ رات اور دن کے فرشتے جو تم میں سے انتظام پر مامور ہیں، وہ اپنی ڈیوٹی بدلتے رہتے ہیں، اور فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں، پھر جو فرشتے تمہارے اندر رہے وہ اپنے رب کے حضور جاتے ہیں، تو وہ ان سے پوچھتا ہے، کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا، تو وہ عرض کرتے ہیں، کہ جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے، تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا اور جب ہم نے ان کو چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث فجر و عصر کی اہمیت کو خوب واضح کرتی ہے، فجر کی نماز میں رات کے فرشتے شرکت کرتے ہیں، اور وہ فرشتے بھی جنہیں دن میں اپنا کام کرنا ہے، اسی طرح عصر کی نماز میں بھی دونوں وقت کے فرشتے مومنین کے ساتھ جماعت میں شریک ہوتے ہیں، مومن کی اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہو گی، کہ ان کو فرشتوں کا ساتھ نصیب ہو گیا۔

(۹) حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کہ

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهٖ فَإِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ (بخاری ج۱ ص ۵۸)	جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے۔
(۱۰) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے، تو جس شخص نے بہتر طریقے سے وضو کیا، اور ان نمازوں کے مقررہ وقتوں میں انہیں ادا کیا، اور رکوع و سجود ٹھیک طرح سے ادا کئے، اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے سامنے نمازوں میں جھکا رہا، تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت اپنے ذمہ لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَفَرَلَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ	لیتے ہیں، اور جس نے ایسا نہیں کیا، تو
(ابوداؤد۔ نسائی، ج ۱ ص ۵۴)	اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہیں ہے

اگر چاہے گا، تو اس کو بخش دے گا، اور چاہے گا، تو اس کو عذاب دے گا۔

اس حدیث میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے، کہ آدمی کو دیکھتے رہنا چاہیے کہ اس نے ٹھیک سے وضو کیا ہے یا نہیں؟ وقت کے اندر پڑھ رہا ہے یا نہیں؟ اور رکوع سجود کا کیا حال ہے؟ اور آخری بات یہ کہ نماز میں اس کے دل کی کیفیت کیا رہی ہے؟ کیا وہ دنیا کے کاروبار اور خیالات کی وادیوں میں بھٹکتا رہا ہے، یا اپنے خدا کی طرف متوجہ رہا ہے، ظاہر بات ہے، کہ جس نے اس طرح کی نمازیں پڑھی ہوں، اور اس کے دل کا یہ حال رہا ہو، تو زندگی کے دوسرے معاملات میں بھی وہ خدا کا بندہ بننے کی کوشش کرے گا، اور آخرت میں کامیاب ہوگا، اس طرح نماز پڑھنے والوں کی مغفرت کی ذمہ داری خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔

(۱۱) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ	جو کوئی تم میں سے اچھی طرح وضو کرکے
الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا	صرف نماز کے ارادے سے مسجد
يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ وَلَا يُرِيْدُ	کی طرف آئے، تو اس کے ہر قدم
اِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً	کے بدلے ایک درجہ بلند ہوتا ہے
اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً	اور ایک گناہ دور ہوتا ہے، پھر جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى	مسجد میں داخل ہوتا ہے، تو جب تک
يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ	مسجد میں نماز کے ارادے سے بیٹھا
الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا	رہتا ہے، نماز میں ہی سمجھا جاتا ہے۔
كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۶)	

(۱۲) حضرت ابو سعید خدری رضؓ روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

اَلَا اَدُلُّكُمْ مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ	کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتلاؤں جس
الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ بِهِ الْحَسَنَاتِ	سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور
قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ	نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، صحابہ رضؓ
اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ	نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے
وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ	آپ نے فرمایا مشقت کے باوجود
وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ	کامل وضو کرنا، اور دور سے مسجد کی طرف
(ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۷)	آنا، اور ایک نماز پڑھنے کے بعد
	دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا ہے۔

(۱۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے مغرب کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، نماز پڑھ کر کچھ لوگ چلے گئے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے تشریف لائے، اور جلدی کی وجہ سے آپ کا ساتھ چھوٹا ہوا تھا، آپ نے فرمایا:۔

اَبْشِرُوْا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ	لوگو! خوش ہو جاؤ، تمہارے رب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ السَّمَآءِ يُبَاهِيْ	آسمان کے دروازوں سے ایک
بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا	دروازہ کھولا ہے (اور) فخریہ طور پر
اِلٰى عِبَادِيْ قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً	فرشتوں سے فرماتا ہے، کہ دیکھو میرے
وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ اُخْرٰى	بندوں نے ایک فرض نماز پڑھ لی ہے
(ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۸)	اور دوسری کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

(۱۴) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:۔

ہم ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے تین مرتبہ فرمایا، اللہ کے رسول سے بیعت کیوں نہیں کرتے؟ ہم نے ہاتھ بڑھا کر آپ سے بیعت کر لی، اور عرض کیا، کہ ہم نے آپ سے بیعت تو کر لی ہے، لیکن آپ یہ تو ارشاد فرمائیے، کہ یہ بیعت کس چیز پر ہوتی ہے، آپ نے فرمایا،

ایک اللہ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اور پانچ نمازیں ادا کرنا، اور بلا ضرورت کسی سے سوال نہ کرنا (نسائی ج ۱ ص ۹۴)

غور فرمائیے، کہ پانچ وقت کی نمازوں کی اہمیت آپ نے کس انداز میں بیان فرمائی ہے، جیسے ایک اللہ کی عبادت کا درجہ اور اہمیت ہے، وہی پانچ نمازوں کا درجہ اور اہمیت ہے، اور نماز اتنی بڑی عظیم الشان عبادت ہے، کہ آپ نے اس پر لوگوں سے بیعت لے کر اس کی حیثیت کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا۔

(۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا، کہ:۔

ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا (مشکوۃ ج ۱ ص ۶۱)

(اے علی) تین کاموں میں دیر نہ کرنا، ایک نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے، دوسرے جنازہ میں جب کہ تیار ہو جائے، اور تیسرے بیوہ عورت کے نکاح میں، جب کہ اس کا کفو (ثانی) مل جائے۔

(۱۶) کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے، جو مجھے جنت میں داخل کر دے، آپ نے فرمایا یہ چار کام کرو، پھر تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۱) اللہ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا۔

(۲) نماز قائم کرنا۔

(۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔

(۴) صلہ رحمی کرنا (نسائی ج ۱ ص ۵۵)

(۱۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ:۔

میں نے حق تعالیٰ کی (خواب میں) بہترین صورت میں زیارت کی، مجھ سے ارشاد فرمایا، کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ملاء اعلیٰ (یعنی فرشتے) کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں، میں نے عرض کیا، مجھے تو علم نہیں، حق تعالیٰ نے اس کا

علم میرے دل میں ڈال دیا

تو پھر مجھ سے ارشاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا، کہ اب بتاؤ فرشتے کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں، میں نے عرض کیا کہ درجات بلند کرنے والی چیزوں کے بارے میں، اور ان چیزوں میں جو گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہیں، اور نماز باجماعت کی طرف جو قدم اٹھتے ہیں ان کے ثواب میں اور سردی کے وقت میں وضو اچھی طرح کرنے کے فضائل میں، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز تک انتظار میں بیٹھے رہنے کی فضیلت میں، جو شخص ان کا اہتمام کرے گا، بہترین حالت میں زندگی گذارے گا، اور بہترین حالت میں مرے گا (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۲)

(۱۸) حدیث قدسی ہے، کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

اے ابن آدم تو دن کے شروع میں میرے لئے چار رکعت پڑھ لیا کر میں تمام دن کے تیرے کام بنا دیا کروں گا (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۶)

(۱۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ:-

نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، اور صدقہ اس کی کمر توڑ دیتا ہے (جامع صغیر)

(۲۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، کہ:-

گھر میں نماز پڑھا کرو، نماز سے اپنے گھروں کو منور کیا کرو (جامع صغیر) حدیث کا اشارہ نفلی نماز کی طرف ہے۔

(۲۱) حضرت ابوہریرہ رضؓ ایک مرتبہ پیٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا پیٹ میں درد ہے؟ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا، (ابوہریرہ) اٹھ نماز پڑھ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں شفا ہے (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۲)

(۲۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خواب میں جنت دیکھی تو حضرت بلال رض کے جوتوں کے گھسٹنے کی آواز اپنے آگے سنائی دی، صبح ہوئی تو حضورؐ نے حضرت بلال رض سے پوچھا کہ تیرا وہ خصوصی عمل کون سا ہے، جس کی وجہ سے میں نے تجھے جنت میں (دنیائی طرح) اپنے آگے چلتا دیکھا، انہوں نے عرض کیا، کہ دن یا رات میں جس وقت بھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو میں نیا وضو کر لیتا ہوں، اور اس کے بعد (تحیۃ الوضو کی) نماز جتنی مقدر ہو پڑھتا ہوں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۶)

(۲۳) ایک حدیث میں یوں آیا ہے کہ:۔

ہر نماز کے وقت ایک فرشتہ آواز دیتا ہے، کہ اے بنی آدم! اٹھو اور اپنے گناہوں کی آگ کو نماز کے ساتھ بجھاؤ (جامع صغیر)

(۲۴) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار کہتے ہیں کہ میں محاصرہ کے دنوں میں حضرت عثمان رض کے پاس گیا، اور ان سے کہا۔

إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ	آپ سب لوگوں کے امام ہیں، اور
مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ	آپ پر مصیبت نازل ہوئی ہے جیسے
وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ	کہ آپ دیکھ رہے ہیں، اور ہم کو فتنہ
مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ	باز امام نماز پڑھاتا ہے، اور ہم اسے
النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا	کیا دیکھتے ہیں، حضرت عثمان رض نے
أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ	جواب دیا، کہ نماز انسان کے تمام اعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ البخاری) میں سے افضل عمل ہے، اس لئے جب
(مشکوۃ ج۱ ص ۶۲) لوگ بھلائی کریں، تو تو بھی ان کے ساتھ
بھلائی کر اور اپنے آپ کو ان کی برائی سے بچا۔

(۲۵) علامہ ابن حجی حضرت عثمان غنی رضؓ سے نقل فرماتے ہیں، کہ:۔
جو شخص پابندی اوقات کے ساتھ نماز کی محافظت کرے، اور اس کا اہتمام کرے، خدا تعالیٰ نو چیزوں کے ساتھ اس کا اکرام فرماتے ہیں:۔

(۱) اس کو خود محبوب رکھتے ہیں
(۲) تندرستی عطا فرماتے ہیں
(۳) فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں
(۴) اس کے گھر میں برکت عطا کرتے ہیں۔
(۵) اس کے چہرے پر صلحاء کے انوار ظاہر کرتے ہیں،
(۶) اس کے دل کو نرمی عطا فرماتے ہیں
(۷) وہ پل صراط پر بجلی کی طرح سے گذر جائے گا۔
(۸) جہنم سے نجات فرما دیتے ہیں۔
(۹) جنت میں ایسے لوگوں کا پڑوس نصیب ہوگا، جن کے بارے میں لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وارد ہے (یعنی قیامت کے روز نہ ان کو کوئی غم ہوگا، اور نہ خوف (تنبیہات لابن حجی)

(۲۶) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ:۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے، تو فرمایا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قبر والے کو تمہاری دنیا سے جو باقی رہ گئی ہے، دو رکعتیں زیادہ پیاری ہیں
(تعلیم الصلوۃ حصہ اول از حافظ عبداللہ صاحب روپڑی)

جو لوگ دنیا کی خاطر نماز سے غفلت کرتے ہیں، وہ اس حدیث پاک پر غور فرمائیں، کہ آخر وہ کس چیز کی حسرت لے کر دنیا سے رخصت ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دلوں میں نماز کی محبت پیدا کرے، تاکہ دنیا کے کاموں کی خاطر نمازیں کوتاہی نہ کریں، آمین یارب العالمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے والہانہ شوق اور اس کا اہتمام

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میرے لئے خوشبو اور عورت محبوب کر دی گئی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے

(نیل الاوطار ج ۱ ص ۱۲۷)

(۲) حضرت انس بن مالک رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا، تو حضرت انس رضہ نے فرمایا، جب کبھی ہم چاہتے کہ آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتا ہوا دیکھیں، تو دیکھ لیتے کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں، اور جب کبھی ہم چاہتے، کہ دیکھیں آپ سو رہے ہیں، تو ہم آپ کو سوتا ہوا دیکھ لیتے یعنی آپ رات کو کبھی سو لیتے اور کبھی نماز پڑھتے تھے، اور مہینے میں یہاں تک روزہ رکھتے، کہ ہم کہنے لگتے، کہ اب آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مہینے میں ایک روزہ بھی نہ چھوڑیں گے، اور آپ افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے، کہ آپ اس مہینہ میں ایک روزہ بھی نہ رکھیں گے۔

(مشکوۃ ج ۱ ص ۱۱۰)

(۳) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

يُصَلِّي حَتّٰى تَوَرَّمَ قَدَمَاهُ	رات کو اتنا قیام کرتے، کہ آپ کے
فَقِيْلَ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ	دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے ہیں
لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ	تو عرض کی یا رسول اللہ آپ ایسا
وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	کس لئے کرتے ہیں، آپ کے تو پہلے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا	اور پچھلے سب گناہ اللہ نے معاف فرما
اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا	دیئے ہیں، آپ نے فرمایا کیا میں اللہ
(ابن کثیر ج ۶ ص ۳۲۸)	تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ نہ بنوں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی تو آپ نے سورہ بقرہ شروع کر دی، میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ سو آیات پر رکوع کر دیں گے، حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں، پھر آپ سو سے آگے بڑھے، تو میں نے اپنے دل میں کہا، کہ آپ اس سورت کو ایک رکعت میں پڑھیں گے، آپ نے آگے پڑھنا شروع کیا، تو میں نے کہا آپ اس سورت کے ختم پر رکوع کر دیں گے، لیکن اس کے ختم پر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی، پھر اس کو ختم کیا، ازاں بعد آپ نے سورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز شروع کی، اور اس کو بھی ختم کیا، اور آپ نہایت ٹھہر ٹھہر کر پڑھ رہے تھے، جب آپ ایسی آیت پر سے گذرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ تسبیح پڑھتے، اور جب ایسی آیت پر گذرتے جس میں سوال ہوتا، تو اللہ سے اس کا سوال کرتے اور جب پڑھتے ہوئے ایسی آیت سے گذرتے جس میں پناہ کا تذکرہ ہوتا، تو آپ پناہ مانگتے، اس کے بعد آپ نے رکوع کیا، اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہتے رہے، آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام کے برابر تھا، اس کے بعد آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا اور بہت دیر تک کھڑے رہے، تقریباً رکوع کے برابر اس کے بعد آپ نے سجدہ کیا، اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہا، اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب قریب تھا (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۰۶)

(۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:-

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرٍ سُوْءٍ قِيْلَ مَا هَمَمْتَ قَالَ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهٗ (بخاری ج ۱ ص ۱۵۳)

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی آپ برابر کھڑے رہے، یہاں تک کہ میں نے برے کام کا ارادہ کیا، کہا گیا، کیا ارادہ کیا؟ حضرت عبداللہ نے کہا، کہ میں نے ارادہ کیا تھا، کہ خود بیٹھ جاؤں، اور آپ کو چھوڑ دوں

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ:-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام رات نماز پڑھی یہاں تک کہ صبح ہوگئی، اور آپ یہی آیت تلاوت فرماتے رہے۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ	(اے اللہ) اگر تو ان کو عذاب دے
وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ	تو یہ تیرے ہی بندے ہیں، اور اگر
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ	معاف کردے، تو تو زبردست
(مشکوۃ ج ۱ ص ۱۰۷)	حکمت والا ہے۔

(۷) چند لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کچھ لوگوں کا ذکر کیا، جو رات میں سارا قرآن شریف ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پڑھتے ہیں، تو حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا، کہ ان لوگوں نے قرآن شریف پڑھا بھی ہے، اور سمجھا بھی پڑھا یعنی پڑھنے کا فائدہ یہ تھا، کہ اس کے معانی سمجھے جاتے، الفاظ پر غور و فکر کیا جاتا، اور اپنے دل میں اس کی عظمت پیدا کی جاتی، یہ لوگ اس سے محروم رہے، پھر آپ نے فرمایا۔

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پوری پوری رات کھڑی رہتی، آپ سورہ بقرہ، آل عمران اور سورہ نساء پڑھتے، جب آپ ایسی آیت پر سے گذرتے، جس میں خوف کا ذکر ہوتا، تو آپ ضرور اللہ سے دعا فرماتے، اور اس خوف سے پناہ چاہتے، اور جب آپ ایسی آیت پر سے گذرتے، جس میں خوشخبری کا تذکرہ ہوتا، تو آپ اس آیت پر بھی ضرور ٹھہرتے، اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے (مسند احمد)

(۸) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں، کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان سے عرض کیا، کہ آپ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت کے بارے میں کیوں بیان نہیں فرماتیں؟

حضرت عائشہ رضؓ نے جواب دیا، کہ میں ضرور بیان کروں گی سنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درد کی وجہ سے سخت تکلیف تھی تو آپ نے دریافت فرمایا، کہ کیا لوگ نماز سے فارغ ہو چکے؟ ہم نے عرض کیا، نہیں یا رسول اللہ، وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا، میرے لئے برتن میں پانی بھر دو، چنانچہ ہم نے پانی بھر دیا، آپ نے غسل کیا اور کھڑے ہونے کا ارادہ کیا، لیکن آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، جب ہوش میں آئے، تو فرمایا، کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں، ہم نے کہا نہیں، وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا، میرے لئے برتن میں پانی رکھ دو، ہم نے رکھ دیا، پھر آپ نے غسل فرمایا، اور کھڑا ہونا چاہا، تو آپ پر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی، جب ہوش میں آئے، تو دریافت فرمایا، کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا، وہ تو آپ کے انتظار میں ہیں، آپ نے فرمایا، برتن میں پانی رکھ دو، ہم نے رکھ دیا، آپ نے غسل کیا، پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، جب ہوش میں آئے، تو فرمایا، کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے گذارش کی نہیں، وہ آپ کے منتظر ہیں۔

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں، کہ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے نماز عشاء کے لئے آپ کا انتظار کر رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر صدیق رضہ کے پاس آدمی بھیجا، کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت ابوبکر رقیق القلب تھے، انہوں نے حضرت عمر رضہ سے فرمایا، کہ تم لوگوں کو نماز پڑھا دو، حضرت عمر رضہ نے کہا، کہ آپ اس بات کے زیادہ اہل ہیں، چنانچہ حضرت ابوبکر رضہ نے لوگوں کو نماز پڑھانی شروع کی، اتنے میں آپ نے مرض میں کچھ خفت محسوس کی، تو آپ دو آدمیوں کے درمیان ضعف کی وجہ سے سہارا لیتے ہوئے نکلے، آپ کے دونوں قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے، آپ کی تشریف آوری کو محسوس کرتے ہوئے حضرت ابوبکر نے ارادہ کیا، کہ پیچھے ہٹ جائیں، لیکن آپ نے اشارہ فرمایا، کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو، اس کے بعد آپ حضرت ابوبکر رضہ کے پہلو میں بیٹھ گئے، اور لوگوں کو نماز پڑھائی (بخاری شریف ج ۱ ص ۹۵)

صحابہ کرام کا نماز سے بے پناہ شغف اور اس کے لئے تیاری

صحابہ کرام کو نماز سے اس قدر محبت اور شغف تھا، اور اس شدت سے اس کا اہتمام کرتے تھے، کہ سخت سے سخت حالات میں بھی ان سے نماز ترک نہیں ہوتی تھی، چنانچہ بیماری کی حالت میں بھی وہ دو سروں کا سہارا لے کر مسجد میں حاضر ہوتے تھے، پھر وہ جس خشوع، خضوع اور محویت و استغراق سے نماز ادا کرتے، وہ انہیں کا حصہ تھا، اور اس کا نظارہ بڑا پر اثر اور دلفریب ہوتا تھا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے، تو ان پر اس شدت سے رقت طاری ہوتی، کہ کافر عورتیں اور بچے بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے (بخاری ج ۱ ص ۸۶)

(۲) حضرت عمر رضؓ نماز میں اس درد سے روتے تھے، کہ ان کے رونے کی آواز آخری صف تک پہنچتی تھی (بخاری ج ۱ ص ۹۹)

حضرت مسور بن مخرمہ رضؓ بیان کرتے ہیں، کہ:۔

جب حضرت عمر رضؓ خنجر سے زخمی ہوئے، تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ پر بے ہوشی آنی شروع ہو گئی، میں نے کہا، انہیں نماز کے لئے ہوشیار کرو، کیونکہ نماز سے زیادہ ان کی بے ہوشی کو دور کرنے والی اور کوئی چیز نہیں، چنانچہ لوگوں نے کہا "الصلوٰۃ یا امیر المؤمنین" (یعنی اے امیر المؤمنین نماز تیار ہے) حضرت عمر رضؓ نے فرمایا، ہاں اس وقت اٹھنا ہی ہے، اور اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، جس نے نماز ترک کر دی، اس کے بعد آپ نے نماز پڑھی، درانحالیکہ زخم سے خون بہہ رہا تھا (طبرانی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ:۔

جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، تو آپ کی زوجہ محترمہ نے کہا، کہ تم نے ایسے آدمی کو قتل کر دیا، جو تمام رات ایک رکعت میں سارا قرآن شریف ختم کرتا تھا (طبرانی)

(۵) حضرت عثمان بن عبدالرحمٰن کے والد بزرگوار کہتے ہیں، کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے ایک رات مقام ابراہیم پر عبادت کرنے کا ارادہ کیا جب میں نے نماز عشاء پڑھ لی تو میں اس جگہ کیلئے چلا گیا، اور کھڑا ہو گیا، اچانک ایک آدمی نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا، میں نے مڑ کر دیکھا، تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے، پھر آپ نے سورہ فاتحہ سے ابتدا کی، اور پڑھنا شروع کیا، یہاں تک کہ سارا قرآن ختم کر دیا، اور اس کے بعد رکوع کیا، اور سجدہ کیا، پھر اپنے دونوں جوتے لئے اور چلے گئے، مجھے علم نہیں، کہ اس سے پہلے بھی کچھ پڑھا تھا یا نہیں (ابو نعیم فی الحلیۃ)

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کیفیت یہ تھی، کہ جب نماز کا وقت آتا، تو ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا، لوگوں نے پوچھا، کہ اے امیر المؤمنین یہ کیا حالت ہے؟ فرمایا اب اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آگیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمینوں، آسمانوں اور پہاڑوں پر پیش فرمایا تھا مگر سب اس امانت سے ڈر گئے، اور انکار کر دیا (احیاء العلوم للغزالی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:۔

میں نے ایک رات عشاء کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے میں دیر کر دی، آپ نے مجھ سے فرمایا، تو کہاں تھی، میں نے کہا، کہ مسجد میں آپ کے صحابہ میں سے ایک صاحب قرآن پڑھ رہے تھے، میں نے اس جیسی آواز کبھی نہیں سنی، اور نہ آپ کے صحابہ میں سے کسی کی ایسی قرأت ہے، یہ بات سن کر آپ کھڑے ہو گئے، اور میں بھی کھڑی ہو گئی، یہاں تک کہ آپ نے اس کی طرف کان لگایا، پھر میری طرف متوجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر فرمایا، کہ یہ سالم مولی ابوحذیفہ ہیں، پھر آپ نے فرمایا، کہ سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے اس جیسے آدمی میری امت میں پیدا کئے (حاکم)

(۸) حضرت انس رضؓ قیام اور سجدہ میں اس قدر دیر لگاتے تھے کہ لوگ سمجھتے آپ کچھ بھول گئے ہیں (صحیح بخاری)

(۹) حضرت تمیم داری ایک رات نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوئے تو صرف ایک آیت کی تلاوت میں صبح کر دی، بار بار اس کو دہراتے اور مزے لیتے رہے (اسد الغابہ ذکر تمیم داری)

(۱۰) حضرت ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں، کہ:۔

میں ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضؓ کے گھر سات رات تک مہمان رہا، حضرت ابوہریرہ رضؓ ان کا خادم، اور آپ کی زوجہ محترمہ یکے بعد دیگرے تہائی تہائی رات میں قیام کرتے رہے (حلیہ)

(۱۱) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ:۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ رات کو نماز پڑھنے والے، اور دن کو روزہ رکھنے والے تھے، نماز کے ساتھ آپ کو انتہائی محبت تھی، یہاں تک کہ آپ کا نام ہی مسجد کا کبوتر رکھ دیا گیا (حلیہ ج ۱ ص ۳۵۵)

(۱۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:۔

مجھے جب کبھی نماز کا وقت یاد آیا، میں نے اس کی تیاری کا سامان کیا اور جب کبھی نماز کا وقت آیا، تو میرا شوق نماز کی طرف زیادہ سے زیادہ بڑھا (ابن عساکر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب نماز میں کھڑے ہوتے، تو کئی کئی سو آیات پڑھ جاتے، اور اس طرح کھڑے ہوتے کہ معلوم ہوتا کہ کوئی ستون کھڑا ہے، اور جب سجدے میں جاتے تو اتنی دیر تک سجدہ کرتے کہ حرم محترم کے کبوتر ایک جامد چیز سمجھ کر ان کی پیٹھ پر بیٹھ جاتے۔

(اصابہ، نیز اسد الغابہ ذکر عبداللہ بن زبیرؓ)

(۱۴) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی آنکھ میں پانی اتر آیا، لوگوں نے عرض کیا، کہ اس کا علاج تو ہو سکتا ہے، مگر چند روز آپ نماز نہ پڑھ سکیں گے انہوں نے فرمایا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ جو شخص نماز نہ پڑھے، وہ خدا تعالیٰ کے سامنے ایسی حالت میں حاضر ہوگا، کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہوں گے (بزار و طبرانی)

نماز میں جس خشوع و خضوع اور رغبت و شوق کا حکم ہے، صحابہ کرامؓ نے اس کے یہ نمونے پیش کئے کہ عزیز سے عزیز چیز بھی، اگر ان کے اس روحانی ذوق و شوق اور رغبت و شغف میں ذرا سی بھی خلل انداز ہوئی، تو انہوں نے اس کو اپنے ذوق پر قربان کر دیا۔

(۱۵) چنانچہ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کا واقعہ ہے، کہ وہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، کہ ایک خوش نما چڑیا نے سامنے آکر چہچہانا شروع کر دیا، حضرت طلحہؓ دیر تک ادھر ادھر دیکھتے رہے، پھر جب نماز کا خیال آیا، تو رکعت یاد نہ رہی، دل نے کہا، اس باغ نے یہ فتنہ برپا کیا ہے، یہ سوچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، اور آپ سے واقعہ بیان کیا، اور کہا اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ باغ راہِ خدا میں صدقہ ہے
(موطا امام مالک ص ۳۵)

(۱۶) اسی طرح ایک اور صحابیؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، باغ اس وقت نہایت سرسبز و شاداب اور پھلوں سے لدا ہوا تھا، پھلوں کی طرف نظر اٹھ گئی، تو نماز یاد نہ رہی، جب اس کا خیال آیا، تو دل میں بہت نادم ہوئے کہ دنیا کے مال و دولت نے اپنی طرف متوجہ کر لیا، یہ حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کا زمانہ تھا، ان کے پاس حاضر ہوئے، اور عرض کی کہ یہ باغ جس نے مجھے فتنہ میں مبتلا کر دیا، میں اسے خدا کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں، چنانچہ حضرت عثمانؓ نے بیت المال کی طرف سے اسے پچاس ہزار میں فروخت کیا
(موطا امام مالکؒ ص ۳۵)

(۱۷) ایک رات میدانِ جنگ میں ایک پہاڑی پر دو صحابیؓ پہرہ دینے پر متعین ہوئے، جن میں سے ایک مہاجر تھے اور دوسرے انصاری رات کے ابتدائی حصہ میں مہاجر کا پہرہ تھا، اور نصف رات کے بعد انصاری کا، مہاجر نے اپنی باری ختم ہونے پر انصاری کو بیدار کیا، وہ اٹھا، اور اپنی ڈیوٹی پر کھڑا ہو گیا، دل میں سوچا یونہی پہرہ دینے سے بہتر ہے، کہ نماز شروع کر دی جائے، غنیم بھی نہ آئے گی، اور ثواب اور ثواب بھی حاصل ہو جائے گا، چنانچہ وضو کیا، اور نماز شروع کر دی، دشمن اپنی کمین گاہ میں چھپے ہوئے یہ سب کیفیت دیکھ رہے تھے، انہوں نے ایسے نشانے پر تیر چھوڑا، کہ انصاری کے جسم میں پیوست ہو کر رہ گیا، انصاری نے خیال کیا، کہ نماز سے فارغ ہونے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد تیر نکالوں گا، اور ساتھی کو بھی بیدار کر دوں گا، اسی خیال میں تھا، کہ دوسرا تیر پہلے سے بھی شدت سے جسم میں پیوست ہوگیا پھر بھی انصاری کا یہی ارادہ تھا، کہ سلام پھیر کر تیر نکال لوں گا، دشمن نے غصہ میں آکر تیسرا تیر مارا جس سے انصاری غش کھا کر اپنے پاس والے ساتھی پر گر پڑتا ہے، جب وہ بیدار ہوا تو دیکھا، کہ انصاری کے جسم میں تین تیر پیوست ہیں، اور جسم سے خون فوارہ کی طرح جاری ہے (ابوداؤد)

قرنِ اول میں نماز کی اہمیت

صحابہ کرامؓ کے دور کو بہترین دور، ان کے وجود مسعود کو خیر اہل الارض، اور ان کی بہترین زندگیوں کو خیر الحیات" اس وجہ سے کہا جاتا ہے، کہ آج جو مختلف انواع کے معاصی پائے جاتے ہیں، ان کو ان گناہوں کا پتہ تک بھی نہ تھا، جاہ اور قوت دونوں خیر سے مغلوب اور دین کے ماتحت تھیں، اس لئے جو امن اس دور میں تھا، وہ جہان کو پھر کبھی نصیب نہ ہو سکا، اس کا راز صرف اور صرف یہی تھا، کہ ان کی عام ترقی نماز کے ذریعہ تھی، اور ان کا مقصد حیات ہی نماز تھا، نماز ہی معیار امامت تھا، اور نماز ہی معیار خلافت تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جانشینی کے لئے جس میں عبادت و خلافت کے دونوں منصب شامل ہیں، صدیق اکبرؓ کا یہ کہہ کر انتخاب فرماتے ہیں، کہ آپ امت کے بہترین آدمی ہیں" اور اپنے سامنے تو انہیں صرف امام صلوۃ ہی بنایا تھا، جو بالآخر ان کے خلیفہ ہونے کی دلیل ثابت ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت علی رضؓ جب صدیق اکبر کی بیعت کرتے ہیں، تو فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہمارا امام صلوٰۃ بنا کر ہمارا دین ان کے سپرد کر دیا، اور اس پر ہم راضی ہو گئے، تو ہمیں پھر دنیا انہیں سونپ دینے میں کون سی چیز مانع ہو سکتی ہے

اب ذیل میں صحابہؓ کے بہترین اقوال سے نماز کی اہمیت و فضیلت ملاحظہ فرمائیں:۔

حضرت عمرؓ جب خلیفہ ہوئے تو آپ نے تمام دین کی بقا نماز میں اور تمام دین کی اضاعت نماز کی اضاعت میں سمجھی، اور خلافتی حکم کے ذریعہ اپنے عُمّال کو ان کی ذمہ داری یاد دلاتے ہوئے یہ اعلان فرمایا:۔

اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِیْ	تمہارے کاموں میں سب سے زیادہ اہمیت
الصَّلٰوةُ فَمَنْ حَفِظَهَا وَ	میرے نزدیک نماز کی ہے جو شخص اپنی
حَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَ	نماز کی حفاظت کرے گا، اور اس کی
مَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا	دیکھ بھال کرتا رہے گا، وہ اپنے پورے
اَضْيَعُ (مشکوٰۃ ج۱ ص۵۹)	دین کی حفاظت کرے گا اور جو نماز کو

ضائع کر دے گا، تو وہ باقی تمام چیزوں کو بدرجہ اولیٰ برباد کر دینے والا ثابت ہوگا۔

دین و دنیا کی ترقی کا ذریعہ صرف نماز ہی ہے

صحابہ کرامؓ کی دینی اور دنیوی ترقی صرف نماز کی وجہ سے ہی ہوئی تھی، چنانچہ اوائل عہد اسلام میں راتوں کے بڑے حصہ میں صحابہ کرامؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ کے ساتھ قیام فرماتے، یہاں تک کہ ان کے پاؤں پر ورم آجاتا، اور پیر پھٹ کر ان سے خون بہہ نکلتا، جس کا تذکرہ قرآن کریم نے ان الفاظ میں کیا ہے، کہ :-

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ	تیرا رب جانتا ہے کہ تو دو تہائی رات
اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ	کے قریب قیام کرتا ہے، اور کبھی اس
وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ	کا نصف اور کبھی اس کی تہائی، اور ان
مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ	میں سے ایک گروہ جو تیرے ساتھ ہیں،
وَالنَّهَارَ (سورہ مزمل)	اور اللہ رات اور دن کا اندازہ کرتا ہے،

غرضیکہ صحابہ کرامؓ کی دینی اور دنیوی ترقی صرف نماز ہی کی وجہ سے تھی جو قوم نماز گذار نہیں ہے، وہ خواہ کتنی ہی ترقی کر جائے یا تو خالص دنیا کی ترقی ہوگی، جس میں سرے سے اخلاقیت نہ ہوگی، اور اگر روحانیت یا مذہبیت لئے ہوئے ہوگی، تو غش و منکر سے پاک نہ ہوگی، جس کا انجام فساد و خونریزی اور تباہی و بربادی ہوگا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ :-

"نماز زمین میں اللہ تعالیٰ کا عمل ہے" (کنز العمال ج ۴ ص ۱۸۰)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ :-

"ہم اپنی جانوں پر گناہ کر کے آگ لگاتے ہیں، اور جب ہم فرض نماز پڑھ لیتے ہیں، تو یہ نماز پہلے کئے ہوئے گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے، اس کے بعد پھر ہم اپنی جانوں پر آگ لگا لیتے ہیں، پھر جب نماز پڑھ لیتے ہیں، تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پہلے کئے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (کنز العمال ج ۴ ص ۱۸۲)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:-

نمازیں ان گناہوں کا کفارہ ہیں، جو ان کے بعد ہوتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کو ایک غدود ان کے پاؤں کے انگوٹھے پر ظاہر ہوا، پھر وہ پھیلتا ہوا ان کے قدم کی جڑ تک پہنچ گیا، پھر وہ پھیل کر گھٹنے تک پہنچا، پھر وہ پھیل کر کمر تک جا پہنچا، پھر جب گردن تک پہنچ گیا تو حضرت آدم علیہ السلام نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، تو وہ غدود ان کے کندھوں پر اتر آیا، پھر نماز پڑھی تو ان کی کمر تک آ گیا، پھر نماز پڑھی، تو ان کے گھٹنے تک اتر آیا، پھر نماز پڑھی، تو ان کے گھٹنے تک آ گیا، پھر نماز پڑھی، تو ان کے قدم تک اتر آیا، پھر نماز پڑھی تو جاتا رہا (کنز العمال ج ۴ ص ۱۸۱)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارسی سے مروی ہے، کہ آپ نے فرمایا:-

بے شک بندہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو اس کی خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں، وہ اپنی نماز سے فارغ نہیں ہونے پاتا، یہاں تک کہ خطائیں اس سے جدا ہو جاتی ہیں، جس طرح کہ کھجور کا گدا جدا ہو کر دائیں بائیں جانب گرتا ہے۔ (ترغیب)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:-

نماز بڑی اچھی چیز ہے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، کہ میرے ساتھ اس میں کون شریک ہوتا ہے (کنز العمال)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ جب اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اس کے بعد نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف اپنا چہرہ کر لیتے ہیں، اور اس سے سرگوشی کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اس سے اس وقت تک نہیں پھیرتے جب تک یہ خود ہی اپنا چہرہ نہ پھیر لے، یا دائیں بائیں نہ دیکھے (کنز العمال)

اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت

احادیث میں اول وقت نماز پڑھنے کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اول وقت نماز پڑھنے کی متعدد احادیث میں ترغیب دلائی گئی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا معمول اول وقت ہی نماز پڑھنے کا تھا، اختصار کے نمونہ کے طور پر چند ایک احادیث اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت اور اہتمام کے بارے میں ہم نقل کرتے ہیں، تاکہ تمام مسلمانوں کو اول وقت نماز پڑھنے کا شوق پیدا ہو

(۱) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوۃُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِھَا (ترمذی ج ۱ ص ۲۴)	اعمال میں سے بہترین اور افضل عمل نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھنا ہے۔

(۲) اسی مضمون کی ایک روایت حضرت ام فروہؓ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے، تو آپ نے فرمایا "اَلصَّلٰوۃُ لِاَوَّلِ وَقْتِھَا" یعنی اول وقت نماز پڑھنی (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ (مشکوۃ ج۱ ص۶۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تھے، اور عورتیں (مسجد سے نماز پڑھ کر) اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس ہوتی تھیں، اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام زندگی میں وفات تک سب نمازیں ہمیشہ اول وقت پر ہی پڑھی ہیں، سوائے ایک بار کے اور وہ بھی بیانِ جواز کے لئے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں، کہ:۔

(۴) مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى (ترمذی ج۱ ص۲۴) (مشکوۃ ج۱ ص۶۱)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر وقت میں دو بار نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فوت کر لیا،

اس حدیث کا مطلب یہ ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اول وقت پر ہی نماز پڑھتے رہے، صرف بیانِ جواز کے لئے ساری عمر میں ایک دفعہ آخری وقت میں نماز پڑھی ہے۔

غور فرمایئے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی میں پانچوں نمازیں اول وقت پر پڑھی ہیں، اور کبھی ان میں تاخیر نہیں ہونے دی، اور آج ہمارا یہ حال ہے کہ بستر سے صبح ہم کو سورج جگاتا ہے، اور ظہر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ایسے وقت جا پڑھتے ہیں، کہ عصر کا وقت قریب آجاتا ہے، اور آفتاب زرد ہونے کے وقت عصر کی بے روح نماز خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں، ہمیں چاہیئے، کہ نمازوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کے اوقات کی بھی حفاظت کریں، اور پوری کوشش کریں، کہ ہماری نمازیں اول وقت میں ادا ہوں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۱)	کہ اول وقت نماز پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے، اور آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کی معافی ہے۔

(۶) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ:۔

اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا وَقَدْ تَرَکَ مِنَ الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مَا ھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ (دار قطنی)	ایک شخص نماز آخر وقت میں ادا کرتا ہے حالانکہ اس کو اول وقت پڑھنا اس کے اہل و مال سے زیادہ بہتر ہے۔

(۷) حضرت جعفر بن محمد اپنے والد بزرگوار سے بیان کرتے ہیں، کہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے ایک آدمی کے پاس ملک الموت کو دیکھ کر فرمایا، کہ اے ملک الموت! میرے صحابیؓ سے مہربانی کرو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ یہ مومن ہے، ملک الموت نے عرض کیا، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خوش ہو جاؤ، اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، میں ہر مومن کا رفیق ہوں، اور جان لیجیے، کہ زمین میں کوئی گھر اینٹوں کا یا بالوں (خیمہ) کا جنگل اور دریا میں ایسا نہیں، جس کی میں ہر روز پانچ دفعہ تلاش نہ کرتا ہوں، میں اہل زمین کا یہاں تک واقف ہوں، کہ سب چھوٹوں بڑوں کو ان سے زیادہ پہچانتا ہوں، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں ایک مچھر کی جان بھی قبض کرنے کا ارادہ کروں، تو جب تک اللہ تعالیٰ مجھے اس کے قبض کرنے کا حکم نہ فرمائیں، میں اس پر قادر نہیں ہو سکتا۔

حضرت جعفر فرماتے ہیں، کہ مجھے خبر ملی ہے، کہ ملک الموت نماز کے وقتوں میں اہل زمین کی جستجو کرتے ہیں، پھر جب موت کے وقت ان کے پاس آتے ہیں، تو اگر وہ شخص نماز پر محافظت کرنے والوں میں سے ہو، تو اس کے نزدیک سے شیطان کو دور کر کے، ایسی نازک و خطرناک حالت میں اسے کلمۂ توحید (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) کی تلقین کرتے ہیں (ترجمان القرآن للنواب صدیق حسن خانصاحب ج ۱ ص ۱۹۶)

امام ترمذیؒ، امام شافعیؒ کا قول نقل فرماتے ہیں:۔

اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی فَضْلِ اَوَّلِ الْوَقْتِ عَلٰی اٰخِرِہٖ اِخْتِیَارُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	نماز کا اول وقت افضل ہے اس کی افضلیت کی دلیل ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اول وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما فَلَمْ يَكُوْنُوْا	میں ہی نماز پڑھا کرتے تھے، اگر اول
يَخْتَارُوْنَ اِلَّا مَا هُوَ اَفْضَلُ	وقت افضل نہ ہوتا، تو یہ حضرات کیوں
وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَدَعُوْنَ الْاَفْضَلَ	اس کو اختیار فرماتے

وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ (ترمذی ج ۱ ص ۲۴)

نماز باجماعت کے فضائل

جب نمازی نماز پڑھتا ہے، اور ثواب حاصل کرنے کے لئے ہی پڑھتا ہے، تو اس کے لئے یہ بات معمولی سی ہے، کہ گھر میں نماز پڑھنے کے بجائے مسجد میں جاکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لے، کیونکہ اس میں مشقت تو کچھ ہے ہی نہیں، اور نہ کوئی وقت ہے، لیکن ثواب ۲۷ گنے زیادہ حاصل ہوجاتا ہے دنیاوی معاملات میں تو ایسا کوئی آدمی نہ ہوگا، کہ جسے ایک روپے کے ستائیس یا اٹھائیس روپے ملتے ہوں اور وہ ان کو چھوڑ دے، مگر دین کی چیزوں میں اتنے بڑے نفع سے بھی لوگ سستی اور غفلت برتتے ہیں، اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے، کہ ہم لوگوں کو دین کی پرواہ نہیں، اس کا نفع ہماری نگاہ میں نفع ہی نہیں، دنیا کی تجارت جس میں ایک آنہ یا دو آنے فی روپیہ نفع ہو، اس کے پیچھے دن رات خاک چھانتے پھرتے ہیں، لیکن آخرت کی تجارت سے غفلت اور لاپرواہی ہے۔

پابندی کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرلے میں آخرت کے ثواب کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے فائدے ہیں، مثلاً یہ کہ جماعت کی پابندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آدمی میں وقت کی پابندی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، دن رات میں پانچ دفعہ محلہ کے سب مسلمان بھائیوں کا ایک جگہ اجتماع ہو جاتا ہے جس سے بڑے بڑے فائدے اٹھائے جا سکتے ہیں، جماعت کی پابندی سے نماز کی پوری پابندی نصیب ہو جاتی ہے، اور جو لوگ جماعت کی پابندی نہیں کرتے۔ اکثر دیکھا گیا ہے، کہ ان کی نمازیں کثرت سے قضا ہوتی ہیں، اور ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے، کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے ہر آدمی کی نماز پوری جماعت کی نماز کا جزو بن جاتی ہے، جس میں اللہ کے ایسے نیک اور صالح بندے بھی ہوتے ہیں، جن کی نمازیں بڑی خشوع اور خضوع والی ہوتی ہیں، اور اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ کریم سے یہی امید ہے، کہ جب وہ جماعت کے کچھ لوگوں کی نمازیں قبول فرمائے گا، تو ان کے ساتھ دوسرے نمازیوں کی نماز کو بھی قبولیت کا درجہ عطا فرمائے گا، اگرچہ ان کی نمازیں اس لائق نہ ہوں

پس ہم میں سے ہر شخص کو سوچنا چاہیئے، کہ بغیر کسی سخت مجبوری کے جماعت کو کھو دینا کتنے بڑے گھاٹے سے، اور اعلیٰ برکتوں سے اپنے آپ کو محروم کر دینا ہے، اب ذیل میں نماز باجماعت کی فضیلت اور اس کے اہتمام کے بارے میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ

ابن عمر رض روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بلا عذرِ شرعی) مسلمانوں کی جماعت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلٰوۃُ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۵) — الگ تھلگ اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز کے مقابلہ میں جماعت کی نماز ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

اس حدیث سے نماز باجماعت کی فضیلت روز روشن کی طرح عیاں ہے ارشاد ہوتا ہے، کہ اگر تم جماعت کے ساتھ مل کر نماز پڑھو، تو اس کا درجہ اتنا ہوگا، جتنا اکیلے ستائیس بار نماز پڑھنے کا یعنی اگر کوئی شخص ظہر کی نماز اکیلا ستائیس مرتبہ پڑھے، تو دوسرا جماعت کے ساتھ ایک ہی بار پڑھے، تو اجر میں برابر ہوں گے

بعض روایات میں ۲۷ کی بجائے ۲۵ بھی آیا ہے، جس کی تطبیق یہ ہے کہ یہ اختلاف بہ سبب تفاوت احوال نمازیوں کے لئے ہے یعنی کسی نمازی کی نماز تو ۲۵ درجے اور کسی کی ۲۷ درجے تک بڑھتی ہے، جس قدر کسی نے نماز کے شرائط و آداب کو ملحوظ رکھا ہوگا، اسی قدر ثواب زیادہ حاصل کرے گا، یا باجماعت نماز ادا کرنے سے کم سے کم ۲۵، اور زیادہ سے زیادہ ۲۷ درجے تک ثواب ہوتا ہے، جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اکیلے نماز پڑھنے سے باجماعت نماز ادا کرنے میں کتنی فضیلت ہے اور یہ صرف نماز ہی کی خصوصیت نہیں بلکہ اسلام نے تو ہر معاملہ میں مسلمانوں کو جماعت بندی کی طرف توجہ دلائی ہے، اور جماعتی زندگی بسر کرنے کی تلقین کی ہے، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انفرادی زندگی کوئی زندگی نہیں، اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النّار۔ یعنی جو شخص جان بوجھ کر جماعت سے الگ ہو گیا، وہ جہنم میں جائے گا
ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جماعت بندی میں
اللہ کی رحمت ہوتی ہے، اور جدا جدا ہونے میں عذاب (مسند احمد)

پھر یہ بھی ارشاد فرمایا:۔

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ	اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (رحمت کا سایہ) جماعت
(ترمذی)	پر ہی ہوتا ہے۔

پھر یہ بھی ارشاد فرمایا، کہ:۔

اَلْجَمَاعَۃُ رَحْمَۃٌ (ابوداؤد)	جماعت میں برکت ہے

حدیث میں "فذ" کا لفظ آیا ہے، جس کے معنی الگ تھلگ رہنے والے
کے ہیں۔ جماعت کی نماز میں ہر طرح کے مسلمان شریک ہوتے ہیں، امیر بھی،
غریب بھی، خوش پوشاک بھی، اور پھٹے پرانے کپڑے پہننے والے بھی، تو جن
لوگوں کے اندر بڑائی کا غرور ہوتا ہے، اور مالداری کے نشہ میں بدمست ہوتے
ہیں، اس بات کو پسند نہیں کرتے، کہ ان کے ساتھ کوئی اور بھی کھڑا ہو، اس
لئے وہ نماز اپنے گھروں میں پڑھتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
ذہنی بیماری کا علاج یہ بتایا ہے، کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھو، اپنے گھروں
میں یا مسجد میں بھی تنہا نماز نہ پڑھو۔

پھر یہ بات بھی ہے، کہ بالعموم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں شیطانی
وساوس کم پیدا ہوتے ہیں، آدمی کا خدا سے تعلق مضبوط ہوتا ہے، اسی وجہ سے
نماز باجماعت کا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنا بڑھا ہوا ہے۔

الغرض کس قدر نادان ہیں وہ مسلمان جو دیدہ و دانستہ اتنی بڑی برکت اور بہت زیادہ فائدہ مند چیز سے اپنے آپ کو محروم رکھتے ہیں، حالانکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی میں کوئی نماز بلا جماعت ادا نہیں فرمائی، اور یہی وجہ ہے کہ اکثر ائمہ نے اسے سنتِ مؤکدہ قرار دیا ہے، اور فرمایا ہے، کہ ہر مسلمان پر نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا:۔

مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا	جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ
فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ	اس طرح نماز پڑھے، کہ تکبیر اولیٰ فوت
الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ	نہ ہو، تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں ایک
بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ	پروانہ جہنم سے آزادی کا، اور دوسرا
النِّفَاقِ (ترمذی)	نفاق سے بری ہونے کا۔

وجہ اس کی ظاہر ہے، کہ جو شخص اس طرح سے چالیس دن پورے کرے گا اول تو اس میں اخلاص پیدا ہی، پھر ہر روز پانچ دفعہ نیکی کا حریص اور طمع کرنے والا ہے، کہ تکبیر اولیٰ میں ہی نماز میں شامل ہو جاتا ہے، تو وہ پکا مومن بن جاتا ہے، چالیس دن تک اس قدر محنت کرنے سے ساری عمر نماز پڑھنے کی عادت ہو جائے گی، پھر دوزخ کیسی اور نفاق کیسا، وہ پاک صاف ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دارِ فانی سے رخصت ہوگا۔

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

(بخاری ج ۱ ص ۸۶)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ اذان اور (جماعت کی) صف اول میں کس قدر ثواب ہے، پھر بغیر قرعہ اندازی کے ان کا حصول ممکن نہ ہو، تو ضرور قرعہ اندازی کریں، اور اگر ان کو معلوم ہوجائے کہ اول وقت نماز پڑھنے میں کس قدر اجر ہے، تو ضرور اس کی طرف سبقت کریں اور اگر ان کو معلوم ہوجائے، کہ عشا اور صبح کی نماز میں کس قدر ثواب ہے، تو گھٹنوں کے بل چل کر آئیں،

(۴) حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتُهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى

آدمی کا دوسرے کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا، اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے افضل تر ہے، اور جو دو شخصوں کے ساتھ مل کر پڑھتا ہے، وہ ایک شخص کے ساتھ مل کر پڑھنے سے پاکیزہ تر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل۔ اور جس قدر جماعت میں زیادتی ہوگی
(ابوداؤد ج ص ۸۹) اتنی ہی وہ خدا کو پسند ہوگی۔

یعنی جماعت میں جس کثرت سے لوگ شریک ہوں گے، اسی کثرت کے لحاظ سے ثواب زیادہ ہوگا، کیونکہ جماعت کی کثرت خیر کی کثرت ہے، اور جتنی خیر کی کثرت ہوگی، اتنی برکت زیادہ ہوگی۔

تعداد مدارج اگرچہ وہی ۲۵۔۲۷ رہے گا، مگر ان مدارج کی قدر و قیمت بڑھ جائے گی، مثلاً ایک شخص نے ایک آنہ، دوسرے نے ایک روپیہ اور تیسرے نے ایک دینار صدقہ میں دیا، تو اگرچہ ہر ایک نے ایک ایک چیز دے کر ایک ایک نیکی تو حاصل کر لی، مگر نیکیوں کی قیمت میں فرق ہے، اسی طرح اس جماعت کا حال ہے، دو شخصوں کی بھی جماعت ہے، تین شخصوں کی بھی جماعت ہے، اور سو کی بھی جماعت ہے، دو شخصوں کی جماعت میں سے ہر ایک شخص کو ۲۵، ۲۶ یا ۲۷، ۲۷ درجے ضرور ملیں گے، اور سو شخصوں کی جماعت سے بھی ہر ایک کو اتنے اتنے ہی درجے ملیں گے، مگر پہلے شخصوں کے درجوں، اور دوسرے آدمیوں کے درجوں میں بھی اسی کثرت یا قلت جماعت کے لحاظ سے قدر و قیمت یا خیر و برکت یا پاکیزگی میں ضرور فرق پڑیگا

(۵) ایک حدیث شریف میں اس طرح آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تین چیزوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں

(۱) جماعت کی صف کو،

(۲) اس شخص کو جو آدھی رات (تہجد) کی نماز پڑھ رہا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) اس شخص کو جو کسی لشکر کے ساتھ لڑ رہا ہو (جامع صغیر)

(۶) تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو ان کے ثواب کا اندازہ ہو جائے تو لڑائی جھگڑے سے ان کو حاصل کریں (۱) اذان کہنا (۲) جماعت کی نمازوں کے لئے دوپہر کے وقت جانا (۳) پہلی صف میں نماز پڑھنا، (جامع صغیر)

(۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ	جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت
فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ	ادا کی تو گویا اس نے نصف رات کا
وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ	قیام کیا، اور جس نے صبح کی نماز باجماعت
فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ	ادا کی، تو اس نے گویا تمام رات قیام
(مسلم، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۶)	کرنے کا ثواب حاصل کر لیا۔

(۸) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا	جس کسی بستی یا دیہات میں تین مسلمان
بَدْوٍ وَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلٰوةُ	ہوں، اور وہاں جماعت کے ساتھ نماز
إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ	نہ پڑھی جاتی ہو تو ان پر شیطان غلبہ پا
فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ	لیتا ہے، تو (اے مخاطب) جماعت کے
الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ (مشکوٰۃ ۹۶)	ساتھ نماز پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کرلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ بھیڑیا صرف اسی بکری کو کھاتا ہے، جو چرواہے سے دور ادر اپنے گلہ سے الگ ہو جاتی ہے زادر آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے)

اس حدیث میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں پر خدا کی رحمت ہوتی ہے، اور وہ ان کی حفاظت کرتا ہے، لیکن اگر کہیں جماعت قائم نہ کی جائے، تو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت و نگرانی کا ہاتھ ان سے اٹھا لیتا ہے، اور وہ شیطان کے قابو میں چلے جاتے ہیں، پھر وہ ان کو جس طرح چاہتا ہے شکار کرتا ہے، اور جس راہ پر چاہتا ہے چلاتا ہے جیسے بکریوں کا ریوڑ کہ اپنے چرواہے کے قریب رہتی ہیں، تو دہری حفاظت میں رہتی ہیں، ایک مالک کی حفاظت، دوسرے باہمی اتحاد کا حصار، ان دونوں وجہوں سے بھیڑیا شکار نہیں کر پاتا، لیکن اگر کوئی بکری اپنے چرواہے کے نشانہ کے خلاف گلہ سے نکل کر پیچھے رہ جائے، یا آگے نکل جائے، تو نہایت آسانی سے بھیڑیا اس کا شکار کر لیتا ہے کیونکہ یہ کمزور بھی ہے، اور مالک کی حفاظت سے بھی اس نے اپنے آپ کو محروم کر لیا ہے۔

دوسری بات اس حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ جماعت کو کبھی بھی ترک نہیں کرنا چاہیئے، جو لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں، یا کسی کارخانے وغیرہ میں کام کرتے ہیں اگر وہ تین ہوں یا اس سے زیادہ، تو ان کو نماز باجماعت ادا کرنی چاہیئے، بلکہ اگر دو بھی ہوں تب بھی باجماعت نماز پڑھنی چاہیئے، کسان اور مزدور اول تو عام طور پر نماز پڑھتے ہی نہیں، اور کچھ دیندار اور خدا کا خوف رکھنے والے ہوں، تو وہ اکیلے ہی نماز پڑھ لیتے ہیں، حالانکہ ان کو بھی ایک جگہ جمع ہو کر نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باجماعت ادا کرنی چاہیئے تاکہ زیادہ سے زیادہ دنیوی فوائد اور اخروی ثواب حاصل کرسکیں، دنیا کی خاطر تو سردی، گرمی، رات، دن اور بارش، دھوپ سب سے بے نیاز ہوکر کام میں مشغول رہتے ہیں لیکن آخرت کا اتنا بڑا اجر سستی سے ضائع کردیتے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے، حالانکہ یہ لوگ (کھیتی باڑی کرنے والے اور مزدور) اگر اپنی کھیتوں میں یا کارخانہ ہی میں باجماعت نماز پڑھیں، تو اور بھی ثواب کے مستحق ہوں، انہی کے بارے میں حدیث میں آیا ہے، کہ:۔

يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ	جب کوئی بکریوں کا چرواہا کسی پہاڑ کی
فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ	چوٹی میں (یا جنگل میں) اذان کہتا ہے
يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ	اور نماز پڑھنے لگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا لِعَبْدِيْ	سے بہت خوش ہوتے ہیں، اور تعجب
هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ	وتفاخر سے فرشتوں سے فرماتے ہیں
يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ	دیکھو میرا بندہ اذان کہہ کر نماز پڑھنے
وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۵)	لگا ہے، یہ سب کچھ میرے خوف کی وجہ

سے کر رہا ہے، میں نے اس کو بخش دیا، اور جنت میں داخل کر دیا۔

مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا شعارِ اسلام ہے

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں:۔

فَاِنَّ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ	مسجد کے اندر نماز پڑھنا دین کے شعائر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَکْبَرِ شَعَائِرِ الدِّیْنِ وَعَلَامَاتِہٖ اور علامتوں میں سے سب سے بڑھ کر
(کتاب الصلوٰۃ ص ۱۰۵) ہے۔

اسی وجہ سے نماز باجماعت کو اسلام میں بہت بڑی خصوصی مرکزیت حاصل ہے اور اس کی تاکید قرآن و سنت میں اہمیت کے ساتھ آئی ہے۔

شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں:۔

خلاصہ یہ ہے کہ پنج وقتہ جماعت ہر ہر فرد پر سنت مؤکدہ ہے جو بغیر عذر شرعی ترک نہیں کی جاسکتی، اور تمام مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔ اگر سب کے سب چھوڑ دیں گے، تو سخت گنہ گار ہوں گے، کیونکہ یہ شعار دین ہے (تفسیر عزیزی ص ۱۳۱)

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ:۔

اس آیت سے جن لوگوں نے جماعت کا واجب ہونا سمجھا ہے، ان کا استدلال خوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے ایک حدیث مروی ہے جس سے مسئلہ کی اہمیت خوب واضح ہو جاتی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:۔

جسے یہ بات اچھی لگے، کہ اللہ تعالیٰ سے حالت اسلام میں ملے تو اس کو چاہیئے، کہ تمام نمازوں کے لئے جونہی اذان پکاری جائے مسجد میں حاضر ہو جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے سنن ہدیٰ کو مشروع فرمایا ہے اور نمازیں سنن ہدیٰ میں سے ہیں اور اگر تم نے بھی منافق کی طرح گھر میں نماز پڑھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بلاشبہ تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے، اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دیا تو پھر تم گمراہ ہو جاؤ گے، یاد رکھو جو شخص خوب پاک وصاف ہو کر مسجد کی طرف آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے، ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور ایک گناہ مٹاتا ہے، اور ہم کو معلوم ہے، کہ بغیر عذر شرعی منافق کے سوا جماعت سے کوئی نہیں کتراتا، کیوں کہ مرد مومن تو اگر دو مردوں کے سہارے بھی آنا پڑے، تو آتا ہے، اور جماعت سے نماز پڑھتا ہے (مسلم ج ۱ ص ۲۳۲)

نماز باجماعت ادا کرنے کی تاکید اور تارکِ جماعت کے لئے وعیدِ شدید

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو اس قدر ضروری سمجھا گیا ہے، کہ بعض ائمہ نے اسے فرض عین قرار دیا ہے، جیسے عطاء، احمد، اوزاعی، ابو ثور، ابن خزیمہ، حسن بصری وغیرہ، اور بعض نے صحت نماز کے لئے اس کو ضروری قرار دیا ہے، جیسے داؤد ظاہری اور اس کے اصحاب، بعض نے اسے فرض کفایہ قرار دیا ہے، جیسے امام شافعی رح اور ان کے اصحاب، اور بہت سے علماء حنفیہ نے بھی اسے فرض کفایہ قرار دیا ہے (کتاب الصلوٰۃ لابن قیم)

اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی میں کوئی نماز بلا جماعت ادا نہیں فرمائی، اور جو شخص بلا عذر شرعی، سفر یا بیماری وغیرہ کے محض تساہل یا تکاسل سے کام لے، اور نماز جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ادا نہ کرے، اس کے لئے سخت وعید آئی ہے،

(۱) حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْهُ	جس شخص نے خدا کی طرف بلانے والے
مِنْ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا	(مؤذن) کی آواز سنی، اور اسے کوئی ایسا عذر
الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ	بھی لاحق نہیں ہے، جو اس کی پکار پر
لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ	دوڑ پڑنے سے روکتا ہو، تو اس کی یہ نماز
صَلّٰی (ابوداؤد ج ۱ ص ۸۸)	جو اس نے اکیلے پڑھی ہے، قبول نہ کی

جائیں گی، لوگوں نے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہ عذر سے کیا مراد ہے، آپ نے فرمایا ڈر اور بیماری۔

ڈر سے مراد جان کی ہلاکت کا ڈر ہے، کسی دشمن کی وجہ سے، یا درندہ اور سانپ وغیرہ کی وجہ سے، اور مرض سے وہ مرض مراد ہے، جس کی تکلیف کی وجہ سے آدمی مسجد تک نہ جا سکتا ہو، یا اتنی نقاہت ہو گئی ہو، کہ انسان چلنے پھرنے سے معذور ہو جائے، معمولی مرض اس سے مراد نہیں ہے، مثلاً نزلہ زکام وغیرہ، شدید طوفانی ہوا، زیادہ بارش، ناقابل برداشت سردی بھی شرعی عذر ہیں، لیکن یہ یاد رہے، کہ سرد ممالک کی سردی عذر نہیں ہے، بلکہ گرم علاقوں میں بعض دفعہ ایسی سردی آجاتی ہے، کہ نازک اور کمزور طبیعت والوں کے لئے مہلک ثابت ہو سکتی ہے، ایسی سردی بلاشبہ عذر بن سکتی ہے، اسی طرح اگر عین وقت پر بول وبراز کی حاجت محسوس ہو، تو یہ بھی عذر میں شامل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ	اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری
ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ یُحْطَبُ	جان ہے، میں نے ارادہ کیا، کہ لکڑیاں
ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا	جمع کی جائیں، اور پھر اذان دی جائے،
ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ	جب لوگ جمع ہوں، تو میں کسی کو امام
ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ لَا	نماز بناؤں، اور خود جا کر ان لوگوں کے
یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ	گھروں کو آگ لگا دوں، جو مسجد میں نماز
عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ۔	پڑھنے کے لئے حاضر نہیں ہوتے (یہ کام
(بخاری، مسلم ج ۱ ص ۸۹)	میں کر گذرتا، اگر گھروں میں گنہگاروں کے

ساتھ بے گناہ بچے اور عورتیں نہ ہوتیں، کیونکہ ان پر مسجد میں حاضر ہونا ضروری نہیں)

مسند احمد کی ایک روایت میں ہے، کہ:-

لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ	اگر ان گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے
وَالذُّرِّیَّۃِ اِقَمْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ	تو میں یہاں عشاء کی نماز شروع کراتا
وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَا	اور اپنے چند نوجوانوں کو حکم دیتا، کہ وہ
فِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ	ان کے گھروں، اور گھروں کی تمام
(بحوالہ مشکوۃ ج ۱ ص ۹۷)	چیزوں کو آگ لگا دیں۔

غور فرمایئے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امت پر اتنے رحیم و شفیق تھے، کہ کسی کی ادنی سی تکلیف بھی آپ کو گوارا نہ ہوتی تھی، اس کے باوجود ان لوگوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں، اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتے، کس قدر غصہ کا اظہار فرما رہے ہیں، کہ ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دینے پر بھی آمادہ ہیں، اس حدیث سے اندازہ لگائیے کہ جو لوگ تارک جماعت ہیں، ان پر جب حضور کی اتنی بڑی ناراضگی ہے، تو جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں قیامت کو ان کا کیا حال ہوگا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں، کہ اگر مسجد میں جماعت کی نماز سے غیر حاضری گناہ کبیرہ نہ ہوتی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھروں کو جلانے کی دھمکی ہرگز نہ دیتے۔ (کتاب الصلوٰۃ)

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ	جو شخص اذان سنے، اور بغیر کسی عذر کے
مِنْ اتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا	نماز پڑھنے کے لئے نہ جائے، تو اس
الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ	کی نماز قبول نہیں ہوتی، صحابہ نے
لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ	عرض کی (یا رسول اللہ) عذر کیا ہے
صَلّٰی (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۶)	آپ نے فرمایا دشمن کا خوف یا بیماری

(۴) ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

اَلْجَفَاءُ کُلُّ الْجَفَاءِ وَالْکُفْرُ وَ	سراسر ظلم ہے، اور کفر و نفاق ہے اس
النِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِیَ	شخص کا فعل جو مؤذن کی آواز (یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ یُنَادِیْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یُجِیْبُہٗ (احمد)	اذان) سنے اور نماز کے لئے مسجد کو نہ جائے۔

اس حدیث میں نماز باجماعت سے پیچھے رہنے والوں کے لئے کس قدر وعید شدید اور ڈانٹ ہے، اس کی اس حرکت کو کافروں کا فعل اور منافقوں کا عمل بتایا ہے، گویا مسلمان سے ایسی حرکت کبھی سرزد نہیں ہو سکتی

(۵) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ:-

اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرَخِّصَ لَہٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِہٖ فَرَخَّصَ لَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ فَقَالَ ھَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ (مسلم ج ۱ ص ۲۳۲)	ایک بار ایک نابینا شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، راستہ خراب ہے، میں اکیلا نہیں آسکتا اور کوئی مجھے مسجد تک لانے والا بھی نہیں اس لئے مجھے اجازت دی جائے کہ میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں، جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا، تو آپ نے اسے واپس بلایا، اور فرمایا، کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا ہاں، تو آپ نے فرمایا، کہ پھر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔

اب غور فرمایئے، کہ جب ایک نابینا کو اجازت نہیں ملتی، اور تکلیف کے باوجود اسے مسجد میں آنے کا حکم ہو رہا ہے، تو آج ان لوگوں کو کیونکر رخصت ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہے، جو اچھے بھلے تندرست اور دیکھنے والے ہیں، جو محض سستی سے مسجدوں میں حاضر نہیں ہوتے، اور گھروں میں نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ:۔

اَنَّ رَجُلًا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ	مسجد میں اذان ہو جانے کے بعد ایک
بَعْدَ مَا اُذِّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ	شخص کو مسجد سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ
اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ	کر فرمایا، کہ اس شخص نے ابوالقاسم یعنی
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۷)	ہے، کیونکہ اس نے نماز باجماعت نہیں پڑھی

معلوم ہوا، کہ جماعت فرض ہے، ورنہ حضرت ابوہریرہ رضؓ اس کو نافرمان نہ کہتے، نیز جماعت کی تاکید بھی اس سے ثابت ہوئی،

(۸) حضرت عبداللہ بن مسعود، اور ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں، کہ:۔

جس شخص نے اذان سنی، پھر جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کی (اور اکیلے پڑھ لی) تو اس کی نماز اس کے سر سے بھی تجاوز نہیں کرے گی، مگر کسی عذر کی صورت میں (کتاب الصلوٰۃ)

(۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں، کہ:۔

جس شخص نے اذان سن کر جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی، تو اس نے بھلائی کا ارادہ نہیں کیا (کتاب الصلوٰۃ)

(۱۰) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ:۔

ابن آدم کے دونوں کانوں میں سیسہ پگھلا کر بھر دینا، اس کے لئے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہتر ہے، کہ اذان سن کر باجماعت ادا نہ کرے (کتاب الصلوٰۃ)

(۱۱) حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں، کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز سوائے مسجد کی جماعت کے اکیلے ہوتی ہی نہیں (کتاب الصلوٰۃ)

(۱۲) حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں، کہ:-

حضرت ابن عباس رضؓ سے کسی شخص نے پوچھا، کہ ایک شخص دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے، لیکن جمعہ جماعت کا تارک ہے، تو حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا، وہ جہنمی ہے، یہ سائل حضرت ابن عباس سے متواتر ایک مہینہ بھر یہی سوال پوچھتا رہا، آپ یہی کہتے رہے، کہ وہ دوزخی ہے (کتاب الصلوٰۃ، لابن قیمؒ)

(۱۳) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا، اور مکہ شریف میں اس کی اطلاع پہنچی، تو عتاب بن اسید نے جو مکہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حاکم مقرر تھے، اہل مکہ کو جمع کر کے ایک خطبہ دیا، اور اس میں یہ بھی کہا، کہ اگر مجھے کسی کے متعلق یہ معلوم ہو گیا، کہ وہ مسجد میں آکر جماعت سے نماز ادا نہیں کرتا، تو خدا کی قسم! میں ضرور اس کی گردن اڑا دوں گا (کتاب الصلوٰۃ)

صحابہ کرام کے ان اقوال سے ثابت ہوتا ہے، کہ ان کے نزدیک جماعت فرض ہے، اور اس سے پیچھے رہنے والا تارک فرض ہے۔

نماز کے لئے مسجد کی طرف جانے کی فضیلت

مسجدیں چونکہ اللہ کے گھر ہیں، اور ان کی تعمیر بھی اللہ ہی کے ذکر اور نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ہوتی ہے، اور احادیث میں جیسے نماز پڑھنے کی اہمیت و فضیلت اور مساجد بنانے کا ثواب وارد ہے، اسی طرح نماز کے ارادے سے مسجد کی طرف چلنے کا ثواب بھی احادیث میں وارد ہے، چنانچہ ذیل میں وہ احادیث درج کی جاتی ہیں جن میں مساجد کی طرف جانے پر بہت بڑے اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے،

(۱) حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،۔

عَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۸)	جو کوئی دن کے اول حصہ میں مسجد کی طرف جائے یا دن کے آخر حصہ میں اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی جنت میں تیار کرتا ہے جب بھی پہلے پہر یا پچھلے پہر جاتا ہے

یعنی مسجد چونکہ خدا کا گھر ہے، اس لئے جو شخص بھی مسجد میں جاتا ہے، وہ خدا کا مہمان ہوتا ہے، اور خدا اس کی ضیافت و مہمانی جنت میں تیار کرتا ہے

(۲) حضرت ابوامامہ رضؓ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ،۔

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ (ابوداؤد ج ۱ ص ۸۹)	جو شخص باوضو ہو کر مسجد کا ارادہ کرتا ہے فرض نماز ادا کرنے کے لئے اس کا ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے برابر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی گھر سے باوضو ہو کر مسجد کی طرف چلنا فرض نماز ادا کرنے کے لئے، احرام باندھنے کے مشابہ ہے اور فرض کا ادا کرنا حج کی طرح ہے، جس طرح حاجی حج کرنے کے لئے جاتا ہے، اور واپس گھر آنے تک ثواب حاصل کرتا رہتا ہے، اسی طرح نمازی جو باوضو ہو کر گھر سے نکلتا ہے، اپنے واپس آنے تک ثواب میں رہتا ہے

مسلمانو! خدا تعالیٰ کے احکام کی قدر کرو، اور گھر سے باوضو ہو کر فرائض کی ادائیگی کی نیت سے مسجدوں کی طرف قصد کیا کرو، ذرا خیال فرمایئے، کہ ایسا کرنے کا ثواب کس قدر ہے۔

(۳) حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

بَشِّرُوا الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (ابوداؤد ج ۱ ص ۹۰)	بشارت دو اندھیروں میں (نماز کے لئے) مسجدوں کی طرف جانے والوں کو پورے نور کی قیامت کے دن۔

(۴) حضرت ابوامامہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ تین شخصوں کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے

(۱) ایک وہ شخص جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے نکلے، وہ اللہ کے ذمہ پر ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے فوت کر کے جنت میں داخل کر دے، یا جہاد سے ثواب و غنیمت کے ساتھ واپس کرے۔

(۲) دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف (نماز کے ارادہ سے) گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) تیسرا وہ شخص جو السلام علیکم کہہ کر گھر میں داخل ہو،

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ:۔

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ	جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد
ثُمَّ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ	میں نماز کے لئے (چل کر) جائے اور
النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ	وہاں پہنچ کر معلوم ہو، کہ جماعت ہو چکی
مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا	ہے، پھر بھی اس کو جماعت کے ساتھ
لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ	نماز پڑھنے کا ثواب مل جائے گا، اور
شَيْئًا (ابوداؤد ج ۱ ص ۹۰)	اور اس ثواب کی وجہ سے ان لوگوں

کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی، جنہوں نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا کس قدر انعام واکرام ہے، کہ محض کوشش اور سعی پر جماعت کا ثواب مل جاتا ہے، گو جماعت نہ مل سکے۔

نیز اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی، کہ محض اس خیال سے کہ جماعت ہو چکی ہوگی، مسجد کی طرف جانے کا ارادہ ترک نہ کرنا چاہیئے، کیونکہ اگر وہاں جاکر یہ معلوم ہو، کہ جماعت ہو چکی ہے، تب بھی مسجد کی طرف چلنے کا ثواب تو ضرور مل جائے گا۔

(۶) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ:۔

مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَضٰى	جس شخص نے اپنے گھر میں پاکیزگی حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطْوَتَاهُ إِحْدٰهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً

(مسلم شریف)

کی، پھر اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف چلا، تاکہ خدا کے فرضوں میں سے کسی فرض کو ادا کرے، تو اس کے ایک قدم رکھنے سے ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اور دوسرے قدم سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے

حضرت ابی بن کعب رضؓ بیان کرتے ہیں، کہ:۔

(۷) انصار میں سے ایک آدمی تھا، کہ میں اس سے زیادہ دور رہنے والا مسجد سے کسی کو نہیں جانتا ہوں، اس سے کوئی نماز ضائع نہیں ہوتی تھی ان سے کہا گیا، کہ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر تم ایک گدھا خرید لو، کہ اندھیری راتوں میں، اور دھوپ سے جلتی ہوئی زمین میں اس پر سوار ہو جایا کرو، تو انہوں نے کہا، کہ مجھ کو یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا، کہ میرا مکان مسجد کے پہلو میں ہو، میری تو یہ نیت ہے، کہ میرے واسطے مسجد میں آنا، اور وہاں سے گھر کو جانا جب بھی میں جاؤں اللہ کے راستہ میں لکھا جائے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ (مسلم ج ۱ ص ۲۳۵)

اللہ تعالیٰ نے یہ سب تیرے لئے جمع کر دیا ہے۔

(۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ:۔

کچھ قطعاتِ زمین مسجد کے اردگرد خالی ہوئے، تو قبیلہ بنی سلمہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادہ کیا، کہ مسجد شریف کے اطراف میں منتقل ہو جائیں، یہ (خبر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا، کہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے، کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کر رہے ہو، انہوں نے عرض کیا، کہ ہاں یا رسول اللہ! ہم نے یہ ارادہ تو کیا ہے، آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ! اپنے گھروں میں ہی رہو، تمہارے آثار قدم لکھے جاتے ہیں (پھر آپ نے دوبارہ فرمایا) اپنے گھروں کے قیام ہی کو لازم پکڑو، تمہارے آثار قدم لکھے جاتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ پھر ہم کو اپنا منتقل ہونا کیونکر خوش کر سکتا ہے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۵)

(۹) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ	تمام لوگوں سے زیادہ اجر پانے والا نماز کے بارے میں زیادہ سے زیادہ دور سے چل کر آنے والا ہے، اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے، تاکہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے، وہ اس شخص سے زیادہ اجر پانے والا ہے جو کہ تنہا نماز پڑھے، اور پھر سو جائے۔

(مسلم ج ۱ ص ۲۳۵)

---

(۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ	کیا تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں کہ اللہ تعالیٰ
بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ	اس کے ذریعہ سے تمہارے گناہوں
قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ	کو معاف کردے، اور درجات کی ترقی
اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ	کرے، صحابہ نے عرض کیا، ضرور اے
وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ	اللہ کے رسول، آپ نے فرمایا، ناگواری
وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ	اور شدائد کے موجود ہوتے ہوئے وضو
فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ	کامل طریقہ پر کرنا، اور مسجد کی طرف کثرت
(مسلم ج ۱ ص ۱۲۷)	سے قدم اٹھانا، اور نماز کے بعد نماز کا

انتظار کرنا، پس یہی تمہاری سرحدی محافظت ہے، یہی تمہاری سرحدی محافظت ہے،

مسجد کی عظمت

مساجد چونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لئے بنائی جاتی ہیں، اور مسجد کے ساتھ محبت رکھنا، اور اس کو آباد کرنا چونکہ ایمان کی علامت ہے، لہٰذا مختصراً مسجد کی فضیلت و احترام کے متعلق قرآن و احادیث میں جو بیان آیا ہے، اسے ملاحظہ فرمائیں:-

(۱) قرآن پاک میں ہے:-

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ	خدا کے گھروں (یعنی مساجد) کی رونق اور
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	آبادی صرف انہی لوگوں کا حصہ ہے
اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ	جو اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ ۖ (سورۃ توبہ پ ۱۰)

رکھتے ہوں، نماز کے پابند ہوں، زکوٰۃ دیتے ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی سے نہ ڈرتے ہوں (یقیناً یہی لوگ راہ یافتہ ہیں)

یعنی خدا کے ساتھ شرک کرنے والے لوگوں کو خدا کے گھروں (مساجد) کی آبادی اور تعمیر کرنا لائق نہیں ہے، یہ تو مشرک ہیں، ان کو خانہ خدا سے کیا تعلق؟ ہاں خانہ خدا کی آبادی کرنا مؤمن کے شایان شان ہے، گویا کس کے دم قدم سے مسجدیں آباد ہوں، اس کے ایمان اور مؤمن ہونے کا قرآن گواہ ہے

حدیث شریف میں ہے:۔

(۲) إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

جب تم کسی کو مسجد کی خدمت کرتے ہوئے دیکھو، تو اس کے ایماندار ہونے کی شہادت دو، پھر آپ نے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرمائی۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۹ - ابن کثیر ج ۳ ص ۳۷۲)

(۳) حدیث قدسی میں ہے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ:۔

مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے، کہ میں زمین والوں کو ان کے گناہوں کے باعث ان کو عذاب کرنا چاہتا ہوں، لیکن میرے گھروں کو آباد کرنے والوں اور میری راہ میں آپس میں محبت کرنے والوں، اور صبح سحری کے وقت استغفار کرنے والوں پر نگاہ ڈال کر اپنے عذاب کو ہٹا لیتا ہوں (ابن کثیر ص ۳۸ پ ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے، کہ:-
"مسجدوں کو آباد کرنے والے اللہ والے ہیں" (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۷۲)

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:-

إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ	جب تم بہشت کے باغوں میں سے
فَارْتَعُوا قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ	گذرو، تو میوے کھاؤ (آپ سے) دریافت
وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ	کیا گیا، کہ اے خدا کے رسول جنت کے
قِيلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُولَ اللهِ	باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا مسجدیں ہیں
قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ	(پھر) آپ سے دریافت کیا گیا، کہ میوے
وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ	کھانا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، سبحان اللہ
(مشکوۃ ج ۱ ص ۷۰)	والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کرنا

اس حدیث میں مسجدوں کو جنت کے باغ اس لئے فرمایا، کہ ان میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا جنت کے باغوں میں پہنچاتا ہے، اور باغوں میں جاکر پھل دار درختوں سے میوے نہ کھانا بدنصیبی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مسجد میں جاکر تسبیحات وغیرہ کثرت سے پڑھو یہی تسبیحات آگے چل کر جنت کے میوے بن جائیں گی،

ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے، کہ:-

شیطان انسان کا بھیڑیا ہے، جیسے بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے، کہ وہ الگ تھلگ اور ادھر اُدھر پھرنے والی بکری کو پکڑ کر لے جاتا ہے، پس تم پھوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اختلاف سے بچو، جماعت کو اور مسجدوں کو لازم پکڑے رہو۔
(ابن کثیر ج ۳ ص ۳۷۲)

(۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ:۔
سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا، اس دن جس دن سوائے اللہ تعالیٰ کے سایہ کے کوئی اور سایہ نہ ہوگا
(۱) بادشاہ انصاف کرنے والا۔
(۲) وہ جوان جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کی بندگی میں گذری ہو
(۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد سے لگا رہتا ہے (جب مسجد سے نکلتا ہے، تو پھر دوبارہ مسجد میں داخل ہونے کا انتظار کرتا رہتا ہے)
(۴) وہ دو آدمی جن کی دوستی کی بنیاد اللہ تعالیٰ اور اللہ کا دین ہے اسی جذبہ کے ساتھ وہ اکٹھے ہوتے ہیں، اور یہی جذبہ لے کے جدا ہوتے ہیں،
(۵) وہ آدمی جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا، اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔
(۶) وہ آدمی جس کو کسی اونچے خاندان کی حسین و جمیل عورت نے بدکاری کی دعوت دی، تو اس نے محض خدا کے خوف سے اس کی دعوت کو رد کر دیا،
(۷) وہ آدمی جس نے اس طرح صدقہ کیا، کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۵)

(۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، کہ:۔
جو نماز کی اذان سنکر پھر بھی مسجد میں آکر نماز باجماعت نہ پڑھے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نماز نہیں ہوتی، وہ اللہ اور رسول کا نافرمان ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مسجدوں کی آبادی کرنے والے اللہ تعالیٰ اور قیامت کے ماننے والے ہوتے ہیں (ابن کثیر ج ۳ ص ۳۷۲)

(۹) حضرت عثمان بن مظعون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خصی ہونے کی اجازت مانگی، تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ یہ جائز نہیں ہے میری امت کا خصی ہونا یہ ہے، کہ کثرت سے روزے رکھے جائیں پھر آپ سے سیر و سیاحت کی اجازت مانگی گئی، تو فرمایا میری امت کی سیر و سیاحت راہ خدا میں جہاد کرنا ہے، پھر رہبانیت اختیار کرنے کی اجازت مانگی گئی، تو آپ نے فرمایا، مسجدوں میں نماز کے انتظار کے لئے بیٹھنا میری امت کی رہبانیت ہے (مشکوۃ ج ۱ ص ۶۹)

(۱۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ:-

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (مشکوۃ ج ۱ ص ۶۸)	جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے

(۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ	تمام روئے زمین سے مسجدیں اللہ کو زیادہ پیاری ہیں، اور بازار اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَسْوَاقُھَا (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۸) نزدیک تمام جگہوں زمین سے برے ہیں،

مطلب یہ ہے، کہ مسجدیں دنیا کی تمام جگہوں سے خدا کو زیادہ محبوب اور پیاری ہیں، کیونکہ ان میں خدا کی عبادت ہوتی ہے، اور بازار تمام جگہوں سے خدا کے نزدیک مبغوض ہیں، کیونکہ وہاں حرص، طمع، لالچ، جھوٹ، مکر و فریب اور لین دین میں دھوکا وغیرہ کا دور، دورہ ہوتا ہے، یاد رہے، کہ بازار میں کبھی بغیر ضرورت کے نہ جانا چاہیئے، اور مسجدوں سے اپنا تعلق ہمیشہ قائم رکھنا چاہیئے۔

نماز میں خشوع و خضوع

ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں، ایک باطنی دوسرا ظاہری، اسی طرح نماز کے بھی دو پہلو ہیں، ظاہری یعنی بدن کے ذریعہ مختلف حرکات و سکنات دوسرے باطنی یعنی وہ چیزیں جو دل سے تعلق رکھتی ہیں، اور نماز کی روح ہیں اگر نماز میں روحانیت نہ ہو، تو وہ نماز ایسی ہی ہے، جیسے بے روح جسم، لہذا نماز نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع سے ادا کرنی چاہیئے، نماز کے باطنی اجزاء یہ ہیں

(۱) **خشوع**:- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خٰشِعُوْنَ۔ (سورۃ مؤمنون)

یعنی وہ ایماندار کامیاب ہوگئے، جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع کے لغوی معنی ہیں، بدن کا جھکا ہونا، آواز کا پست ہونا، آنکھیں نیچی ہونا، یعنی مراد اسے سکنت، عاجزی اور تواضع کا ظاہر ہونا (لسان العرب) گویا نماز خدا کے سامنے اپنی مسکینی، بے چارگی اور افتادگی کا اظہار ہے اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو، تو گویا نماز کی اصلی غرض فوت ہو گئی۔

(۳) تبتّل

تبتّل کے اصلی معنی کٹ جانے کے ہیں" اور اس کے اصطلاحی معنی ہیں "خدا کے سوا ہر چیز سے کٹ کر صرف خدا کا ہو جانا" ظاہر ہے، کہ یہ ایک مسلمان کی زندگی کا حقیقی نصب العین ہے، مگر قرآن پاک میں جہاں اس کا حکم ہے، سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے، کہ نماز کی حالت سے متعلق ہے، چنانچہ سورہ مزمل میں ہے:۔

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ	اے کملی اوڑھنے والے! تھوڑی دیر کے
إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ	سوا تمام رات اٹھ کر نماز پڑھ، آدھی
قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ	رات یا اس سے کچھ کم و بیش، اور اس
تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا	میں قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، ہم عنقریب
ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ	تجھ پر ایک بھاری بات اتارنے والے
أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ	ہیں بے شک رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے
لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ وَ	میں طمانیت قلب کا زیادہ موقع ہے،
اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ	اور قرآن سمجھ کر پڑھنے کے لئے زیادہ
تَبْتِيلًا ۝ (سورہ مزمل)	موزوں وقت ہے تیرے لئے دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں بڑا کام ہے، اپنے پروردگار کا نام لے، اور ہر چیز سے کٹ کر اس کی طرف ہو جاؤ، یعنی نماز کی حالت میں خدا کا ذکر کرتے وقت اس کی عظمت اور اپنی عاجزی کے سوا ذہن سے تمام خیالات نکل جانے چاہئیں،

صحیح مسلم میں حضرت عمرو بن عنبسہ رضی سلمی سے روایت ہے، کہ:۔

مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز سکھائی، اس کے متعلق یہ فرمایا کہ وضو کر کے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوا، پھر خدا کی اس بزرگی کا اظہار کیا جس کا وہ سزاوار ہے، اور اپنے دل کو خدا کے لئے ہر چیز سے خالی کر دیا (وَ فَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ) وہ نماز کے بعد ایسا ہو جاتا ہے، جیسے اس کی ماں نے اس کو اسی وقت (بے گناہ) جنا ہو (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۷۵)

یہ حدیث شریف گویا اس آیت کی تفسیر ہے۔

(۳) تضرع

تضرع کے معنی زاری اور عاجزی، اور عاجزی کے ساتھ درخواست کرنے کے ہیں (لسان العرب)

نماز میں بندہ پر عاجزی، زاری اور عجز و الحاح کے ساتھ سوال کرنے کی کیفیت طاری ہونی چاہیئے ورنہ اس حکم پر عمل نہ ہوگا۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً (الاعراف ۔ ۷) تم اپنے پروردگار کو مسکنت اور زاری کے ساتھ دھیمی آواز سے پکارو۔

(۴) اخلاص

نماز کے باطنی سنن و آداب کا اصلی جوہر اخلاص ہے، یعنی یہ کہ نماز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصود خدا کے سوا کوئی اور چیز نہ ہو، کیونکہ اگر ایسا نہیں، تو نماز، نماز نہیں ہے بلکہ ریا و نمائش ہوگی، اور بعض اہل حق کے نزدیک شرک لازم آئے گا، چنانچہ ارشاد ہے

وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ	تم ہر نماز کے وقت اپنے رخ کو
مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ	ٹھیک رکھو، اور خدا کو اخلاص کے
لَهُ الدِّيْنَ (سورہ اعراف)	ساتھ پکارو۔

اس سے معلوم ہوا، کہ نماز میں اخلاص کا پیدا کرنا، اس کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔

(۵) ذکر۔

نماز خدا کی یاد کے لئے ہے، اگر دل میں کچھ اور زبان پر کچھ ہو، تو خدا کی حقیقی یاد نہ ہوگی، اس لئے فرمایا۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (طٰہٰ)	میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔

ظاہر ہے کہ "یاد" صرف زبان سے الفاظ ادا کرنے کا نام نہیں، اس کے ساتھ دل کی معیت اور قلب کا حضور بھی ہونا چاہیئے، اور یہی نماز کی سب سے بڑی غرض ہے۔

(۶) فہم و تدبر۔

نماز میں جو کچھ پڑھا جائے، اس کے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے، اگر بے پرواہی کی وجہ سے معنوں کی طرف دل متوجہ نہ ہوا، تو اس سے دل پر کچھ اثر نہ ہوگا، اسی لئے نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس حالت میں سمجھنے والا دل شرابی کے پہلو میں نہیں ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى	نماز کے قریب نہ جاؤ، جب تک
حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ	کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ (اتنا ہوش
(سورۃ النساء پ ۵)	آجائے کہ) جو تم کہو، اس کو سمجھو۔

اس آیت پاک سے یہ واضح ہوا کہ نماز میں جو کچھ پڑھا جائے، اس کے سمجھنے کی بھی ضرورت ہے، اسی بنا پر آپ نے نیند کے غلبہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے، کہ اس میں بھی انسان فہم وتدبر سے عاری ہو جاتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ	نماز میں جب تم پر نیند غالب آجائے
فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ	تو سو جاؤ، کیونکہ اگر نیند کی حالت میں
النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى	نماز پڑھو گے، تو ممکن ہے، کہ
وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ	دعا کے بجائے اپنے آپ کو برا
يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ	بھلا کہنے لگو۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۰)

دوسری روایت میں ہے، کہ:۔

نمازی کو جب نیند آجائے، تو سو جانا چاہیے، تاکہ وہ جو کہتا ہے، اسے سمجھے (صحیح بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستدرک حاکم میں ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر اس طرح نماز پڑھے، کہ وہ جو کہتا ہے اس کو سمجھتا بھی ہے، یہاں تک کہ نماز ختم کرے، تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اسی دن وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا (بحوالہ ترغیب ج ۱ ص ۷۳)

یہ نماز کے وہ باطنی آداب ہیں، جن کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی، جس طرح نماز کے ظاہری شرائط سے غفلت برتنا نماز سے غفلت ہے، اسی طرح نماز کے ان باطنی آداب کا لحاظ نہ کرنا بھی غفلت ہے، اس لئے مندرجہ ذیل آیت دونوں کے حق میں صادق آتی ہے۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ	پس پھٹکار ہے ان نمازیوں پر جو اپنی
عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ	نماز سے غفلت برتتے ہیں، جو دکھاوے
هُمْ يُرَاءُونَ۔ (الماعون)	کی نماز پڑھتے ہیں۔

ذرا ان الفاظ پر غور کیجئے "ان نمازیوں پر جو اپنی نماز سے غافل ہیں پھٹکار ہو" نماز ی ہونے کے باوجود نماز سے غافل ہونے کے یہی معنی ہیں، کہ نماز کے لئے جو ظاہری آداب مثلاً وقت کا لحاظ، اور ادائے ارکان میں اعتدال وغیرہ، اور جو باطنی آداب مثلاً خشوع و خضوع، تضرع و زاری، اور فہم و تدبر وغیرہ ضروری ہیں، ان سے نماز میں تغافل نہ برتا جائے (سیرت النبی)

حدیث شریف میں آیا ہے، حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، کہ آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے، اور اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے، اسی طرح بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے نواں حصہ، بعض کے لئے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

یعنی جس درجہ کا خشوع اور اخلاص نماز میں ہوتا ہے، اتنی ہی مقدار اجر وثواب کی ملتی ہے، حتیٰ کہ بعض کو پورے اجر کا دسواں حصہ ملتا ہے، اگر اس کے موافق خشوع وخضوع ہو، اور بعض کو آدھا مل جاتا ہے، اسی طرح دسویں سے کم اور آدھے سے زیادہ بھی مل جاتا ہے، حتیٰ کہ بعض کو پورا پورا اجر مل جاتا ہے، اور بعض کو تو بالکل کچھ بھی نہیں ملتا، کیونکہ اس کی نماز اس قابل نہ تھی،

ایک اور حدیث میں آتا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

جو شخص نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھے، وضو بھی اچھی طرح کرے، خشوع وخضوع سے بھی پڑھے، کھڑا بھی پورے وقار سے ہو، پھر اسی طرح رکوع سجدہ بھی اچھی طرح اطمینان سے کرے، غرض ہر چیز کو اچھی طرح ادا کرے، تو وہ نماز نہایت روشن چمکدار بن جاتی ہے، اور نمازی کو دعا دیتی ہے، کہ اللہ تعالیٰ تیری بھی ایسی ہی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی، اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے، وقت کو بھی ٹال دے، وضو بھی اچھی طرح نہ کرے، تو وہ نماز بری صورت سے سیاہ رنگ میں بدعا دیتی ہوئی جاتی ہے، کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسے تو نے مجھے ضائع کیا، اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے (ترغیب)

نماز کے گذشتہ آداب کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایات، تعلیمات اور اس کی عملی مثالیں موجود ہیں، جن میں آپ نے نماز کی اصلی حقیقت کو آشکار کیا ہے۔

ایک دفعہ مسجد نبوی میں ایک شخص نے آکر نہایت عجلت سے نماز پڑھی تو آپ نے اس سے فرمایا، کہ اپنی نماز پھر پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی، اس نے دوبارہ اسی طرح نماز ادا کی، آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا، جب تیسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا، تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں کیسے نماز پڑھوں، آپ نے فرمایا اس طرح قیام کرو، اس قدر قرأت پڑھو، اس طریقہ سے اطمینان اور سکون کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرو، (مشکوۃ ج ۱ ص ۷۵)

نماز میں سر اٹھا کر اوپر دیکھنا، خشوع کے خلاف ہے، اس سے انسان کی توجہ ہٹتی، اور حضور قلب میں خلل پڑتا ہے، اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

نماز میں سر اٹھا کر نہ دیکھا کرو، کیا تمہیں یہ ڈر نہیں، کہ تمہاری نظر پھر واپس نہ آسکے (مسلم ج ۱ ص ۱۸۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا، کہ:۔

جب تک بندہ نماز میں دوسری طرف ملتفت نہیں ہوتا، خدا اس کی طرف ملتفت رہتا ہے، اور جب وہ خدا کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے تو خدا بھی اپنا منہ اس کی طرف سے پھیر لیتا ہے (مشکوۃ ج ۱ ص ۹)

ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے، کہ:۔

جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو وہ خدا کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری طرح متوجہ رہے، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے، اور نماز میں منہ پھیر کر ادھر ادھر نہ دیکھو، کیونکہ جب تم نماز میں ہوتے ہو تو خدا سے ہم کلام ہوتے ہو (کنز العمال ج ۴ ص ۱۰۸)

مسند بزار میں ہے، کہ جب بندہ نماز میں ادھر ادھر دیکھتا ہے، تو خدا فرماتا ہے، کہ:۔

تو کدھر دیکھتا ہے؟ کیا تیرے نزدیک مجھ سے بہتر کوئی چیز ہے، تو میری طرف دیکھ۔ دوسری دفعہ بھی خدا تعالیٰ یہی فرماتا ہے، پھر تیسری دفعہ اس سے جب یہ حرکت ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا منہ پھیر لیتا ہے (کنز العمال)

ایک دفعہ آپ نے فرمایا:۔

سب سے بڑا چور وہ ہے، جو نماز کی چوری کرتا ہے، صحابہ نے دریافت کیا، کہ یا رسول اللہ نماز کی چوری کیا ہے، فرمایا، رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرنا، اور خضوع نہ ہونا (مشکوۃ ج ۱ ص ۸۳)

ایک دفعہ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر آخری صف کے ایک شخص کو آواز دی، کہ اے فلاں تو خدا سے نہیں ڈرتا، کس طرح نماز پڑھتا ہے، جب کوئی شخص نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے، تو اپنے رب سے باتیں کرتا ہے پس سوچنا چاہیئے، کہ اس سے کس طرح باتیں کرے۔

صحیح مسلم میں ہے، کہ آپ نے فرمایا:۔

کیا تو نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھتا، کیا نماز پڑھنے والا جب نماز پڑھتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، تو یہ نہیں سمجھتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے، تو اپنے فائدے ہی کے لئے نماز پڑھتا ہے۔

نماز کی حالت میں تھوکنا، اور خاص کر اپنے آگے تھوکنا، ادب کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ:۔

نماز کی حالت میں خدا تمہارے سامنے ہوتا ہے، تو کیا تم پسند کرتے ہو، کہ تم اس کی طرف منہ کر کے تھوکو (بخاری ج ۱ ص ۵۹)

ایک دوسری روایت میں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ:۔

"نماز میں کوئی شخص اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اس وقت وہ خدا سے باتیں کر رہا ہوتا ہے (بخاری ج ۱ ص ۵۹)

ایک اور روایت میں ہے، کہ:۔

"نماز میں خدا تمہارے منہ کے سامنے ہوتا ہے" (بخاری ج ۱ ص ۵۹)

نماز میں سکون اور اطمینان حاصل کرنے کی بھی آپ نے ہدایات فرمائی ہیں، ارشاد ہوتا ہے، کہ:۔

جب نماز ہو رہی ہو اور تم باہر سے آؤ، تو دوڑ کر مت آؤ، بلکہ اس طرح آؤ، کہ تم پر سکون اور وقار طاری ہو (ابن کثیر ج ۵ ص ۱۶۳)

اس کے دو مقصد ہیں، اول تو یہ کہ خود اس شخص پر سکون و اطمینان طاری رہے، دوسرے یہ کہ اس کی دوڑ دھوپ اور چال سے دوسرے نمازیوں کے سکون میں خلل نہ آئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اگر بے اطمینانی کے طبعی اسباب موجود ہوں، تو نماز سے پہلے ان سے بھی فراغت حاصل کر لینی چاہیئے، مثلاً کھانا تیار ہو، اور بھوک بھی ہو اور نماز کا وقت آجائے، تو پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے، تاکہ نماز اطمینان سے ادا ہو سکے (بخاری شریف)

اسی طرح اگر استنجا یا قضائے حاجت کی ضرورت محسوس ہو، تو پہلے اس سے فراغت حاصل کر لی جائے، تب نماز پڑھی جائے (مسلم و ابو داؤد)

آغازِ اسلام میں لوگ نماز کی حالت میں ہاتھ اٹھا کر سلام کا جواب دیتے تھے، لیکن مدنیہ شریف میں آکر یہ اجازت منسوخ ہو گئی، ایک صحابیؓ جن کو اس کی خبر نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، آپؐ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے کئی دفعہ آپ کو نماز میں سلام کیا، آپؐ نے جواب نہیں دیا، نماز کے بعد جب انہوں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا" کہ نماز میں اور ہی مصروفیت ہوتی ہے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۰)

نماز میں ایسے کپڑے پہننا، یا سامنے ایسا نقش و نگار میں دل محو ہو جائے، اور توجہ ہٹ جائے، مکروہ ہے، ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پھولدار چادر اوڑھ کر نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اس کے گل بوٹوں نے مجھے اپنی طرف متوجہ کر لیا، اس کو ابو جہم (تاجر کا نام) کے پاس لے جاؤ، اور انبجانی (سادہ) چادر لے آؤ (بخاری ج ۱ ص ۱۰۴)

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے ایک منقش پردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے کی دیوار پر لٹکا دیا، آپؐ نے نماز شروع کی، تو خیالات میں یکسوئی نہ رہی آپؐ نے اس کو اتروا دیا (بخاری، مسلم)

نماز کی روحانی کیفیت کا سب سے اعلیٰ منظر یہ ہے، کہ انسان پر ایسی حالت طاری ہو جائے، کہ اسے معلوم ہو جائے، کہ وہ اس وقت خدا کے سامنے کھڑا ہے، چنانچہ ایک لمبی حدیث میں ہے، کہ:۔

ایک شخص نے آپؐ سے دریافت کیا، کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، کہ جب تم عبادت میں مصروف ہو، تو تم یہ محسوس کرو، کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو، اور اگر تم میں یہ کیفیت پیدا نہ ہو، تو کم از کم یہ سمجھو، کہ خدا تم کو دیکھ رہا ہے، (بخاری کتاب الایمان)

کبھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہو جاتی، اور چشم مبارک سے آنسو بہنے لگتے، ایک صحابیؓ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کیفیت کو دیکھا بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تھے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، رونے کی ہچکی بندھ گئی، ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ گویا چکی چل رہی ہے، یا ہانڈی ابل رہی ہے (ترمذی)

رات کی نمازوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عجیب ذوق و شوق کا عالم طاری ہوتا تھا، قرآن پڑھتے چلے جاتے، جب خدا کی عظمت و کبریائی کا ذکر آتا، تو پناہ مانگتے، جب رحم و کرم کی آیات تلاوت کرتے، تو دعا فرماتے (مسند احمد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نماز دو، دو رکعت ہے، اور ہر دوسری رکعت میں تشہد ہے، اور تضرع وزاری کرنا ہے، اور خشوع وخضوع ہے، عاجزی اور مسکنت ہے، اور ہاتھ اٹھا کر اے رب، اے رب کہنا ہے، جس نے ایسا نہ کیا، تو اس کی نماز ناقص رہی (ابو داؤد، ترمذی ج ۱ ص ۷۱)

ایک صحابیؓ نے درخواست کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ ہدایت فرمایئے، ارشاد ہوا:۔

جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو، تو تمہاری نماز ایسی ہونی چاہیئے، کہ یہ معلوم ہو، کہ تمہارا آخری وقت ہے، اور دنیا کو چھوڑ رہے ہو۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۴۱۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کا ارشاد ہے، کہ:۔

دو رکعت جو دل بستگی کے ساتھ ادا کی جائیں، اس تمام نماز سے افضل ہیں، جس میں ساری رات گذار دی لیکن دل حاضر نہ تھی (ابن کثیر)

نماز میں خشوع وخضوع کیسے حاصل ہو؟

خشوع وخضوع حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے، کہ بندہ حضورِ قلب سے وضو کرے، اور وضو کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے، اور ہر عضو پر پانی بہاتے ہوئے اس کا دل توبہ وانابت سے بہرہ ور ہو جائے، اور عجز وانکساری سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے، اور رب العزت کے حضور میں فریاد کرے، کہ اے مولا میرے ہاتھوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ظلم وستم ہوا، میری زبان سے غیبت اور گالی گلوچ ہوئی، میری آنکھوں سے جو خیانت ہوئی، میرے پاؤں سے جو زیادتی ہو تو ان سب کو اپنی رحمت سے معاف فرما۔

وضو کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعا منقول ہے وہ اسی عاجزی اور بے بسی کا اظہار ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ — الٰہی مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی
وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ — حاصل کرنے والوں سے کردے،

نماز شروع کرنے سے پہلے بندے کا دل اپنے مولا کی عظمت اور کبریائی سے بھر جائے، اور اسے اس کا یقین ہو کہ وہ اپنے آقا و مولا سے مناجات کے لیے اس کے حضور میں آگیا ہے، وہ بھاگا ہوا غلام تھا اس کے آقا نے اذان سے اسے پکارا، وہ لبیک کہتے ہوئے اپنے مولا کے در پر حاضر ہو گیا ہے، اس کا آقا کتنا مہربان ہے، کہ وہ اپنے بندوں کو کامیابی و کامرانی کی طرف بلاتا ہے

نماز شروع کرتے وقت دل میں نیت کرنا ضروری ہے، زبان سے باآوازِ بلند نیت کرنا بدعت ہے، زبانی نیت نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور نہ ہی صحابہ کرام اور ائمہ اربعہؒ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

تکبیر تحریمہ کہنے سے آدمی نماز میں داخل ہو جاتا ہے، جیسا کہ سلام سے خارج ہو جاتا ہے، پس نماز شروع کرتے ہوئے بندہ ہر طرف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کٹ کر اپنے آقا و مالک کی بزرگی و برتری سے سرشار ہو کر "اللہ اکبر" کہے اور کانوں تک ہاتھ اٹھائے، اور پھر اپنے سینے پر ہاتھ باندھ لے، ہاتھ باندھتے ہوئے یہ خیال کرے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں سرگوشی کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے، عاجزی اور انکساری سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، نماز پڑھتے ہوئے معنوں کی طرف پورا خیال رکھے، اور یہ تصور کرے، کہ وہ اپنے مالک سے راز و نیاز میں مصروف ہو رہا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ:۔ جب زبان سے ادا کرے، تو قلب و جگر سے یقین کی آواز بلند ہو، کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہر عیب و نقص سے مبرا ہے

وَبِحَمْدِكَ:۔ کہتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے دل لبریز ہو جائے۔

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ:۔ کہتے ہوئے اس کے نام کی عظمت و برکت دل میں سما جائے۔

وَتَعَالٰى جَدُّكَ:۔ کہتے وقت اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی دل میں گھر کر جائے۔

وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ:۔ کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی توحید سے سینہ روشن ہو جائے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ:۔ پڑھ کر شیطانِ رجیم سے بندہ رحمٰن رحیم کی پناہ میں آجائے، اور اسی پاکیزہ نام کی برکت سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ:۔ پڑھتے ہوئے اس کی حمد و ثنا سے رطب اللسان ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ :۔ کہتے ہوئے شکر کے دریا میں داخل ہو جائے۔

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتے ہوئے یہ سمجھے، کہ اس کو اور اس کے آباء و اجداد اور جمیع مخلوقات کو صرف اللہ رب العزت ہی کی تربیت حاصل ہے۔ اس خیال سے بندہ کا دل اپنے مولا کی شانِ ربوبیت سے لبریز ہو جائے،

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :۔ کہہ کر اس کی رحمتِ عامہ سے رحمتِ خاصہ کا امیدوار بنے۔

مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ :۔ کہتے ہوئے بندہ کو روزِ جزا کا منظر سامنے آجائے، اور اعمال پر جزا و سزا ملنے سے اس پر کپکپی طاری ہو جائے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ :۔ کہتے ہوئے اپنی بندگی کا اظہار اور مخلوق، دنیا، شیطان اور نفس کے فریب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد و استعانت کا طلب گار بنے، اور پھر نہایت ہی گریہ وزاری سے اللہ رب العزت سے صراطِ مستقیم کی راہ نمائی حاصل کرے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہہ کر ان لوگوں کے راستہ پر چلنے کی طلب رکھے جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام و اکرام ہوا یعنی پیغمبر، صدیق، شہید اور نیک بخت لوگ۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ :۔ "منعم علیہم" یہی نفوسِ قدسیہ ہیں، اور ایسے لوگ جو سیدھے راستہ سے بھٹک گئے ہیں، وہ مغضوب علیہم اور ضالین ہیں۔

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ سے وہ لوگ مراد ہیں، جو ہدایت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعداد نہیں رکھتے، اور

وَلَا الضَّآلِّيْنَ سے مراد ایسے لوگ ہیں، جو باوجود استعداد کے گمراہ ہیں، بندہ مومن ایسے لوگوں سے اپنی بیزاری کا اعلان کرے، اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کرے، کہ وہ اسے نیک لوگوں کے راستہ پر گامزن رکھے۔

اٰمِيْن۔ کہہ کر بندہ اپنے مولا سے اسی پاکیزہ تمنا اور آرزو کے شرف قبولیت کی امید رکھے۔

سورہ فاتحہ پڑھتے وقت بندے کو اس بات کا یقین ہو کہ وہ فقیر ہے اور وہ ایک بہت بڑے غنی کے دروازے پر اس کی سخاوت و بخشش کے گن گا رہا ہے اور وہ مالک کی رحمت و شفقت کا طلب گار ہوتا ہے۔

سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد قرآن میں سے جو آسانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو، پڑھنا چاہیے، پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع کرے، رکوع میں یہ خیال کرے کہ اللہ رب العزت کے احکام کے سامنے اس کی گردن خم ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ۔ پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کو قلب کی گہرائیوں میں جگہ دے۔ اس کو بار بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں جاگزین ہو جائے گی۔

قومہ اس امر کی طرف اشارہ ہے، کہ بندہ رکوع میں جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کا اعلان کرتا ہے، تو قومہ میں استقامت کا امیدوار بنتا ہے، چونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو قاصر سمجھتا ہے اس لئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ کہہ کر امیدوار ہو جاتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سنتا ہے، جو اس کی تعریف کرتا ہے اور پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سجدہ میں گر جاتا ہے، اور یہ خیال کرے، کہ جیسے غلام اپنے مالک کی قدمبوسی کے لئے گر جاتا ہے، اور اس کے قدم چومتا ہے، اسی طرح اس عاجز غلام نے اپنے مولا کے حضور اپنے سر کو رکھ دیا۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہہ کر یہ خیال کرے، کہ میرا مالک مجھ سے برتر ہے، اور اس لائق ہے، کہ میں اپنے چہرے کو اس کے سامنے زمین پر رکھ کر اپنی غلامی کا اقرار و اعتراف کروں، اور اپنے دل سے کبر و نخوت کو ختم کر دوں۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے جلسہ میں بیٹھ جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی ہیبت و جلال سے اس کے ہوش جاتے رہتے ہیں، وہ جلسہ میں پھر اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگتا ہے، اور عاجزی سے دوبارہ اس کی چوکھٹ پر سر رکھ دیتا ہے اور اس کی پاکیزگی میں رطب اللسان ہو جاتا ہے، پھر سجدہ سے سر اٹھاتا ہے، اور اس کے بعد التحیات پڑھتا ہے۔ بندہ کو چاہیئے، کہ الفاظ کے معانی کی طرف پوری طرح خیال رکھے، تاکہ اسے معلوم ہو، کہ وہ اپنے آقا کے حضور میں کیا عرض پیش کر رہا ہے۔

اَلتَّحِیَّاتُ کے بعد درود شریف پڑھنا اس لئے ضروری ہے کہ یہ دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت سے ہمیں ملا ہے، ہم کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے لئے خدا تعالیٰ سے رحمت و برکت کی دعا کرنی چاہیئے، اور دعا کرنے کا فائدہ بھی ہماری طرف ہی لوٹ آتا ہے، اس کے اپنے ماں باپ رشتہ داروں اور سب مسلمانوں کے لئے دعا مانگے، کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے فضل و کرم کی رحمت برسائے، اور پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	الٰہی تو ہی سلام ہے، اور تیری ہی طرف سے امن و سلامتی ہے، تو بابرکت ہے اے جلالت و بزرگی اور انعام و اکرام والے

اس کے بعد یہ دعا پڑھے، یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضؓ کو سکھلائی تھی:۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔	الٰہی میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

پھر آیت الکرسی اور سورہ اخلاص اور معوذتین (قرآن شریف کی آخری دو سورتیں) ایک ایک بار پڑھے، اور تین بار استغفار پڑھے، اور پھر ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اور ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک بار کلمۂ توحید:۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تعریف اسی کی ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تارکِ صلوٰۃ کے کفر اور اسلام کا مسئلہ

اب تک آپ نے نماز کی فضیلت و اہمیت اور تارکِ نماز کے لئے وعیدات کتاب و سنت کی روشنی میں ملاحظہ فرمائی ہیں، اب آپ صحابہ کرام اور تابعین عظام اور ائمہ دین کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

تارکِ نماز کے بارے میں صحابہ کرام رضؓ اور دوسرے سلف صالحین کے تین مسلک ہیں

(۱) ایک جماعت کا قول تو یہ ہے، کہ بے نماز کافر، مرتد اور واجب القتل ہے۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے، کہ وہ کافر تو نہیں لیکن محارب اور زانی کیطرح قتل کیا جائے۔

(۳) تیسرا قول ان حضرات کا ہے، جو نہ تو بے نماز کے کفر کے قائل ہیں، اور نہ قتل کے، بلکہ انہوں نے بے نماز کو اس وقت تک قید میں رکھنے اور زدوکوب کرنے کا حکم دیا ہے، جب تک تائب نہ ہو جائے،

پہلا مسلک تمام صحابہؓ اور اکثر تابعین اور ائمہ دین کا ہے، چنانچہ مختصر طور پر بعض کے ارشادات یہاں ملاحظہ فرمائیں، جن کو شیخ الاسلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الصلوٰۃ میں، اور قدوۃ المحققین امام شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں نقل فرمایا ہے

پہلا اثر:۔ عَنْ عَلِیٍّ رضؓ قَالَ حضرت علیؓ سے مروی ہے، کہ آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ لَّمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ

فرمایا جو شخص نماز نہ پڑھے، وہ کافر ہے

دوسرا اثر:۔

عَنْ عُمَرَ رض قَالَ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، کہ نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز ترک کر دی اس نے دین کو گرا دیا۔

نیز آپؓ سے یہ ارشاد بھی مروی ہے، کہ:۔

لَاحَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ

یعنی بے نماز کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

تیسرا اثر:۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَلَا دِيْنَ لَهٗ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں، کہ بے نماز کا کوئی دین مذہب نہیں۔

چوتھا اثر:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ كَفَرَ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، کہ جس نے نماز چھوڑ دی، وہ کافر ہو گیا۔

پانچواں اثر:۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ

حضرت جابرؓ کا فرمان ہے، کہ بے نماز کافر ہے۔

چھٹا اثر:۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَا

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں، کہ بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا صَلٰوۃَ لَہٗ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَہٗ	بے نماز کا ایمان نہیں، اور بغیر وضو کے نماز نہیں۔

ساتواں اثر:۔

عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ کُفْرٌ لَا یُخْتَلَفُ فِیْہِ	ترکِ نماز کفر ہے، اس میں کسی عالم باللہ کا اختلاف نہیں۔

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں، کہ:۔

کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ۔	پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ رضؓ بے نماز کے کفر پر متفق تھے تارکِ نماز کے کافر ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں تھا۔

شیخ الاسلام امام ابن حزمؒ فرماتے ہیں، کہ:۔

وَقَدْ جَاءَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَغَیْرِھِمْ مِّنَ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ فَرْضٍ وَّاحِدَۃً مُتَعَمِّدًا حَتّٰی یَخْرُجَ وَقْتُھَا فَھُوَ کَافِرٌ مُّرْتَدٌّ قَالُوْا وَلَا نَعْلَمُ لِھٰؤُلَاءِ مُخَالِفًا	حضرت عمر رضؓ عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ معاذ بن جبل رضؓ اور حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے، کہ جس نے ایک فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی، یہاں تک کہ اس کا وقت نکل گیا، تو وہ کافر و مرتد ہے، علمائے کرام فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں سے کوئی بھی ان مذکورہ صحابہ کرام کے مخالف نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الصَّحَابَةِ (بحوالہ کتاب الصلوٰۃ لابن القیم رح)

حافظ عبدالحق اشبیلی کتاب الصلوٰۃ میں فرماتے ہیں، کہ:۔

ذَهَبَتْ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ إِلَى تَكْفِيرِ تَارِكِ الصَّلٰوةِ مُتَعَمِّدًا تَرَكَهَا حَتّٰى يَخْرُجَ جَمِيعُ وَقْتِهَا مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٌ وَّاَبُو الدَّرْدَاءِ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ

صحابہ کرام رضؓ کی ایک جماعت اور ان کے بعد کے لوگوں کا فتویٰ یہ ہے کہ تارکِ صلوٰۃ کافر ہے، یہاں تک کہ نماز کا تمام وقت نکل جائے، ان میں سے حضرت عمر رضؓ معاذ بن جبل رضؓ، عبداللہ بن مسعود رضؓ، ابن عباس رضؓ، جابر رضؓ، ابوالدرداء رضؓ اور حضرت علی بن ابی طالب رضؓ سے ایسا ہی مروی ہے

حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے، کہ:۔

جب حضرت عمر بن الخطاب رضؓ مسجد میں زخمی ہوئے، تو ہم ان کو اٹھا کر ان کے گھر لے گئے۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، جب ہم ان کے گھر میں داخل ہوئے، تو ان پر غشی طاری ہوگئی پھر صبح کی سفیدی ظاہر ہونے کے بعد ہوش میں آئے، اور دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں! پڑھ چکے ہیں، آپ نے فرمایا۔ لَا اِسْلَامَ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ یعنی تارکِ نماز مسلمان نہیں، یہ بات آپؓ نے صحابہ کرام کے ایک مجمع کے سامنے کہی جس پر کسی نے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار نہ کیا، اس سے ثابت ہوا، کہ بے نماز کے کفر پر صحابہ رضؓ کا اجماع ہے (کتاب الصلوٰۃ)

تابعین اور تبع تابعین

(۱) عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ کُفْرٌ لَا یَخْتَلِفُ فِیْہِ

ایوب (تابعی) سے مروی ہے، کہ تارک نماز کافر ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں

(۲) علامہ محمد بن نصر مروزی فرماتے ہیں، کہ:۔

سَمِعْتُ اِسْحٰقَ یَقُوْلُ صَحَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ تَارِکَ الصَّلٰوۃِ کَافِرٌ وَکَذٰلِکَ کَانَ رَاْیُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ لَدُنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی یَوْمِنَا ھٰذَا اَنَّ تَارِکَ الصَّلٰوۃِ عَمَدًا مِّنْ غَیْرِ عُذْرٍ حَتّٰی یَذْھَبَ وَقْتُھَا کَافِرٌ۔

میں نے اسحاق سے سنا، کہ کہتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے، کہ بے نماز کافر ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر ہمارے زمانے تک تمام علماء کا یہی فتوے ہے، کہ جس شخص نے بغیر عذر شرعی نماز چھوڑ دی، یہاں تک کہ اس کا وقت نکل گیا، وہ کافر ہے۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں، کہ:۔

مَنْ اٰخَرَ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَفُوْتَ وَقْتُھَا مُتَعَمِّدًا مِّنْ غَیْرِ عُذْرٍ

جس نے جان بوجھ کر بلا عذر نماز تاخیر کی، یہاں تک کہ اس کا وقت فوت ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَدْ كَفَرَ (کتاب الصلوٰۃ) گیا، تو وہ کافر ہے

(۴) یحییٰ بن معین فرماتے ہیں، کہ عبداللہ بن مبارک سے کسی نے کہا،

اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَقُوْلُوْنَ مَنْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ اَنْ يُقِرَّ بِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ مُسْتَكْمِلُ الْاِيْمَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَا نَقُوْلُ نَحْنُ مَا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ حَتّٰى اَدْخَلَ وَقْتًا فِيْ وَقْتٍ فَهُوَ كَافِرٌ (کتاب الصلوٰۃ)

یہ لوگ کہتے ہیں، کہ جو نہ نماز پڑھے، نہ روزہ رکھے، صرف ان کی فرضیت کا قائل و اقراری ہو، تو وہ مسلمان ہے یہ سن کر حضرت عبداللہ نے فرمایا، کہ ہم وہ نہیں کہتے جو یہ کہتے ہیں یعنی ان کی یہ بات بالکل غلط ہے، ہمارا عقیدہ تو یہ ہے، کہ جس نے بلا وجہ جان بوجھ کر نماز نہ پڑھی، یہاں تک، کہ دوسری نماز کا وقت آگیا، تو وہ کافر ہے

(۵) علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں، کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو کہتے ہوئے سنا، کہ:۔

مَنْ قَالَ اِنِّيْ لَا اُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ الْيَوْمَ فَهُوَ اَكْفَرُ مِنْ حِمَارٍ

جو شخص اس طرح کہے کہ میں آج فرض نماز نہیں پڑھوں گا، وہ گدھے سے بڑا کافر ہے

(نوٹ) علامہ جزری فرماتے ہیں، کہ گذشتہ زمانے میں ایک شخص حمار نامی تھا، یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گیا، تو وہ ایک کہاوت بن گیا۔

(۶) استاد المحدثین ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں، کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ كَفَرَ فَيُقَالُ لَهُ ارْجِعْ عَنِ الْكُفْرِ فَاِنْ فَعَلَ وَاِلَّا قُتِلَ بَعْدَ اَنْ يُؤَجَّلَهُ الْوَالِيْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، کہ بے نماز کافر ہے، پس بے نماز سے کہا جائے، کہ اپنے کفر سے رجوع کر اگر وہ رجوع کرلے (یعنی نماز پڑھنی شروع کردے) تو بہتر ورنہ امام کے تین دن مہلت دینے کے بعد قتل کر دیا جائے،

(۷) امام شعرانیؒ فرماتے ہیں، کہ:۔

وَالْمُخْتَارُ عِنْدَ جُمْهُوْرِ اَصْحَابِ اَحْمَدَ اَنَّهُ يُقْتَلُ بِكُفْرِهٖ كَالْمُرْتَدِّ وَتَجْرِيْ عَلَيْهِ اَحْكَامُ الْمُرْتَدِّيْنَ فَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يُوْرَثُ وَيَكُوْنُ مَالُهٗ فَيْئًا (میزان)

امام احمدؒ کے جملہ اصحاب کے نزدیک مختار بات یہ ہے، کہ بے نماز کو اس کے کفر کی وجہ سے مثل مرتد کے قتل کیا جائے، اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، اور نہ وہ ورثہ تقسیم کیا جائے گا، اور اس کا مال فئے سمجھا جائے گا۔

(۸) امام بغویؒ فرماتے ہیں، کہ:۔

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّمَكْحُوْلٌ وَّالشَّافِعِيُّ تَارِكُ الصَّلٰوةِ يُقْتَلُ كَالْمُرْتَدِّ (کتاب الصلوٰۃ)

حماد بن زید اور مکحولؒ، اور امام شافعیؒ کا فتویٰ ہے، کہ بے نماز مثل مرتد کے قتل کیا جائے۔

(۹) شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں:۔

وَاَمَّا تَرْكُهَا تَهَاوُنًا وَّكَسَلًا

بے نماز خواہ نماز کی فرضیت کا قائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعَ اعْتِقَادِ وُجُوبِهَا وَدُعِيَ
إِلَيْهَا لِيَفْعَلَهَا حَتّٰى تَضَايَقَ
الْوَقْتُ الَّذِي تَلِيهَا كَفَرَ وَقُتِلَ
بِالسَّيْفِ لِكُفْرِهِ بَعْدَ أَنْ
يُسْتَتَابَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كَالْمُرْتَدِّ
فِي الْحَالَتَيْنِ وَيَكُونُ مَالُهُ فَيْئًا
يُوضَعُ فِي بَيْتِ الْمُسْلِمِينَ
(غنیۃ الطالبین)

ہو، یا منکر، دونوں حالتوں میں وہ کافر ہے، تلوار کے ساتھ اس کو اس کے کفر کی وجہ سے قتل کیا جائے گا اور مرتد کی طرح تین دن تک اس پر توبہ پیش کی جائے گی، اگر نماز پڑھنے لگ جائے تو فبہا ورنہ اس کا مال مالِ فے ہوگا، اس کو مسلمانوں کے بیت المال میں رکھا جائے۔

دوسری جماعت امام سفیان ثوری، امام مکحول (تابعی)، امام وکیع بن الجراح، حماد بن زید، امام مالک، امام شافعی وغیرہم پر مشتمل ہے، وہ فرماتے ہیں، کہ:۔

"تارکِ صلوۃ کافر نہیں، مگر وہ قتل کیا جائے گا، کفر وارتداد کی بنا پر نہیں بلکہ زانی اور محارب کی طرح خنجر خونخوار کے حوالہ کیا جائے، ان کے نزدیک بے نماز کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اور وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

اس مسلک میں مندرجہ ذیل بزرگ داخل ہیں۔

امام زہری (تابعی) حضرت سعید بن المسیب (تابعی) حضرت عمر بن عبد العزیز حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگرد، امام داؤد ظاہری، امام مزنی (تلمیذ امام شافعی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے بعد کے اذکار

اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کا تذکرہ روح کی غذا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کی تلقین فرمائی ہے، دل کے اضطراب اور بے قراری نیز دنیاوی تفکرات کا یہ بہترین علاج ہے

قرآن مجید میں ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ، دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہے، قرآن مجید ویسے تو سارا ہی ذکر ہے، لیکن اس سے ادعیہ کو خاص کر ذکر کے لئے متعین کیا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں منقول ہیں، وہ بھی مسنون ذکر ہے، ان میں بعض مواقع کے لئے بعض دعائیں خاص ہیں، اور بعض عام طور پر پڑھی جاتی ہیں، یہ تمام دعائیں ذکر ہیں، طمانیت کے علاوہ ان سے دل پر ایک خاص اثر ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا ہوتی ہے، جس چیز کا ذکر کثرت سے کیا جائے، اس سے دل کو وابستگی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے ان اذکار اور ادعیہ کا بہت بڑا فائدہ ہے۔

ذیل میں جو دعائیں لکھی جا رہی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نماز سے فراغت کے بعد پڑھا کرتے تھے، چونکہ یہ اذکار برکت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہیں، اس لئے ہمیں بھی نماز کے بعد ان اذکار کو معمول بنانا چاہیئے، تاکہ سنت پر عمل بھی ہو جائے، اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی حاصل ہو جائے۔

(۱) حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا خاتمہ تکبیر کی آواز سے سمجھ لیا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے (بخاری و مسلم)

ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں، کہ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ذکر کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرتے تھے

اس سے معلوم ہوا، کہ سلام کے بعد سب سے پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ بلند آواز سے کہنا چاہیئے، اور اس کے بعد تین دفعہ استغفار پڑھے، اور اس کے بعد دوسرے اذکار شروع کرے۔

(۲) حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو تین دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے، اور پھر فرماتے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

اے اللہ تو سلامت ہے اور تجھ سے سلامتی کا فیضان ہے بابرکت ہے تو

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (نیل الاوطار ج ۲ ص ۳۰۰

اے عظمت و نوازش والے نیز صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۱۸)

یعنی حضورؐ سلام پھیرنے کے فوراً بعد بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے پھر مذکورہ دعا پڑھتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رض کہتے ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا سب ملک ہے

وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا

اور اسی کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ اے کوئی

مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ

روکنے والا نہیں جسے تو عطا کرے، اور اس کو کوئی دینے والا نہیں جس سے تو روک دے

ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

اور کسی غنی کو تیرے عذاب سے اس کا غنی ہونا نفع نہیں دے سکتا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۸۸ نیل الاوطار ج ۲ ص ۳۰۱۔ صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۱۸)

(نوٹ) بعض روایات میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تا قَدِیْرٌ تین دفعہ پڑھنا بھی آیا ہے، اور بعض میں ایک دفعہ، دونوں طرح صحیح ہے، مگر افضل اور زیادہ مشہور تین دفعہ ہی ہے۔

(۴) حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں، کہ ایک بار غریب صحابہ کرام رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا، کہ:۔ یارسول اللہ! مالدار لوگ تو بلند مراتب پر پہنچ گئے، مگر ہم لوگ پیچھے رہ گئے، حضورؐ نے دریافت فرمایا، یہ کس طرح؟ انہوں نے عرض کیا، کہ وہ ہماری طرح نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں، لیکن وہ صدقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و خیرات بھی کرتے ہیں، جو ہم نہیں کر سکتے۔ وہ حج کرتے ہیں، اور ہم حج بھی نہیں کر سکتے، وہ غلام بھی آزاد کرتے ہیں، اور ہم اس سے بھی محروم ہیں، تو آپؐ نے فرمایا، کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں، جس سے تم لوگ پہلوں سے جا ملو اور پچھلوں سے آگے بڑھ جاؤ، اور کوئی شخص فضیلت میں تم سے بڑھ نہ سکے، مگر وہی جو تمہاری طرح عمل کرے، وہ بولے ضرور یا رسول اللہؐ! تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:۔

تم لوگ سُبْحَانَ اللّٰہِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ - ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو، ابو صالح کہتے ہیں، کہ (چند یوم بعد) وہ غریب اور مسکین لوگ پھر آئے، اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہمارے انصاری بھائیوں نے یہ سن لیا، اور ہماری طرح انہوں نے بھی یہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا ہے اب ہم کیا کریں، اس پر آپؐ نے فرمایا:۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۸۹۔ تحفۃ الذاکرین ص ۳۵، صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۱۹)

ایک روایت میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار کہنا بھی ثابت ہے، اس سے تسبیح کی گنتی پوری ہو جاتی ہے

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، اور تسبیح گنتی پوری کرنے کے لئے یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے

وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

تو خدا تعالیٰ اس کی تمام خطاؤں کو بخش دے گا، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں (مشکوۃ ج ۱ ص ۸۹، تحفۃ الذاکرین ص ۱۳۶)

قارئین کرام! ذرا غور فرمائیں، کہ ان تسبیحات کے کتنے فضائل اور کتنی دینی اور دنیوی برکات ہیں، مگر افسوس! صد افسوس! کہ ہم لوگ ان اذکار کو معمول بنا کر دنیوی اور دینی برکات حاصل کرنے میں کس قدر سستی کرتے ہیں،

(۵) حضرت عقبہؓ بن عامر فرماتے ہیں، کہ:۔

اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ الْمُعَوِّذَتَیْنِ	ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا
فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ (نسائی ص ۵۰)	حکم فرمایا۔

معوذتین سے مراد قرآن مجید کی دو آخری سورتیں ہیں، یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

(۶) حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو خصلتیں ایسی ہیں، کہ جو مسلمان بندہ ان پر قائم ہو جائے، وہ ضرور جنت میں جائے گا۔ وہ دونوں اگرچہ بالکل معمولی ہیں، مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔

۱۔ پہلی خصلت یہ ہے، کہ ہر نماز کے خاتمہ پر دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے

دن بھر زبان پر تو یہ کلمات صرف ڈیڑھ سو مرتبہ آئیں گے، مگر میزان میں یہ ڈیڑھ ہزار کے مساوی ہوں گے۔

۲۔ دوسری خصلت یہ ہے، کہ بستر خواب پر لیٹتے وقت ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے زبان نے تو انہیں صرف سو مرتبہ شمار کیا، مگر میزانِ الٰہی میں ایک ہزار شمار ہوئے۔

راوی کہتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات اپنی انگلیوں پر گنتے اور پڑھتے دیکھا ہے

صحابہ رضؓ نے آپؐ سے دریافت کیا، کہ اس کی کیا وجہ ہے، کہ ہیں تو یہ معمولی، مگر ان کے عامل کم ہیں، آپؐ نے فرمایا۔

جب تم میں سے کوئی شخص سونے لگتا ہے، تو شیطان آکر ان کلمات کو پڑھنے سے پہلے اسے تھپک کر سلا دیتا ہے، اور نماز کے موقع پر آ جاتا ہے، تو قبل اس کے کہ انسان یہ کلمات پڑھے شیطان کوئی نہ کوئی ناگزیر کام یاد کرا دیتا ہے (نسائی ج ۱ ص ۱۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) حضرت ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

مَنْ قَرَأَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ	جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ
تَمْكُتُوبَةٍ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ لَمْ	الکرسی پڑھتا ہے، تو اس کے اور
يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا	دخولِ جنت کے درمیان صرف موت
الْمَوْتُ (ابن کثیر ج۱ ص۵۴۶)	ہی حائل ہوتی ہے۔

یعنی مرنے کے فوراً بعد ایسا شخص جنت میں داخل ہو جائے گا،

(۸) حضرت عبداللہ بن زبیر رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد سلام پھیر کر ان کلمات کو پڑھتے تھے،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَ

اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ طاقت اور قوت اللہ

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا

ہی کی مدد سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے

اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ

ہیں نعمت اسی کی فضل اسی کا اچھی ستائش اسی کے لئے ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ

نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا ہم اپنے دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہیں، خواہ کافروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْكٰفِرُوْنَ ۝

کو ناگوار ہی کیوں نہ گذرے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۱۸)

(۹) حضرت معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا مجھے تم سے محبت ہے، میں نے عرض کیا، کہ مجھے بھی آپ سے محبت ہے، آپ نے فرمایا، نماز کے بعد ہمیشہ یہ دعا پڑھا کرو:۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ

اے اللہ! مجھے مدد دے، کہ میں آپ کی یاد آپ کا شکر اور آپ کی

عِبَادَتِكَ ۔ (مشکوۃ)

خوب عبادت کرسکوں

(۱۰) حضرت ابو سعید خدری رضہ نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے، تو تین بار فرماتے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ

پاک ہے تیرا رب عزت والا ان عیبوں سے جو کافر کہتے ہیں، اور سلام ہو

عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

سب رسولوں پر اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے، کہ نماز کے بعد یہ کلمات کہنے والے کو (عبادت کا) پورا پورا ثواب مل جاتا ہے (نزل الابرار ص ۱۰۱، نیز جامع ترمذی ج ۱ ص ۳۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں مذکورہ اذکار کے علاوہ بہت سی تسبیحات کا ذکر بھی موجود ہے، جو کہ وقتاً فوقتاً پڑھنے سے درجات میں بلندی اور نیک اعمال میں زیادتی کا باعث ہوتی ہیں، لہٰذا ہر ایک مسلمان کے لئے جو اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع فرمان سمجھتا ہے یہ ضروری ہے، کہ وہ مسجد میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف نہ ہو جائے، بلکہ زیادہ سے زیادہ وقت یادِ الٰہی میں گذارے، اور مذکورہ بالا اذکار پر عمل کرے، تاکہ دنیا اور آخرت میں ان اذکار سے اپنے درجات کو بلند کرے، اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہو۔

انگلیوں پر گننے کا بیان اور فضیلت!

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:۔

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ	میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (دائیں ہاتھ کی) انگلیوں پر تسبیح پڑھتے دیکھا ہے

(ابوداؤد ص ۲۱۷، نسائی ص ۱۵۹)

(۲) حضرت یسیرہؓ کہتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا تھا، کہ:۔

اَنْ عَلَيْكُنَّ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَاَنْ تَعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ	تم عورتوں پر لازم ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس اور تہلیل کرتی رہو ان سے کبھی غفلت نہ کرو ورنہ رحمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْتَنْطَقَاتٌ (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۷) خدا تم کو فراموش کر دے گی، اور انگلیوں سے گنا کرو، کیونکہ (روزِ قیامت) ان سے بھی سوال کیا جائے گا، اور انہیں زبان عطا کی جائے گی۔

حدیث میں تسبیح سے مراد سُبْحَانَ اللّٰہِ، تہلیل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور تقدیس سے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوحِ ہے۔

مذکورہ بالا دونوں احادیث سے معلوم ہوا، کہ انگلیوں پر گننا یا شمار کرنا (کنکریوں یا تسبیح وغیرہ کی نسبت) زیادہ افضل ہے، کیونکہ ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل ہے، دوسرے آپ نے انگلیوں پر شمار کرنے کا حکم بھی دیا ہے، تیسرے یہ کہ انگلیاں قیامت کے دن شہادت بھی دیں گی۔

خدا کے محبوب ترین کلمے

(۱) حضرت سمرہ بن جندب رضؓ روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

هُنَّ اَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَهُنَّ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَا يَضُرُّكَ بِاَيَّتِهِنَّ بَدَاْتَ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ	اللہ تعالیٰ کو قرآن کے بعد چار کلمات زیادہ محبوب ہیں، اور وہ قرآن ہی سے ماخوذ ہیں، ان میں سے جس سے چاہو، ابتدا کرو، کوئی حرج نہیں، وہ یہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (تحفۃ الذاکرین ص ۲۸۱)

(۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ (۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (۴) وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

دوسری روایت میں ہے:-

اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَاْتَ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۰۰)

چار کلمات اللہ تعالیٰ کو بہت ہی محبوب ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ جس سے بھی تو چاہے ابتدا کرلے کوئی حرج نہیں ہے۔

ان کلمات کی فضیلت

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:-

لَقِیْتُ اِبْرَاھِیْمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِءْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَآءِ وَاَنَّھَا قِیْعَانٌ وَّاَنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ

جس رات مجھے معراج کرائی گئی، میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے کہا، اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا، اور ان کو خبر دینا، کہ جنت اچھی مٹی والی اور میٹھے پانی والی جگہ ہے اور وہ صاف چٹیل میدان ہے، اور اس میں درخت لگتے ہیں، سُبْحَانَ اللّٰہِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کے۔

(مشکوۃ ج ۱ ص ۲۰۳)

یعنی جنت کی مٹی ناقص اور شور نہیں ہے، بلکہ قابلِ زراعت ہے اور پانی بھی میٹھا وافر مقدار میں مل جاتا ہے لیکن ابھی تک اس میں درخت نہیں ہیں، تم اس میں مذکورہ بالا چاروں کلمات کے درخت لگاؤ۔

(۲) حضرت ام ہانی بنتِ ابی طالب فرماتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں بوڑھی اور ضعیف ہو چکی ہوں، آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں، کہ میں بیٹھے بیٹھے کرتی رہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،۔

سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھو، یہ تمہارے لئے اولادِ اسمٰعیل میں سے سو غلام آزاد کر دینے کے مساوی ہوگا۔

سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھو، یہ تمہارے لئے سو گھوڑے ساز و سامان سے تیار، جہاد فی سبیل اللہ میں دے دینے کے ثواب کے برابر ہوگا۔

سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھو، یہ تمہارے لئے سو مقبول، قلادہ ڈالے ہوئے اونٹوں کے ثواب جتنا ہوگا۔

سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھو، یہ زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ ہے اسے بھر دیں گے، اور اس روز کوئی عمل اس سے بہتر عرش کی جانب نہیں اٹھایا جائے گا، مگر یہ کہ کسی نے ایسا ہی عمل کیا ہو (تحفۃ الذاکرین ص ۲۸۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح وشام کے وقت کے اذکار

پہلے مطلق نمازوں کے بعد کے اذکار ذکر کئے گئے ہیں، اب خاص صبح وشام کے اوقات میں جو اذکار حدیث میں وارد ہوئے ہیں، ان میں سے چند ایک ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن غنم نے کہا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو کوئی صبح کی نماز کے بعد تشہد ہی کی حالت میں قبلہ رو ہو کر مندرجہ ذیل کلمۂ توحید دس مرتبہ پڑھے، اور اسی طرح مغرب کی نماز کے بعد، تو اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں معاف ہوں گی، اور دس درجے بلند ہوں گے، اور شام سے صبح تک گناہوں سے محفوظ رہے گا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے

وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ

اور وہی حمد کے لائق ہے، بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، اور

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (مشکوٰۃ)

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) حضرت عثمان رضؓ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص ہر صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے، تو اسے کوئی چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھ نہیں دیتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی

شروع اللہ کے نام سے، نقصان نہیں دے سکتی اس کے نام کی برکت سے کوئی

الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (مشکوۃ)

چیز زمین میں اور نہ آسمان میں، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۳) صبح کی نماز کے بعد کسی شخص سے ہم کلام ہونے سے پہلے اگر کوئی شخص سات بار یہ دعا پڑھے، پھر اگر اس کو اس رات موت بھی آجائے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے پناہ میں رکھے گا، اسی طرح مغرب کی نماز کے بعد پڑھ لے تو یہی فضیلت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ! مجھے آگ سے پناہ دے (مشکوۃ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ایسے علم کا جو فائدہ مند ہو، اور ایسے عمل کا جو

وَّرِزْقًا طَیِّبًا (مشکوۃ)

قبول ہونے والا ہو، اور ایسی روزی کا جو پاک ہو۔

(۵) حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص شروع دن میں سورۂ یٰسین پڑھے، اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب حاجتیں پوری ہو جائیں گی (مشکوۃ)

(۶) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر صبح کو یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَ

الٰہی آپ کی عنایت سے ہم پر صبح داخل ہوئی، اور آپ کی مدد سے ہم شام تک پہنچتے ہیں

بِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

اور آپ کی برکت سے زندہ رہتے اور مرتے ہیں، اور آپ ہی کے حضور قبروں سے نکل کر حاضر ہونا ہے

اور جب شام ہوتی، تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى

اے اللہ آپ کی برکت سے ہم پر رات چھا گئی، اور آپ کی مدد سے ہم صبح تک محفوظ رہیں گے

وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

آپ کے حکم سے زندہ رہتے ہیں اور مرتے ہیں، اور آپ کی طرف واپسی ہے

(۷) حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صبح کے وقت مندرجہ ذیل وظیفہ پڑھے، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں، وہ شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں، اور اگر اس دن مر جائے، تو شہادت کا ثواب حاصل کرے گا، اور جو شخص شام کو پڑھے گا، اسے بھی یہی مرتبہ حاصل ہوگا۔

لہ مشکوۃ۔ لیکن متن کے الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے، حاشیہ تنقیح الرواۃ ص ۹۰ ج ۳ کی تحقیق کے مطابق یہاں پر دعا کے الفاظ درج کئے گئے ہیں، واللہ اعلم ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، اس کے بعد سورۂ حشر کی آیت هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ سے لے کر آخر سورت تک پڑھے (مشکوٰۃ)

(۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صبح کو یہ آیتیں پڑھے، اسے اس دن کے ان کاموں کا ثواب دیا جائے گا، جو اس کی غفلت سے رہ گئے، اور جو شام کو پڑھے، اسے رات کا پورا ثواب ملے گا۔

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝

اللہ ہی پاک اور لائق تعریف ہے، جس وقت تمہاری صبح اور شام ہو،

وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ

اور وہی لائق حمد ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور تیسرے پہر اور

تُظْهِرُوْنَ ۝ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ

ظہر کے وقت بھی اسی کی تعریف ہے، نکالتا ہے زندہ کو مردے سے، اور مردہ

مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ

کو زندے سے اور تازگی بخشتا ہے زمین کو اس کے خشک ہو جانے پر اور

تُخْرَجُوْنَ ۝ (مشکوٰۃ)

اسی طرح آخرت میں تم کو قبروں سے نکالے گا

(۱۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام ان کلمات کو پڑھتے، اور ترک نہ فرماتے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

اے اللہ! میں مانگتا ہوں آپ سے عافیت دنیا میں اور آخرت میں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ

اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے گناہوں کی معافی اور تندرستی میرے دین اور

وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ

دنیا میں اور اہل و مال میں اے اللہ! ڈھانپ لے میرے عیب اور بے فکر کر دے مجھے

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ

خوف کی چیزوں سے اے اللہ حفاظت کر میری میرے سامنے سے اور میرے پیچھے سے

وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ

اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے، اور میرے اوپر سے اور پناہ لیتا ہوں آپ کی

اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ (مشکوٰۃ)

عظمت کی کہ میں ہلاک کیا جاؤں اپنے نیچے سے

(۱۱) سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ حضرت شداد بن اوس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص یہ دعا (سید الاستغفار) صبح کو صدق دل سے پڑھے گا، پھر اسی دن شام سے پہلے مر جائے وہ شخص جنتی ہوگا، اور جو رات کو پڑھے، اور صبح سے پہلے مر جائے، تو وہ شخص بھی جنتی ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا

اے اللہ! آپ میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

بنایا اور میں بندہ ہوں آپ کا اور میں آپ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ

اپنی طاقت کے مطابق میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ان برے کاموں کے وبال سے

عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا

جو میں نے کئے ہیں، مجھے اقرار ہے اس احسان کا جو مجھ پر آپ کا ہے، اور مجھے اعتراف

اَنْتَ (مشکوٰۃ)

ہے اپنے گناہوں کا پس بخش دیجئے میرے گناہ نہیں بخشتا گناہ کوئی مگر آپ

(۱۲) حضرت ابو الدرداء رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے تمام فکر دور کر دیتا ہے۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ

مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور

هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (ابوداؤد)

وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

(۱۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح و شام یہ دعا پڑھے، اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ [1]

پناہ لیتا ہوں میں اللہ کے کامل اثر تیز کلمات کی تمام مخلوق کی شرارتوں سے

[1] مجمع الزوائد ص ۱۳۲ ج ۱۰ بحوالہ طبرانی اوسط۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح و شام یہ کلمات پڑھتے سنا کرتے تھے،

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ

اے اللہ میرے بدن کو تندرست رکھ، اے اللہ میرے کان عافیت سے رکھ،

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ [1]

اے اللہ عافیت سے رکھ میری آنکھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۱۵) حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص صبح اور مغرب کی نمازوں کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو بار درود شریف پڑھ لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرماتا ہے، تیس دنیا میں اور ستر آخرت میں [2]

(نوٹ) القول البدیع ص ۱۳۱ میں اس درود شریف کے الفاظ یہ ہیں:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما

امید ہے کہ کوئی کم فرصت آدمی یہ درود بھی سو بار پڑھ لے، تو اس ثواب سے محروم نہ رہے گا۔

---

[1] جلاء الافہام للحافظ ابن القیم ص ۳۵۹۔ طبع امرتسر۔

[2] جلاء الافہام ص ۳۵۸ میں اس درود شریف کے الفاظ یہ ہیں:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوتِ قرآنِ مجید کی فضیلت و اہمیت

ذکرِ الٰہی کی جتنی قسمیں اور صورتیں ہیں، ان سب میں سے افضل ترین اور بندے کو اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ تلاوتِ قرآنِ مجید ہے۔

حضرت ابراہیم خواص فرماتے ہیں، کہ:۔

دل کی بیماریوں کی دوا پانچ چیزیں ہیں۔

(۱) تلاوتِ قرآن لاس کے معانی میں غور و فکر اور تدبر کے ساتھ)

(۲) پیٹ کو زائد از ضرورت غذا سے خالی رکھنا۔

(۳) نمازِ تہجد۔

(۴) رات کے آخری حصہ میں خدا کے سامنے آہ و زاری، اور دعا و مناجات کرنا۔

(۵) نیک اور صالح لوگوں کی صحبت (انوار کار للنووی ص۔ ۵۰)

مدارج السالکین میں حافظ ابن قیم فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کے اسباب و ذرائع دس ہیں

(۱) تلاوتِ قرآن غور و فکر کے ساتھ۔

(۲) فرائض کے بعد نوافل کے ذریعہ تقرب۔

(۳) ہمیشہ اور ہر حال میں اللہ کا ذکر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اللہ کی پسند کو اپنی پسند پر ترجیح دینا۔
(۵) دل کے ذریعہ اللہ پاک کے اسماء وصفات کا مطالعہ۔
(۶) اللہ کے احسانات وانعامات کا مشاہدہ،
(۷) دل کا مکمل طور پر اللہ کے سامنے جھک جانا۔
(۸) دعا وتلاوت کے وقت خلوت اختیار کرنا۔
(۹) نیکوں اور صلحاء کے پاس رہنا۔
(۱۰) ہر ایسی چیز سے بچ کر رہنا جو دل کو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی ہو (مدارج السالکین ج ۳ ص ۱۲)

ذیل میں تلاوتِ قرآن کی فضیلت واہمیت کے متعلق چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں:۔

تلاوتِ قرآن سے دل کا زنگ دور ہوتا ہے،

(۱) حضرت ابنِ عمرؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

دلوں پر زنگ آجاتا ہے جس طرح لوہے پر زنگ آجاتا ہے جب کہ اس پر پانی پڑجاتا ہے، دریافت کیا گیا، کہ ان کی صفائی کس چیز سے ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، موت کو بکثرت یاد کرنے، اور تلاوتِ قرآن سے (مشکوٰۃ، قیام اللیل ص ۱۲۱)

یعنی گناہوں سے دل زنگ آلود ہوجاتا ہے، اسے دور کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو طریقے ہیں:۔

(۱) موت کو بکثرت سے یاد کرنا (۲) تلاوتِ قرآنِ مجید۔

تلاوتِ قرآن سے نورِ الٰہی حاصل ہوتا ہے

(۲) حضرت ابوذر غفاری رضؓ بیان کرتے ہیں، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے، آپؐ نے فرمایا، کہ:۔

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، یہ چیز تمہارے پورے دین اور تمام معاملات کو ٹھیک حالت میں رکھنے والی ہے، میں نے عرض کی، کچھ اور فرمایئے آپؐ نے فرمایا، اپنے آپ کو قرآن کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی کا پابند بنالو، تو تمہیں اللہ تعالیٰ آسمان پر یاد کرے گا، اور (یہ چیزیں) زندگی کی تاریکیوں میں تمہارے لئے روشنی کا کام دیں گی (مشکوٰۃ)

تلاوت کرنے والے کے لئے قرآن کی سفارش

(۳) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا:۔

قیامت کے دن عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی۔

ایک تو قرآن جو بندوں کے بارے میں جھگڑے گا، اور قرآن کے لئے ظاہر بھی ہے، اور باطن بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری چیز امانت ہوگی۔
اور تیسری چیز ناتا (رشتہ داری) جو پکارے گا کہ خبردار جس شخص نے مجھے ملایا، اللہ تعالیٰ اسے بھی ملائے گا، اور جس شخص نے مجھے توڑا خدا بھی اس کو توڑے گا (قیام اللیل ص ۱۲۳)

قرآن شریف کے جھگڑے کی دو صورتیں ہیں۔
(۱) کسی کی سفارش کے لئے
(۲) کسی کی شکایت کے لئے۔

شفاعت ان کے لئے ہوگی، جو اس کی تلاوت کرتے ہیں، اور اس پر عمل کرتے ہیں، اور شکایت ان پر ہوگی، جنہوں نے اس کو ترک کیا، چنانچہ دوسری حدیث میں ہے:۔

اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ — یعنی قرآن یا تو تیرے لئے دلیل ہے (یعنی نجات کا باعث ہے) یا تیرے برخلاف دلیل ہے (یعنی عذاب کا باعث ہے)

تلاوتِ قرآن نزولِ رحمت کا باعث ہے

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ۔
ایک رات ایک آدمی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا، اس کے قریب ہی اس کا گھوڑا دو رسوں سے بندھا ہوا تھا، اچانک ابر کے ایک ٹکڑے نے اسے ڈھانپ لیا، اور وہ قریب سے قریب تر ہونے لگا، یہاں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے پورا ماجرا بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا:۔ وہ سکینہ تھی، جو قرآن مجید کی تلاوت کی وجہ سے اتری تھی۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۴۹، صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۶۸)

سکینہ سے مراد خاطر جمعی تسکین قلب اور رحمت ہے جس کے سبب سے دل پاکیزہ اور نورانی ہوتا ہے، نفس کی ظلمت ختم ہوتی ہے، اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہے، اور یہ کبھی بادل کی صورت میں بھی ظاہر ہوتی ہے۔

مسجد میں تلاوتِ قرآن پر نزولِ رحمت

حضرت ابوہریرہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا۔

جو لوگ مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، یا قرآن کا درس دیتے ہیں، ان پر خدا کی جانب سے سکینہ نازل ہوتا ہے، اور ان لوگوں کو رحمت کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ملائکہ کی جماعت میں کرتا ہے (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۱۲)

تلاوت کرنے والے کے والدین کی تاج پوشی

حضرت معاذ جہنیؓ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص قرآن پڑھے، اور جو کچھ اس میں مذکور ہے، اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیا کے گھروں میں چمکنے والے سورج کی روشنی سے بہتر ہوگی اگر (بفرض محال) تمہارے گھروں میں آفتاب ہو، اب تم اس شخص کا مرتبہ سمجھ سکتے ہو، جس نے قرآن پر عمل کیا۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۲)

یعنی جب قرآن پڑھنے والے اور قرآن پر عمل کرنے والے کے والدین کو اس قدر عظیم المرتبت نعمت سے نوازا جائے گا، تو پھر خود اس شخص کے مرتبہ اور سعادت کا کیا کہنا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس پر عمل کیا

تلاوتِ قرآن کا ثواب

امام نوویؒ فرماتے ہیں، کہ:۔

"تمام اذکار میں قرآن کی تلاوت سب سے افضل اور بزرگ تر ہے (اذکار ص ۸۸)

کیونکہ یہ کلام مولائے پاک کا کلام ہے، اجر و ثواب کے لحاظ سے قرآن کا حکم دوسرے اذکار سے مختلف ہے، دوسرے تمام اذکار میں ثواب اذکار پر ملتا ہے، لیکن قرآن کی یہ خصوصیت ہے، کہ اس کی تلاوت میں صرف قرآن کی آیات، قرآن کے جملوں اور قرآن کے لفظوں پر نہیں بلکہ اس کے حروف پر اجر و ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق آنحضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی ارشاد ملاحظہ ہو۔

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ	یعنی جو شخص قرآن کا ایک حصہ پڑھے گا
فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ	تو اس کے لئے ہر حرف کے عوض ایک
اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ	نیکی ہے، جو دس نیکیوں کے برابر ہے
اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّ	(یعنی قرآن کے ہر حرف کے عوض دس
مِيْمٌ حَرْفٌ۔	نیکیاں ملتی ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ
(مشکوۃ ج ۱ ص ۱۸۶)	ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف

ہے، اور لام ایک حرف ہے، اور میم ایک حرف ہے (یعنی الٓمٓ کے پڑھنے پر تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ روایت کرتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ	یعنی ماہر قرآن ان فرشتوں کے ساتھ ہوگا
الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ	جو لکھنے والے بزرگ و نیکوکار ہیں، اور
يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ	اور وہ شخص جو کہ قرآن کو اٹک اٹک کر
وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ	پڑھتا ہے، اور قرآن پڑھنا اس کے لئے
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۶۹)	مشکل ہوتا ہے، اس کے لئے دو ثواب ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو قرآن اچھی طرح یاد نہ ہو، اور وہ اٹک اٹک کر پڑھتا ہو، تو اسے دو ثواب کی بشارت دی گئی ہے، ایک ثواب تو پڑھنے کا اور دوسرا اس مشقت کا جو اسے قرآن پڑھنے میں ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض ہماری دین و دنیا کی فلاح، کامیابی، کامرانی تلاوت قرآن ہی میں مضمر ہے، اور ہماری تباہی و بربادی قرآن مجید سے انحراف کرنے ہی میں ہے، اس لئے ہر مسلمان مرد، عورت، بچے، بوڑھے، اور جوان کو اس بات کی پابندی کرنی چاہیئے، کہ وہ کم از کم ہر روز ایک پارہ قرآن شریف کا پڑھا کرے، تاکہ مہینہ میں ایک قرآن ختم ہو جائے، اگر اتنا وقت نہیں ہے تو پھر جس قدر ممکن ہو سکے پڑھے خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

درود شریف

درود شریف بھی دراصل ایک دعا ہے، جو ہم بندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں، یہ امر واقعہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ احسان ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے، آپؐ نے سخت سے سخت مصیبتیں برداشت کر کے اللہ کی ہدایت ہم بندوں تک پہنچائی ہے، اگر آپؐ اللہ کے راستہ میں یہ تکلیفیں نہ اٹھاتے تو دین کی روشنی ہم تک نہ پہنچ سکتی، اور ہم کفر و شرک کے اندھیروں میں پڑے رہ جاتے اور مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جاتے۔

الغرض دین اور ایمان کی دولت چونکہ اس دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے اور یہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملی ہے، اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سب سے بڑے محسن ہیں، ہم آپؐ کے اس احسان کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتے، بس زیادہ سے زیادہ جو کچھ ہم کر سکتے ہیں، وہ یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ سے آپؐ کے لئے دعا کریں، اور اس طرح اپنی نیاز مندی، اور شکر گذاری کا ثبوت دیں۔

ہماری طرف سے حضورؐ کی شان کے لائق دعا یہی ہو سکتی ہے، کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو اپنی خاص رحمتوں اور برکتوں سے نوازے، اور آپ کے درجے زیادہ سے زیادہ بلند کرے، بس اسی دعا کو درود کہتے ہیں۔

اذکار میں درود شریف کو امتیازی مقام حاصل ہے، حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ:۔

مجھ کو میرے والد مرحوم نے روزانہ درود شریف پر ہمیشگی کرنے کی وصیت فرمائی، اور بتایا، کہ بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا، ہم نے جو کچھ پایا ہے درود شریف کے ذریعہ پایا ہے (القول الجمیل)

درود شریف کا تاکیدی حکم اور اس کے فضائل و برکات جس قدر شریعت اسلامیہ میں وارد ہوئے ہیں، کسی دیگر امت و شریعت میں نہیں ہیں یہ حکم ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان خصوصیات میں سے ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام انبیاءؑ میں خاص امتیاز عطا فرمایا ہے

قرآن شریف میں بڑی صراحت کے ساتھ اور بڑے عجیب انداز میں درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے، اس سلسلہ میں قرآن پاک کی آیت ملاحظہ فرمائیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (سورۃ الاحزاب)	بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو۔

اس آیت میں پہلے تو یہ بیان کیا گیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کا خود اعزاز و اکرام کرتے ہیں، اور ان پر رحمت و شفقت فرماتے ہیں، اور اس کے فرشتوں کا برتاؤ بھی آپ کے ساتھ یہی ہے، کہ وہ آپؐ کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے آپؐ کے لئے رحمت و برکت کی درخواست کرتے ہیں، اس کے بعد ہم ایمانداروں کو حکم دیا گیا ہے، کہ تم بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمتیں نازل کرنے کی استدعا کرو، اور ان پر سلام بھیجو، گویا حکم دینے سے پہلے ہی ہم کو تبلا دیا گیا ہے، کہ جس کام کا تم کو حکم دیا جا رہا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کو خصوصیت سے محبوب ہے، اور اس کے فرشتوں کا خاص مشغلہ ہے، یہ معلوم ہونے کے بعد کون مسلمان ہوگا، جو اس کو اپنا وظیفہ نہ بنا لے۔

درود شریف نزولِ رحمت اور مغفرت کا باعث ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى	جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّ	پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں
حُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ	نازل فرمائے گا، اور اس کے دس
وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ	گناہ معاف فرمائے گا، اور اس کے
وَّکُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ	دس درجے بلند کرے گا، اور اس کے
(تحفۃ الذاکرین ص ۳۵)	لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

درود شریف درحقیقت ایک دعا ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی جاتی ہے، مگر اس میں راز یہ رکھا ہے، کہ درود پڑھنے والے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خاص تعلق ہو جاتا ہے، اور جس کا تعلق حضورؐ سے جڑ جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے، کہ درود شریف پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

درود شریف سے دنیا و آخرت میں بھلائی حاصل ہوتی ہے

ایک بار حضرت ابی بن کعب رضؓ نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے مجھے جس قدر ادعیہ سکھائی ہیں، میں وہ سب پڑھا کرتا ہوں مگر ادعیہ میں وقت تین حصے صرف ہو جاتا ہے، اور درود شریف پر ایک حصہ، آپؐ نے فرمایا:۔

اگر تو درود شریف زیادہ پڑھے تو بہتر ہوگا، انہوں نے عرض کیا، کہ حضورؐ نصف نصف وقت دونوں میں تقسیم کر لوں گا، آپؐ نے فرمایا:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر درود کو اور زیادہ کرے، تو زیادہ اچھا ہوگا، عرض کیا بہت بہتر میں تین حصہ وقت درود پر اور ایک حصہ دیگر تمام دعاؤں پر صرف کروں گا، فرمایا اگر درود کو اور زیادہ کر لو تو بہتر ہوگا

وہ بولے بہت اچھا، اب میں سارا وقت درود شریف پر ہی صرف کروں گا، اور دیگر سب اوراد و وظائف ترک کر دوں گا، آپؐ نے فرمایا

إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرَ	اگر تو ایسا کرے گا، تو فلاح پائے گا اور
ذَنْبُكَ (ابن کثیر ج ۵ ص ۵۰۱)	تیرے گناہ بھی معاف کئے جائیں گے

امام شوکانیؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

فِي هٰذَيْنِ الْخَصْلَتَيْنِ جَمَاعُ	یعنی کفایتِ ہم اور مغفرتِ ذنوب میں
خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (تحفۃ الذاکرین)	دنیا اور آخرت کی بھلائی شامل ہے۔

درود شریف شفاعتِ نبویؐ کے حصول کا ذریعہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے
أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً [1]	قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے
	زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہے۔

[1] تحفۃ الذاکرین، بحوالہ ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان ص ۳۰ نیز ابن کثیر ج ۵ ص ۵۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی زیادہ قریب اور شفاعت کا مستحق کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔

ترکِ درود قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

جس مجلس میں خدا کا ذکر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے، تو اہلِ مجلس پر قیامت کے دن حسرت و افسوس ہوگا، اگرچہ وہ اپنے اعمال کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں (تحفۃ الذاکرین ص ۳۰ نیز ابن کثیر ج ۵ ص ۵۵)

یعنی ان کو افسوس اس وجہ سے ہوگا، کہ درود کے پڑھنے والوں کو بلند مقامات اور بہترین بدلہ ملے گا جس کو دیکھ کر تارکِ درود کو حسرت و افسوس ہوگا۔

قبولیتِ دعا کے لئے درود شریف شرط ہے

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:۔

دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے، اوپر نہیں جاتی جبتک اپنے نبیؐ پر درود نہ پڑھو (تحفۃ الذاکرین ص ۳۸)

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ:۔

دعائیں رکی رہتی ہیں، جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھا جائے (تحفۃ الذاکرین ص ۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تارکِ درود بخیل ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

جو شخص میرا نام سن کر درود نہ پڑھے، وہ بخیل آدمی ہے (تحفۃ الذاکرین ص ۳ نیز ابن کثیر ج ۵ ص ۵۰۴)

مطلب یہ ہے، کہ عقل مند آدمی کو ایسا اچھا موقع ضائع نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ بے ساختہ درود شریف زبان سے نکل جانا چاہیئے،

علامہ فاکہانی فرماتے ہیں کہ:۔

یہ پرلے درجہ کی بخیلی اور شومئی قسمت ہے کہ حضورؐ کا نام مبارک سن کر آپؐ پر درود نہ پڑھا جائے (تحفۃ الذاکرین ص ۳۱)

درود شریف کے مختلف الفاظ

درود شریف مختلف روایات سے متعدد طرق سے منقول ہے، جن کو علامہ نوویؒ نے شرح مہذب الاذکار میں، اور علامہ سخاوی نے القول البدیع میں اور حافظ ابن قیمؒ نے جلاء الافہام میں، اور مجدد ملت سید نواب صدیق حسن نے نزل الابرار میں اور ابن ہمام اور ابن حجر مکی اور صاحب ذخیرۃ الخیر اور عراقی اور ملا علی قاری نے الحزب الاعظم میں اپنے اپنے طرز پر لکھا ہے، ان کی تعداد اسی کے قریب ہے، ان میں سے زیادہ مشہور اور نماز میں پڑھا جانے والا درود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل میں ملاحظہ فرمائیں صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا، کہ :-

كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ	اے اللہ کے رسول ہم آپ پر درود
الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَلَّمَنَا كَيْفَ	کس طرح بھیجیں، اللہ نے سلام کا طریقہ تو
نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا :-	ہم کو بتایا ہے، آپ نے فرمایا کہو :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

اے اللہ رحمت بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جیسا کہ رحمت

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

بھیجی تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح ابراہیم

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (مشکوۃ)

اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو لائق تعریف کیا گیا بزرگ ہے

دعا کی حقیقت و اہمیت

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ	تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو، میں
لَكُمْ ۔ (سورۃ المؤمن)	تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔

یہ امر مسلم ہے، کہ دارین کی کامیابی اور حصولِ راحت کے اسبابِ متکثرہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے صرف حضوریٔ دل کے ساتھ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جس کو فلاح دارین میں دونوں سے مساوی تعلق ہے، دعا کی یہ جامعیت اس کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے اسی لئے قرآن مجید اور احادیث شریف میں دعاؤں کی ترغیب فضیلت اور تاکید بار بار وارد ہوئی ہے، اور بعض خدا رسیدہ بندگوں نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ ہم نے جو کچھ پایا، دعا ہی کی بدولت پایا ہے۔

مالکِ حقیقی ربّ ذوالجلال، پروردگارِ عالم نے اس کارگاہِ عالم آفاق میں آرام و تکلیف، رنج و غم، دوستی اور دشمنی، بیماری اور تندرستی، غرضیکہ طرح طرح کی صدہا راحتوں اور مصیبتوں کو پیدا فرما کر تمام مخلوق خصوصاً بنی نوعِ انسان کو اس میں مبتلا کر دیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ (سورۃ البلد) یعنی ہم نے انسان کو مشقت اور تکلیف میں پیدا کیا ہے۔

انسان ابتدائے آفرینش سے لے کر تا قیامت گوناگوں مصائب میں گھرا ہوا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی اس کی نجات کے لئے مختلف احتیاطی تدابیر بھی مقرر کر دی ہیں، تاکہ ان پر عمل پیرا ہو کر مصائب و مشکلات کا مداوا ہو سکے، جیسے سردی سے بچنے کے لئے گرم سامان، اور گرمی سے بچاؤ کے لئے ٹھنڈک پہنچانے والی اشیاء اور دشمن سے بچاؤ کے لئے سامانِ حرب و ضرب، رنج و غم کے دفاع کے لئے اسبابِ آرام و راحت پیدا کئے ہیں، ٹھیک اسی طرح امراض اور مصائب و مشکلات دور کرنے کے لئے دعائیں اور دوائیں پیدا کی ہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے

مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ یعنی ہر بیماری کے لئے اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاء (بخاری شریف) شفا نازل فرمائی ہے۔

درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی رنج و غم، مصائب و تکالیف وغیرہ دینے والے اور وہی ان مصائب کو دور فرما کر راحت و آرام، صحت و تندرستی عطا فرمانے والے ہر چیز پر قادر و مختار کل ہیں، وہ بڑا دانا ہے، اور اس بات کو محبوب رکھتا ہے، کہ اسے کوئی پکارے اسی پکار کو دعا کہتے ہیں، قرآن مجید میں آتا ہے

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (سورۃ النمل پ ۲۰)

بھلا کون ہے جو بے قرار و پریشان حال کی فریاد کو سنے، جب کہ وہ اسے پکارے اور وہ تکلیف کو دور کر دے۔

جس طرح نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، عبادات ہیں، اسی طرح دعا بھی ایک عبادت ہے، اور جس طرح غیر اللہ کے لئے سجدہ، قیام، رکوع، قربانی وغیرہ حرام ہیں اسی طرح غیر اللہ سے دعا کرنا بھی حرام اور شرک ہے۔

دعا کی فضیلت

دعا کے معنی پکارنے اور بلانے کے ہیں مطلب یہ کہ اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے، تاکہ وہ اس کی ضرورت پوری کر دے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (مومن)

تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

ایک اور جگہ فرمایا ہے۔

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ پ ۲)

جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور جگہ یوں فرمایا ہے:۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً — لوگو! اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۹۲) — یعنی (دعا مانگنا) ہی عبادت ہے

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

(ترجمہ) تمہارے رب نے فرمایا، کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا بلاشبہ جو لوگ میری عبادت (یعنی دعا) سے از راہِ تکبر منہ موڑتے ہیں، وہ ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے (سورہ مومن پ ۲۴)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (مشکوٰۃ ص ۱۹۴) — یعنی دعا ہی عبادت کا مغز ہے۔

دعا انسان کے لئے ایک بڑا ہتھیار ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (حصن حصین) — دعا مومن کا ہتھیار ہے (جو اس سے بلا اور مصیبت کا مقابلہ کرتا ہے) اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کی روشنی ہے،

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مَسْئَلَةٍ اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَهَا لَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ (مسند احمد) — جو مسلمان کسی سوال کے لئے اپنا منہ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال اسے عنایت کر دیتا ہے، یا اس کا سوال قبول کر لیتا ہے یا اسکو اسکے لئے ذخیرہ کر دیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۹۴)	دعا سے بڑھ کر اللہ تعالے کے نزدیک کوئی چیز بزرگ تر نہیں ہے،

حضرت سلمان رضؓ فارسی کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ (مشکوۃ ص ۱۹۴)	نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا، اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں مگر نیکی۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۹۵)	بے شک دعا نفع دیتی ہے اس چیز سے جو اتری، اور اس چیز سے جو نہیں اتری، پس لازم کرو اپنے اوپر دعا کو اے اللہ کے بندو۔

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۹۵)	تم میں سے جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا، گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولے گئے، اور اللہ تعالی سے عافیت کا سوال کرنے سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی سوال محبوب نہیں

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۹۵)	جو شخص اللہ تعالی سے نہ مانگے، اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ دنیا میں کوئی آدمی اگر اپنے کسی گہرے دوست یا اپنے کسی قریبی عزیز سے بھی بار بار اپنی ضرورتوں کا سوال کرے، تو وہ اس سے تنگ آکر خفا ہو جاتا ہے لیکن اللہ اپنے بندوں پر ایسا مہربان ہے، کہ وہ نہ مانگنے پر خفا اور ناراض ہوتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ	تمام عبادات سے اشرف اور اعلیٰ
(ادب المفرد)	عبادت دعا ہے

دعا جزم و یقین کے ساتھ مانگنی چاہئے

یہاں ایک بات یہ بھی یاد رکھنے کی ہے، کہ دعا جس قدر دل کی گہرائی سے اور اپنے کو جس قدر عاجز اور بے بس سمجھ کر اور اللہ کی قدرت اور رحمت کے جتنے یقین کے ساتھ کی جائے، اسی قدر اس کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہوگی، جو دعا دل سے نہ کی جائے، بلکہ رسمی طور پر صرف زبان سے کی جائے، وہ دراصل دعا ہی نہیں ہوتی، حدیث میں آتا ہے۔ کہ:۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل مثل برتنوں کے ہوتے ہیں، بعض بعض سے زیادہ نگرانی کرنے والے ہوتے ہیں اے لوگو! جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، تو قبولیت کا یقین رکھا کرو، بے توجہی غفلت کرنے والے دلوں کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۸۶)

اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر وقت دعا سنتا ہے، لیکن حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض خاص وقتوں میں دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے، مثلاً فرض نمازوں کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رات کے آخری حصہ میں یا روزہ کے افطار کے وقت یا ایسے ہی کسی اور نیک کام کے بعد یا سفر کی حالت میں خاص کر جب سفر دین کے لئے ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے، کہ دعا قبول ہونے کے لئے آدمی کا ولی ہونا یا متقی ہونا شرط نہیں ہے، اگرچہ اس میں شبہ نہیں ہے، کہ اللہ کے نیک اور مقبول بندوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے، کہ عام لوگوں اور گنہ گاروں کی دعائیں سنی ہی نہ جاتی ہوں، اس لئے کسی کو یہ خیال کر کے دعا چھوڑنی نہ چاہیئے، کہ ہم گنہ گاروں کی دعا سے کیا ہوگا، اللہ رحیم و کریم جس طرح اپنے گنہ گار بندوں کو کھلاتا پلاتا ہے، اسی طرح ان کی دعائیں بھی سنتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا سب کو کرنی چاہیئے۔

اور اگر چند دفعہ دعا کرنے سے مقصد حاصل نہ ہو، تو مایوس اور ناامید ہو کر دعا چھوڑ نہ دینا چاہیئے، اللہ تعالیٰ ہماری خواہش کا پابند نہیں ہے کبھی کبھی اس کی حکمت کا تقاضا یہی ہوتا ہے، کہ دعا دیر سے قبول کی جائے، اور بندے کی بہتری بھی اسی میں ہوتی ہے، لیکن بندہ اپنی نادانی کی وجہ سے، اس کو جانتا نہیں اس لئے جلد بازی کرتا ہے، اور مایوس ہو کر دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے، الغرض بندے کو چاہیئے، کہ اپنی ضروریات اور مقاصد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہی رہے معلوم نہیں، کہ اللہ تعالیٰ کس وقت اور کس گھڑی سن لے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:

يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ — بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ	وہ کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے
يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ	اور جلد بازی سے کام نہ لے، عرض
مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ	کیا گیا یا رسول اللہ جلد بازی کیا ہے
قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ	آپ نے فرمایا جلد بازی یہ ہے، کہ
فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ	آدمی کہے، میں نے بہت دعا کی،
عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ	بہت دعا کی، مگر میں دیکھتا ہوں کہ میری
(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۵۱)	دعا قبول ہی نہیں ہوتی، اور یہ کہہ کر

آدمی تھک جائے، اور دعا مانگنی چھوڑ دے۔

ایک روایت میں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ:۔

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ	اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اس یقین کے
بِالْاِجَابَةِ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۹۵)	ساتھ کہ وہ قبول فرمائے گا۔

قبولیت کے بغیر بھی دعا فائدے سے خالی نہیں

دعا قبول ہو یا نہ ہو، بہر صورت فائدے سے خالی نہیں، چونکہ دعا اظہارِ عبودیت ہے، اور یہ بجائے خود ایک عبادت ہے، بلکہ خلاصۂ عبادت اور جانِ عبادت ہے، جس کے اجر سے بندہ کسی حال میں بھی محروم نہ رہے گا، اس لئے ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے، یہ ہمارا کام ہے، اور قبول کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۸۹)

روئے زمین کا جو مسلمان اللہ عزوجل سے دعا مانگے، اسے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے، یا تو اسے اس کی منہ مانگی مراد ملتی ہے، یا ویسی ہی برائی ٹلتی ہے جب تک کہ گناہ کی اور رشتہ داری کے کٹنے کی دعا نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے متعلق ایک بات یہ بھی بتائی ہے کہ دعا ضائع اور بے کار کبھی نہیں جاتی، لیکن اس کے قبول ہونے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے، کہ بندہ جس چیز کی دعا کرتا ہے اس کو وہی چیز مل جاتی ہے، اور کبھی ایسا ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو وہ چیز دینا بہتر نہیں سمجھتے، اس لئے وہ تو ملتی نہیں، لیکن اس کے بجائے کوئی نعمت اس کو دے دی جاتی ہے، یا کوئی آنے والی بلا اور مصیبت ٹال دی جاتی ہے، یا اس دعا کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیا جاتا ہے (لیکن چونکہ بندے کو اس کی خبر نہیں ہوتی، اس لئے وہ سمجھتا ہے کہ میری دعا بے کار گئی) اور کبھی ایسا ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یعنی بندہ جس مقصد کے لئے دعا کرتا ہے، وہ تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اس کو نہیں دیتا لیکن اس کی دعا کے بدلے آخرت کا بہت بڑا ثواب اس کے لئے لکھ دیتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے، کہ بعض لوگ جن کی بہت سی دعائیں دنیا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول نہیں ہوئی تھیں، جب آخرت میں پہنچ کر اپنی ان دعاؤں کے بدلے میں ملے ہوئے ثواب اور نعمتوں کے ذخیرے دیکھیں گے، تو حسرت سے کہیں گے کہ کاش دنیا میں ہماری کوئی بھی دعا قبول نہ ہوتی اور سب کا بدلہ ہمیں یہیں مل جاتا (حصن حصین)

بہر حال اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے بندے کو اللہ کی قدرت اور اس کی شانِ کریمی پر پورا یقین رکھتے ہوئے، قبولیت کی پوری امید اور بھروسہ کے ساتھ اپنی ہر ضرورت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے، اور یہ کامل یقین رکھنا چاہیئے، کہ میری دعا ہرگز ضائع نہیں جائے گی۔

جہاں تک بن پڑے دعا ایسے اچھے الفاظ میں کرنی چاہیئے، جن سے اپنی عاجزی اور بے چارگی، اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی ظاہر ہوتی ہو قرآن پاک میں ہمیں بہت سی دعائیں بتلائی گئی ہیں، اور ان کے علاوہ احادیث میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں دعائیں آئی ہیں، سب سے بہترین دعائیں قرآن و حدیث ہی کی ہیں۔

اٹھے ہوئے ہاتھ کبھی خالی واپس نہیں آتے

حضرت سلمان رضؓ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي	بے شک اللہ تعالیٰ بہت حیا مند ہے
إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ	وہ بغیر مانگے دینے والا ہے، اور وہ
أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ[1]	اپنے بندے سے حیا کرتا ہے، کہ اسے

[1] تحفۃ الذاکرین ص ۲۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالی ہاتھ واپس کرے، جب کہ بندہ اس کی طرف دعا کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے یعنی خدا کی طرف اٹھے ہوئے ہاتھ خالی واپس نہیں آتے، دعا ضرور ضرور قبول ہوتی ہے، خواہ جلدی ہو یا دیر سے۔

قبولیتِ دعا کے لئے حلال کھانا اور سچ بولنا ضروری ہے

دعا کی قبولیت کے لئے یہ شرط ہے، کہ کھانا، پینا، پہننا حلال کمائی کا ہو اگر حرام کی آمیزش ہوگی، تو دعا کی قبولیت کی امید لاحاصل، اور بے فائدہ ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا، کہ:۔

يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ يَا رَبِّ. يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ

(صحیح مسلم)

ایک شخص لمبا سفر کرکے غبار آلود اور پراگندہ بال آتا ہے، اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتا ہے، یارب یارب کہتا ہے، مگر حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام، اس کی بنیاد حرام، اس کے کپڑے حرام، اور اس کا جسم حرام کی روٹیوں سے پلا ہوا ہے، اب کس طرح اس آدمی کی دعا قبول ہو سکتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض نماز کے بعد دعا

فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد بھی دعا قبول ہوتی ہے، حدیث شریف میں ہے:۔

اِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوۃِ مِنَ الْاَوْقَاتِ الَّتِیْ تُجَابُ فِیْھَا الدَّعَوَاتُ	نماز کے بعد کا وقت قبولیت دعا کا وقت ہے (مشکوٰۃ)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ فرض نمازوں کے بعد بھی دعا جلد قبول ہوتی ہے، مگر جس طرح آج کل دستور ہے، کہ سب مقتدی اور امام اس وقت تک بیٹھے رہتے ہیں، جب تک کہ دعا نہ مانگی جائے، اس طرح کا اجتماعی التزام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے عہد میں نہ تھا کبھی دعا مانگ لی جاتی، اور کبھی نہ مانگی جاتی، پھر کبھی جماعت سے مل کر مانگ لی جاتی، اور کبھی اکیلے، مطلب یہ کہ فرضوں کے بعد دعا مانگنا فرض واجب نہیں بنا لینا چاہیئے، ویسے جہاں تک ہو سکے، اس وقت دعا کرنی چاہیئے کیونکہ قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔

دعا کا آغاز حمد و ثنا اور درود شریف سے کرنا چاہیئے

دعا میں مستحب اور پسندیدہ طریقہ یہ ہے، کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جائے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے، بعد ازاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی حاجات وضروریات کی اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے، چنانچہ حضرت فضالہ بن عبید رضی کی حدیث میں آتا ہے، کہ:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا، جو نہ تو دعا سے پہلے حمد وثنا کرتا ہے، اور نہ ہی درود شریف پڑھتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی سے فرمایا، کہ اس نے دعا میں جلدی کی ہے، پھر اسے بلایا اور کہا،

جب تم نماز پڑھو۔ تو پہلے اللہ عزوجل کی حمد وثنا سے آغاز کرو، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو، بعد ازاں جو دعا کرنا ہو یا جو کچھ مانگنا ہو، اس کی دعا اور درخواست کرو (کتاب الصلوٰۃ لابن قیمؒ)

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت اور دوزخ

عقیدۂ توحید کے ساتھ ہمیشہ اعمال صالحہ کی پابندی اور [illegible] پڑھنے والوں کے لئے چونکہ کتاب و سنت میں جنت [illegible] اور بے عمل اور بے نماز لوگوں کا ٹھکانا دوزخ بتلایا گیا ہے [illegible] مناسب معلوم ہوا کہ کتاب کے آخر میں قرآن و حدیث سے کچھ ذکر جنت اور دوزخ کا بھی کر دیا جائے، تاکہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے نیل (جنت) کا شوق پیدا ہو اور اس کی ناراضگی کے عمل (دوزخ) کا خوف پیدا ہو اور [illegible] زندگی گذار کر جنت کے مالک بن جائیں اور دوزخ سے بچ جائیں۔

اتنی بات تو سب جانتے ہیں کہ دنیا دار فانی ہے ہمیشہ کسی [illegible] ہے، جو اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے اس کو کسی نہ کسی دن جانا [illegible] ہے اور قیامت آنے والی ہے، قیامت کا حساب یہ ہے کہ ایک وقت [illegible] آئے گا اور اللہ کے حکم سے یہ ساری دنیا ایک دم فنا کر دی جائے گی، [illegible] طرح سخت قسم کے زلزلوں سے علاقوں کے علاقے ایک دم فنا ہو جاتے ہیں اسی طرح ساری دنیا ایک دم برہم ہو جائے گی اور سب چیزوں پر ایک دم فنا آ جائے گی، پھر عرصہ دراز کے بعد اللہ تعالیٰ جب چاہے گا سب انسانوں کو پھر سے زندہ کر دے گا اس وقت ساری دنیا کے لوگ دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور ان کی [illegible] کا پورا پورا حساب ہوگا، اس حساب [illegible] کے [illegible] کے [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحق ٹھہریں گے، ان کے لئے جنت کا حکم دے دیا جائے گا، اور جو ظالم اور مجرم اللہ کے عذاب اور دوزخ کے سزاوار ہوں گے، ان کے لئے دوزخ کا حکم سنا دیا جائے گا، یہ منزل مرنے کے بعد کی دوسری منزل ہے، جس کا نام قیامت اور حشر ہے،

اس کے بعد جنتی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں چلے جائیں گے، جہاں صرف چین اور آرام ہوگا اور ایسی لذتیں اور راحتیں ہوں گی، جو اس دنیا میں کسی نے دیکھی سنی نہ ہوں گی، اور دوزخی دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے، جہاں ان کو بڑے بڑے سخت قسم کے عذاب اور دکھ ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے اپنی پناہ میں رکھے یہ دوزخ اور جنت ہی مرنے کے بعد کی تیسری اور آخری منزل ہے، اور پھر لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق جنت یا دوزخ ہی میں رہیں گے، الغرض جنت ایمان اور اعمالِ صالحہ اور اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گذارنے کا بدلہ ہے، اور دوزخ کفر و شرک اور اللہ سے غداری اور اس کی نافرمانی کی سزا ہے، جنت کی نعمتوں اور راحتوں اور دوزخ کے دکھوں اور عذابوں کا بیان قرآن و حدیث میں بڑی تفصیل سے کیا گیا ہے، چند آیات اور احادیث بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں،

آیاتِ قرآنی

(۱) سورہ آلِ عمران میں ارشاد ہے:۔

لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ	پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے ہاں ایسے
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ	باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان
فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ	میں ہی رہیں گے، اور پاک ستھری بی بیاں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ — اللہ کی رضامندی ہے اور اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

(۲) اور سورہ یٰسین میں ارشاد ہے:۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ — اہل جنت اس دن اپنے مشغلوں میں خوش ہوں گے، وہ اور ان کی بیویاں سایہ میں مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے، ان کے لئے وہاں طرح طرح کے میوے ہوں گے اور جو کچھ مانگیں گے ان کو ملے گا، رحمت و کرم والے پروردگار کی طرف سے ان کو سلام فرمایا جائے گا۔

(۳) اور سورہ زخرف میں ارشاد ہے:۔

وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ — اور جنت میں وہ سب کچھ ہے جس کو لوگوں کے جی چاہتے تھے، اور آنکھیں جن سے مزہ لیتی ہیں، اور اے میرے نیک بندو! تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

(۴) اور سورہ محمد میں جنت کا حال اس طرح بیان کیا گیا ہے:۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ — وہ جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے اس میں بہت سی نہریں ہیں پانی کی جس میں تغیر نہیں ہوگا، اور بہت سی نہریں ہیں دودھ کی جس کا ذائقہ بدلا ہوا نہ ہوگا، اور بہت سی نہریں ہیں شراب کی جس میں بڑی لذت ہے پینے والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ کے لئے اور بہت سی نہریں ہیں صاف شدہ
مِّن رَّبِّهِمْ شہد کی، ادران کے واسطے اس جنت میں
ہر طرح کے پھل ہیں، اور بخشش ہے ان کے پروردگار کی۔

(۵) اور سورہ محمد میں جنت کی ایک صفت اس طرح بیان کی گئی ہے:۔
لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ اہل جنت کو کوئی تکان نہیں چھو سکے گی،

جنت کے ذکر سے متعلق چند آیات کا ترجمہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے
اب جنت کے ذکر سے متعلق چند احادیث بھی ملاحظہ فرمایئے:۔

جنت کس چیز سے بنی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
جنت کس چیز سے بنی ہے؟ آپ نے فرمایا، ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی
کی، اور اس کا مسالحہ جس سے اینٹیں جوڑی گئی ہیں تیز خوشبودار مشک ہے، جو شخص
جنت میں داخل ہوگا، ہمیشہ نعمت میں رہے گا اور کبھی کسی چیز کا محتاج نہ ہوگا ہمیشہ
زندہ رہے گا اور موت نہ آئے گی، نہ کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ
ان کی جوانی فنا ہوگی،

جنت کی وسعت

سورۂ حدید میں ارشاد ہے:۔
سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ اپنے پروردگار کی رحمت کی طرف اور اس جنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ	کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے، ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے

جنت بہت وسیع ہے، اس کی وسعت کا اندازہ ادنیٰ درجہ کے جنتی کو جو کچھ ملے گا، اس کو سامنے رکھ کر لگایا جا سکتا ہے، بعض روایات میں ہے، کہ ادنیٰ درجہ کا جنتی ایک ہزار سال کی مسافت میں اپنی نعمتوں کو دیکھے گا، اور کسی روایت میں ہے، کہ ادنیٰ جنتی کو جو جگہ ملے گی، وہ پوری دنیا، اور اس جیسی دس گنا جگہ کے برابر ہوگی یہ مخاطب کو سمجھانے کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جنت کے سو درجے ہیں، اگر سارے عالم ان میں سے ایک درجہ میں جمع ہو جائیں، تو سب سما جائیں۔ (ابن کثیر)

جنت کے درجات

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص ایمان لایا اور نماز قائم کی اور روزے رکھے، اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں، اللہ کے راستہ میں ہجرت کرے یا اس زمین میں قیام کئے رہے جہاں پیدا ہوا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا ہم اس کی خوشخبری لوگوں کو سنا دیں؟ آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ جنت میں سو درجے ہیں، جو اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لئے تیار فرمائے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے، جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے پس جب تم اللہ سے سوال کرو، تو فردوس کا سوال کرو، کیونکہ وہ جنت کا سب سے بہتر اور بلند درجہ ہے، اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے، اور اس سے جنت کی چاروں نہریں پھوٹتی ہیں۔

جنت کے دروازے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو بھی کوئی مسلمان وضو کرے، اور اچھی طرح پانی پہنچائے اور پھر وضو کے بعد یوں کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس سے چاہے داخل ہو جائے (مسلم)

اس حدیث سے جنت کے آٹھ دروازے معلوم ہوئے جن کے نام یہ ہیں (۱) جنت عدن (۲) جنت الفردوس (۳) جنت الخلد (۴) جنت النعیم (۵) جنت المأوی (۶) جنت القرار (۷) دار السلام (۸) دار المقام۔

جنت میں پہلا ناشتہ

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ قیامت کے دن زمین ایک روٹی بن جائے گی، جس کو جبار و قہار اپنے دستِ قدرت میں لے کر الٹائے پلٹائے گا، جیسے تم میں سے کوئی شخص سفر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روٹی کو اُلٹا تا پلٹتا ہے اُلٹا پلٹا کر مستوی بنا کر اللہ تعالیٰ زمین کو اہل جنت کی اولین مہمانی قرار دے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا، کہ ایک یہودی آپہنچا اور کہنے لگا، کہ اے ابوالقاسم! خدا آپ پر برکت نازل فرمائے کیا میں یہ بتلاؤں کہ قیامت کے دن اہل جنت کی پہلی مہمانی کس چیز سے ہوگی، آپ نے فرمایا، کہ ہاں بتا دے، تو اس نے اسی طرح بیان کیا، جس طرح آپ نے فرمایا تھا، راوی کہتے ہیں، کہ اس یہودی کی یہ بات سن کر آپ ہماری طرف دیکھ کر مسکرائے، یہودی نے کہا کیا یہ بھی بتا دوں، کہ اہل جنت کا سالن کیا ہوگا، جس سے وہ اولین مہمانی کی روٹی کھائیں گے، آپ نے فرمایا، وہ بھی بتا دے، اس نے کہا، کہ بیل ہوگا، اور مچھلی ہوگی، جس کی کلیجی کے زائد حصہ سے ستر ہزار افراد کھائیں گے۔

اہلِ جنت کا قد و قامت، پاکیزگی اور حسن و جمال

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کی صورتیں رات کے چاند کی طرح چمکتی دمکتی ہوں گی، اور جو لوگ ان کے بعد (دوسرے نمبر پر) داخل ہوں گے، ان کی صورتیں بہت زیادہ روشن ستارہ کی طرح (منور) ہوں گی، ان کے درمیان نہ اختلاف ہوگا نہ بغض ہوگا، ہر ایک کے لئے (حور عین میں سے کم از کم) دو بیویاں ہوں گی، ان میں سے ہر بیوی کی پنڈلی کا گودا حسن کی وجہ سے (ہڈی اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا، یہ لوگ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے، نہ بیمار ہوں گے نہ ناک سے رینٹ آئے گا، اور نہ تھوکیں گے، ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی ان کی انگیٹھیوں میں خوشبو پھیلانے کے لئے جو چیز سلگائی جائے گی وہ عود ہوگی اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جنت کے کپڑوں پر تابندہ ہوں کے جن میں سے ادنیٰ موتی کی چمک اس قدر ہوگی کہ وہ مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر سکتا ہے (ترمذی)

جنتی بیویوں کا حسن و جمال اور ترانہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کوڑا یا ایک شام کو اللہ کے راستہ میں نکل جانا ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیان جو کچھ ہے اس کو روشن کر دے اور خوشبو سے بھر دے، پھر فرمایا کہ اس کے سر کا دوپٹہ ساری دنیا سے اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے (بخاری شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں حور عین کے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے جس میں آوازیں بلند کرتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی ہلاک نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ چین و آسائش میں رہیں گی کبھی محتاج نہ ہوں گی، ہم اپنے شوہروں سے ہمیشہ خوش رہیں گی، کبھی ناراض نہ ہوں گی، اس کے کیا کہنے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں یہ خوبصورتی بالکل آواز میں گاتی ہیں کہ ایسی آوازیں مخلوق میں کسی نے نہیں سنی ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کی سب سے بڑی نعمت دیدارِ الٰہی ہے

حضرت صہیب رضؓ سے روایت ہے، کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، تو ان سے اللہ تعالیٰ سوال کریں گے کہ کیا تم کچھ اور چاہتے ہو، جو میں تم کو دوں، وہ عرض کریں گے کہ ہم کو اور کیا چاہیئے جو آپ نے دیا ہے بہت کچھ ہے، کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے کیا آپ نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کیا، اور ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی، آپ نے فرمایا، کہ اس کے بعد پردہ اٹھا دیا جائے گا، لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جو کچھ ان کو دیا جا چکا ہوگا، اس سب سے بڑھ کر ان کے نزدیک اپنے رب کی طرف دیکھنا پیارا ہوگا، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ الآیۃ (مسلم شریف)

اعلانِ رضامندی

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں سے فرمائیں گے، کہ اے جنت والو، وہ عرض کریں گے، کہ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرمائیں گے، کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اے پروردگار جب کہ آپ نے ہم کو وہ وہ نعمتیں دی ہیں، جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو نہیں دیں اس کے باوجود ہم راضی کیوں نہ ہوتے؟ اللہ فرمائے گا، کیا تم کو اس سے افضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت دے دوں، وہ عرض کریں گے، کہ یا اللہ اس سے افضل اور کیا ہوگا، اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کہ خوب سمجھ لو، میں ہمیشہ کے لئے تم پر اپنی رضامندی نازل کرتا ہوں، پس کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا (بخاری، مسلم)

کیا کوئی جنت کا طلب گار ہے؟

جنت کے مختصر حالات آپ نے پڑھ لئے، معدودے چند نعمتوں کا ذکر سن لیا، وہاں رہنے کو آپ کا دل چاہتا ہوگا، بارہا دخولِ جنت کے لئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کی ہوگی، اور بلا شبہ ہر مسلمان کے دل میں جنت کا شوق اور وہاں جانے قیام ملنے کی تڑپ ہونا ضروری ہے، لیکن تڑپ اور طلب اور ذوق وشوق کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی پونجی کا اہتمام کرنا بھی لازم ہے، جنت جیسی چیز کی طلب رکھنے والا اعمالِ صالحہ سے خالی نہیں ہو سکتا، ہیہات ہیہات وہ لوگ جو جنت کی تمنا کرتے ہیں، مگر گناہوں میں لت پت ہیں، اور اعمالِ صالحہ کے سرمایہ سے تہی دامن ہیں، حسبِ تصریح قرآن مجید اللہ پاک نے جنت کے بدلے مومنین سے ان کی جانوں اور مالوں کو خرید فرمایا ہے، لہٰذا مومن بندوں پر لازم ہے، کہ شریعت کے تقاضوں پر جان ومال قربان کر کے جنت کے مستحق بنیں، اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اسلام کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اب تک جو کچھ آپ نے ملاحظہ فرمایا یہ جنت اور جنتیوں کا مختصر حال تھا اب کچھ دوزخ اور دوزخیوں کا حال بھی ملاحظہ فرمایئے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیاتِ قرآنی

(۱) وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ

(سورۃ المؤمنون ع ۱۶)

اور جس کا پلڑا ہلکا ہوا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے (کفر و شرک کر کے) خود اپنا گھاٹا کیا تو یہ جہنم میں رہیں گے، ان کے چہروں کو آگ جھلستی ہوگی، اور ان کے منہ اس میں بگڑے ہوئے ہوں گے۔

(۲) اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ط

(سورۃ کہف ع ۴)

ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ تیار کی ہے اس کی قناتیں گھیرے ہوئے ہیں، اور جب وہ پیاس کی فریاد کریں گے تو اس کے جواب میں انکو پانی دیا جائے گا تیل کی گاد جیسا اور اتنا جلتا اور کھولتا ہوا، کہ بھون ڈالے منہ کو،

(۳) فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُّصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ

(سورۃ الحج ۳۶)

جن لوگوں نے کفر کیا، ان کے لئے آگ کے کپڑے کترے جاویں گے اور سر کے اوپر سے گرم پانی چھوڑا جائے گا، اس سے ان کھالیں اور پیٹ کے اندر کی سب چیزیں بھی گل جاویں گی اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے، وہاں کی تکلیف اور سختی کی وجہ سے وہ جب بھی اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو پھر اسی میں دھکیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا، کہ ہی چلنے کا عذاب چکھتے رہو۔

(۴) اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۝ كَالْمُهْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ۝

(الدخان ع ۳)

بیشک زقوم کا درخت بڑے پاپیوں کا کھانا ہوگا، جو تیل کی تچھٹ کی طرح ہوگا، اور پیٹوں میں ایسا کھولے گا، جیسے تیز گرم پانی کھولتا ہے اور فرشتوں کو حکم ہوگا، کہ اس کو پکڑو پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ تک لے جاؤ پھر اس کے سر پر تکلیف دینے والا عذاب گرم پانی چھوڑو، اس کو ایسا پانی پینے کو دیا جائے گا جو کہ پیپ لہو ہوگا، جس کو وہ گھونٹ گھونٹ کرے گا، اور گلے سے اس کو آسانی سے اتار نہ سکے گا، اور ہر طرف سے اس پر موت کی آمد ہوگی، اور وہ مرے گا بھی نہیں، اور اس کو سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔

(۵) یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ۝ یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ۝

(سورۃ ابراھیم ع ۳)

(۶) اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ

(سورۃ النساء)

بیشک، جو لوگ ہماری آیتوں اور حکموں کے منکر ہیں، ہم ان کو ضرور دوزخ کی آگ میں ڈالیں گے، جب ان کی کھالیں جل بھن جائیں گی اور پک جائیں گی، تو ہم ان کی اور کھالیں بدل دیں گے، تاکہ وہ عذاب کا مزہ پوری طرح چکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آیاتِ قرآنی کے بعد چند ایک احادیث دوزخ اور اس کے عذاب کے بارے میں بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

دوزخ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کا محل ہے۔ اس میں مشرک، کافر منافق اور نافرمان لوگ ڈالے جائیں گے۔ دوزخ ایسا عذاب کا گھر ہے، کہ دنیا میں ساری عمر عیش و آرام سے رہنے والا آدمی بھی ایک منٹ دوزخ میں رہ کر بلکہ صرف اس کی گرم اور بدبودار ہوا پا کر ہی محسوس کرے گا، کہ اس نے کبھی عیش و آرام کا منہ نہیں دیکھا۔ مسلمانوں کی زبان پر یوں تو دوزخ کا ذکر آتا ہی رہتا ہے، مگر اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کے افعال و اعمال سے غافل ہیں، کہ اس کے دل ہلا دینے والے عذاب اور ان مصیبتوں سے بے خبر ہیں، جو دوزخیوں پر گذریں گی۔

دوزخ کی گہرائی اور چار دیواری

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے دوزخ کی گہرائی بیان کرتے ہوئے فرمایا، کہ اگر ایک پتھر جہنم میں پھینکا جائے، تو دوزخ کی تہ میں پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا چلا جائے گا (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کو چار دیواری گھیرے ہوئے ہیں جن میں ہر دیوار کا عرض چالیس سال چلنے کی مسافت رکھتا ہے (ترمذی) یعنی دوزخ کی دیواریں اتنی موٹی ہیں کہ صرف ایک دیوار کی چوڑائی طے کرنے پر چالیس سال خرچ ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوزخ کی آگ اور اندھیرا

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کو ایک ہزار برس تک دھونکا گیا، تو اس کی آگ سرخ ہو گئی، پھر ایک ہزار برس تک دھونکا گیا، تو اس کی آگ سفید ہو گئی، پھر ایک ہزار برس تک دھونکا گیا، تو اس کی آگ سیاہ ہو گئی، چنانچہ دوزخ اب سیاہ اندھیرے والی ہے (ترمذی)

ایک روایت میں ہے کہ وہ اندھیری رات کی طرح تاریک ہے، اور دوسری روایت میں ہے، کہ اس کی لپٹ سے اس میں روشنی نہیں ہوتی (ترغیب)

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے، کہ آپؐ نے فرمایا، تمہاری یہ آگ جس کو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ کا ستر حصوں حصہ ہے، صحابہؓ نے عرض کیا، کہ جلانے کو تو یہی بہت ہے، آپؐ نے فرمایا ہاں اس کے باوجود دنیا کی آگ سے دوزخ کی آگ گرمی میں انتہا درجہ بڑھی ہوئی ہے۔

دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کی دونوں جوتیاں اور تسمے آگ کے ہوں گے جس کی وجہ سے ہانڈی کی طرح اس کا دماغ کھولتا ہوگا، وہ سمجھے گا کہ مجھے ہی سب سے زیادہ عذاب ہو رہا ہے، حالانکہ اسے سب سے کم عذاب ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوزخ میں نہ موت آئے گی نہ عذاب ہلکا ہوگا

قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ۔ (الزخرف)

ان کا عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا۔ اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا (فاطر)

نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ مر جائیں، اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔

یعنی دوزخ میں یہ نہیں ہو سکتا، کہ عذاب میں پڑے پڑے موت آجائے، اور عذاب سے بچ جائیں، بلکہ وہاں بے انتہا تکلیف ہونے پر بھی زندہ رہیں گے حدیث شریف میں ہے، کہ موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور ایک پکارنے والا پکارے گا، کہ اے اہل جنت اور اے اہل دوزخ! اب موت کبھی نہ آئے گی، یہ سن کر اہل جنت کی خوشی میں بے انتہا اضافہ ہوگا، اور اہل دوزخ کا رنج اور بھی بڑھ جائے گا (بخاری، مسلم)

دوزخیوں کا کھانا پینا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ دوزخیوں کو جو بدبودار پیپ پینی پڑے گی اگر اس کا ایک ڈول بھر کر دنیا میں بہا دیا جائے، تو ساری دنیا اس کی بدبو سے بھر جائے (ترغیب) ایک اور حدیث میں ہے، کہ آپ نے اس زقوم کا ذکر کرتے ہوئے جو دوزخیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کھانا ہوگا فرمایا، کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ اس دنیا میں ٹپک جائے، تو ساری دنیا کے کھانے، پینے کی چیزیں ہیں سب خراب ہو جائیں، پھر غور کرو، کہ اس پر کیا گزرے گی جس کو یہی زقوم کھانا پڑے گا۔

اے اللہ! تو ہم سب کو اور سب ایمان والوں کو دوزخ کے چھوٹے بڑے ہر عذاب سے اپنی پناہ میں رکھ۔ آمین۔

آخر میں ایک گذارش

بھائیو! یہ دنیا چند روزہ ہے، ایک نہ ایک دن ہم سب کو یقیناً مرنا ہے اور قیامت یقیناً آنے والی ہے، اور ہم سب کو اپنے اعمال کا حساب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے یقیناً کھڑا ہونا ہے، اور پھر اس کے بعد ہمارا مستقل اور دائمی ٹھکانا جنت میں ہوگا یا دوزخ میں۔

ابھی وقت ہے، کہ پچھلے گناہوں سے توبہ کر کے اور آئندہ کے لئے اپنی زندگی کو درست کر کے دوزخ سے بچنے کی، اور جنت حاصل کرنے کی فکر اور کوشش کریں، اگر خدانخواستہ زندگی یوں ہی غفلت میں گذر گئی، تو مرنے کے بعد حسرت اور دوزخ کے عذاب کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ الْفِرْدَوْسَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ اٰمِیْنَ یَا مُوْجِبَ الْخَیْرَاتِ

المکتبۃ [illegible]
[illegible]
نمبر .....17403.....
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر احسن شیخ
گلی نمبر 10 [illegible] سٹاپ
پرانا دھرم پورہ-لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ